# فضائل الشیعہ

(شیعہ کا ذکر قرآن کریم میں)

مصنف

سید حسنین رضا موسوی

ناشر:

مدینۃ العلم اسلامک سینٹر لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم

# فضائل الشیعہ

(شیعہ کا ذکر قرآن کریم میں)

(جنت میں فقط شیعہ ہی جائینگے)

تالیف
سید حسنین رضا موسوی

نام کتاب: فضائل الشیعہ (شیعہ کا ذکر قرآن کریم میں)

نام مصنف: سید حسنین رضا موسوی

کمپوزر: سبطین رضا کاظمی

پریس: ..........پریس لاہور

اشاعت 2013

تعداد: 1000

ایڈیشن: دوم

ہدیہ: ..................

# فہرست

# باب دوم

## شیعیان علیؑ اور احادیث پیغمبرؐ

# باب سوئم

# باب چہارم

## عقائد مذہب شیعہ

# باب پنجم

# باب ششم

## باب گلشن فتاویٰ

# اِنتساب

اُن شیعیانِ
حیدرکرارؑ کے
نام جنھوں نے
اپنے خون سے
مذہب اہلبیتؑ کی
حفاظت کی اوربستر
کی موت پر میدان کی
موت کوترجیح
دی

# پیش لفظ:

حمد و تقدیس ہے اس رب کائنات کی جو ارض و سماء کا مالک و خالق ہے درود و سلام ہو سرکار مصطفیٰ و آل مصطفیٰ پر۔

محترم قارئین یہ دور ترقی کا دور ہے اور اس دور میں انسان نے وہ مراحل طے کئے کہ خود عقولِ انسانی متحیر ہیں اسلام و قرآن ہمیں آپس میں اتحاد و اتفاق کا جو درس دیتا ہے اس کی کہیں نظیر نہیں ملتی اور انسانی عقل کا بھی تقاضا یہی ہے کہ انسان کائنات میں مل جل کر زندگی بسر کرے اور بھائی چارہ کی فضا کو برقرار رکھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام ہر انسان کو آزادی کا بھی درس دیتا ہے اور غیرت کے ساتھ جینے کا بھی پابند بناتا ہے مگر افسوس تو اس چیز کا ہے جو اسلام اُخوت و محبت کا درس دیتا ہے اس چیز کو مسلمانوں نے دل و جان سے قبول ہی نہیں کیا بجائے اس کے کہ ہم کافروں کو مسلمان بناتے انہیں کلمہ پڑھاتے اسلام کے سنہری اصولوں سے روشناس کراتے مگر ہوا کیا کہ ہم خود ایک دوسرے کو کافر و مشرک اور کیا کیا القابات سے ملقب کر رہے ہیں اور اس غلیظ طوفان کی ناپاک فضا نے مملکت خداداد پاکستان میں کچھ برسوں سے پر سکون خوشگوار ماحول کو آلودہ کر دیا ہے جس سے مسلمان مسلمان کا دشمن و قاتل دکھائی دیتا ہے اور پھر نام نہاد ایک گروہ نے کفر کی دوکان کھول کر حقیقی اسلام کے حقیقی پیروکاروں کو کافر و مشرک کے القابات سے نوازا اور پورے ملک میں ایک غلیظ مہم کا آغاز کیا اور چونکہ مذہبی غیرت کا تقاضا یہ بنتا ہے کہ ہم بھی مذہب اہلبیتؑ کی عظمت و شان کے بارے میں کچھ لکھیں لہٰذا ہم نے مدینۃ العلم کے پلیٹ فارم سے مذہب حقہ شیعہ اثناء عشریہ کی حقانیت کے بارے میں کچھ قرطاس و قلم کرنا ہے امید ہے کہ حق کی منزل کو پانے والے صاحبان عقل حق کی حقیقت تک پہنچ کر نجات اخروی کی سند حاصل کریں گے اور خاندان مصطفیٰ کے ساتھ حقیقی محبت کا دم بھر کر اجر رسالت کو ضرور ادا کریں گے۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں صحیح معنوں میں پیروان رسولؐ و آلِ رسولؐ میں قرار دے! (آمین)

## شیعیت:

مذہب شیعہ خیر البریہ پیغمبر اسلامؐ کے زمانے میں موجود تھا اور یہ مذہب رسول گرامی کی تعلیمات وارشادات کا مظہر و آئینہ دار ہے اور بعد از رسالت آپ کے فرامین کو آپ کے اہلبیتؑ سے لیا جو کہ حصہ ہائے رسالتؐ اور اجزائے نبوتؐ ہیں اور جو علم نبی کے حقیقی وارث اور شہر نبیؐ کے ابواب ہیں لہذا اہلبیتؑ کی تعیمات وہدایت ان کے اقوال وافعال عین تعلیمات رسول کائناتؐ ہیں اور انکی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا درحقیقت سیرت رسولؐ پر عمل پیرا ہونا ہے۔

کیوں؟

اس لئے خود سرور کونینؐ ارشاد فرماتے ہیں۔

اولنا محمد وآخرنا محمد واوسطنا محمد وکلنا محمد

ہمارا پہلا بھی محمد آخری بھی محمد درمیان والا بھی محمد اور ہم سب کے سب محمد ہیں۔

یا پھر سرور کونینؐ کا فرمانا:

مثل اهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركبها نجاو من تخلف عنها فغرق و هوى

میری اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ جیسی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی غرق اور ہلاک ہوا۔

لیکن اس موجودہ دور میں پاکستان کی سرزمین پر چند نام نہاد مسلمان مذہب حقہ کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے پروپیگنڈا کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک ومذموم کوشش میں مصروف ہیں اور یہ کوئی نئی چیز بھی نہیں بنی امیہ اور بنی عباس کے ظالم و متشدد حکمرانوں نے

شیعیان حیدر کرار کو اپنے مظالم کا نشانہ بنائے رکھا مذہبی آزادی پر سخت سے سخت پابندی عائد رکھی محبت و مودت اہلبیتؑ کا اظہار نا قابل معافی جرم اور ذکر اہلبیتؑ گردن زنی گناہ تھا

مگر اسکے باوجود شیعیان حیدر کرارؑ نے علوم اہلبیتؑ کی مقدس امانت کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا بنو امیہ و بنو عباس کی تلواروں کی گرج شیعیان علیؑ کے پائے ثبات کو نہ ہلا سکی۔ نوک نیزہ کی سختیاں اور تیروں کی بوچھاڑ کے سامنے اپنے سینوں کو پیش کرتے رہے یہاں تک کہ جس بچے کا نام علی ہوتا اسے ذبح کر دیا جاتا مگر کیا کہنا ان ماؤں کا کہ جو اپنے بچوں کا نام علی رکھتی گئیں اور علیؑ کے نام پر قربان کرتی گئیں اور ہم لوگ تبلیغ مذہب اہلبیتؑ سے باز نہ آئے بلکہ تبلیغ کی رفتار میں اضافہ ہوتا گیا اور پھر بغداد کی دیواریں، بصرہ و کوفہ کے تاریک زندان، ظلم و تشدد سے بھرپور قید خانے اس قوم کے جذبہ قربانی اور ان کے استقلال و ایثار کی سچی داستان کے گواہ ہیں۔

شیعیان علیؑ تلواروں کے سائے قید و بند کے سنگین ماحول میں پروان چڑھے استقلال و جرات کی ان مضبوط چٹانوں کو ظلم و بربریت کے وحشت ناک ریلے اپنے مقام سے ذرا برابر بھی نہ ہٹا سکے ہمارے نصب العین کی پاکیزگی مذہب کی صداقت اور اصول فروع کی صداقت پر آنے والے مقابل سے مذاحمت کرتی رہی اور رکاوٹوں سے ٹکرا کر آگے بڑھتی رہی۔

جابر و تشدد حکومتوں کے ظلم و جارحیت کے علاوہ ہوا خواہان حکومت اور متعصب خائن افراد کے جھوٹے پروپیگنڈے حق و صداقت پر پردہ ڈالنے اور اہلبیتؑ رسولؐ کے فضائل چھپانے اور مذہب اہلبیتؑ کو مٹانے کی ناکام کوششیں کرتے رہے مگر حق و صداقت کا یہ خوبصورت و سرخ گلشن سیاہ و تاریک زندانوں میں مہکتا رہا اور آل محمدؐ کی حقانیت کا گواہ بن کر بنی عباس و بنی امیہ کو ہمیشہ ہمیشہ رسوا کرتا رہا کیوں اس لئے۔

**جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے**

# باب اول

## لفظ شیعہ کی تعریف

# شیعہ کا لغوی معنی:

ا۔شیعۃ ــــــ الرجل ـــ یعنی آدمی کے پیروکار اور مددگار

شیع۔اشیاع۔الشیعۃ

فرقہ، واحد، تثنیہ، جمع مذکر، مؤنث، سب کیلئے یکساں ہیں

حضرت علیؑ کے طرفدار

(لغت کی معتبر کتاب المنجد طبع کراچی، اشاعت ۱۹۷۵ء ص۵۵۲)

مترجمین کتاب ھذا (علمائے اہلسنت)

مولانا سعید حسن خان یوسفی فاضل ندوۃ العلماء

مولانا پروفیسر عبدالصمد صارم ازہری مصرو فاضل دیوبند

مولانا سید حسن صاحب استاد دارالعلوم دیوبند

مولانا نور احمد قاسمی عربی پروفیسر بہاولپور

پروفیسر محبوب الہی فاضل دیوبند دہلی

مولانا سبحان محمود مظاہری سہارنپور

مولانا ظہور احمد استاد دارالعلوم دیوبند

مولانا اصلح الحسینی فاضل دیوبند

مولانا ولی حسن ٹونکی فاضل ندوہ لکھنو

۲۔شیعۃ الرجل یعنی پیروکار، مددگار

(مصباح اللغات مصنف عبدالحفیظ بلیاوی مکتبہ برہان دہلی ص۴۳۲)

۳۔شیعہ کا لفظ فعلہ کے وزن پر آیا ہے اور جو کسی جماعت کی پیروی کرے اس لئے استعمال ہوتا ہے۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب الکشاف جلد۲،ص۴۱۹طبع مصر)

۴۔شیعہ کی جمع شیع آتی ہے اور شیعہ کا وزن فعلہ ہے۔جس کے معنی فرقہ کے ہیں اور مراد اس سے تابعداری کرنے والی جماعت کے ہیں۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی جلد اص ۲۴۹طبع مصر)

۵۔لفظ شیعہ واحد مذکر اور مؤنث پر مساوی طور پر واقع ہوتا ہے اور اس کی جمع بروزن شیع اور جمع الجمع اشیاع ہے۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب القاموس جلد ۳ص ۴۷طبع مصر)

۶۔شیعہ کی جمع شیع ہے جیسے سدرہ کی جمع سدر اور اشیاع اس کی جمع الجمع ہے۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر جمل جلد ۳ ص ۵۴۱)

۷۔ شیعۃ الرجال:

اس سے مراد اس کے تابعدار اور مددگار کے ہیں۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب صراح ص ۳۱۴)

۸۔ شیعہ کے معنی تابعدار اور مددگار کے ہیں۔

(تفسیر جمل جلد۳ص ۳۱۴)

پس مافوق عبارت سے واضح و روشن ہے کہ شیعہ کسی کے محب اور تابعدار کو کہتے ہیں الحمدللہ ہم امیر المؤمنین علیؑ ابن ابیطالبؑ کو حق کا امام، خلیفہ بلا فصل رسولؐ، علم نبیؐ کا وارث، مسند سلونی کا تاجدار سمجھتے ہیں پس ہم جذبہ محبت علیؑ سے سرشار ہیں اور ہم علیؑ اور آل علیؑ کی تابعداری اور ان سے محبت کرتے ہیں لہذا ہم شیعیان علیؑ وآل علیؑ ہیں جس پر ہمیں فخر ہے۔

**چودہ پلانے والے ہیں پرواہ مجھکو کیا**

# شیعہ کے اصطلاحی معنی:

اب اس صفحہ پر ہم شیعہ کے اصطلاحی معنی کا ذکر کریں گے کہ اصطلاح میں شیعہ کسے کہتے ہیں اور علماء اہلسنت اصطلاح میں شیعہ سے کیا مراد لیتے ہیں اہلسنت کے معتبر عالم اپنی معتبر تصنیف میں یوں لکھتے ہیں:

شیعہ کا لفظ اس کیلئے مختص ہوگیا ہے جو حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیتؑ سے محبت کرتا ہے حتی کہ یہ ان کیلئے اسم خاص صورت اختیار کر گیا ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب النھایہ ابن اثیر جزری (بحث لفظ شیعہ)

اہلسنت کی معتبر کتاب مدارک التنزیل جلد ۱ ص حاشیہ نمبر ۷

الشیعہ یعنی حضرت علیؑ کے طرفدار۔

لغت کی معتبر کتاب المنجد ص ۵۵۲ (دارالاشاعت کراچی)

اہلسنت کے علامہ لکھتے ہیں: اس لفظ (شیعہ) کا غلبہ ان لوگوں کیلئے ہے جو حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔

مصباح اللغات بلیاوی (دہلی) ص ۴۳۲

شیعہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور انکی اولاد سے محبت رکھتا ہو اور یہ ان کیلئے اسم خاص ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب منتھی الارب جلد ۲ ص ۳۹۰

شیعہ وہ ہے جو حضرت علیؑ سے محبت کرے اور انہیں تمام اصحاب سے افضل مانے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر جمل جلد ۳ ص ۵۴۱ میں ہے:

یہ نام پھر ایک جماعت کیلئے مخصوص پڑ گیا (یعنی شیعیان علیؑ) کا۔

علامہ صراح اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۱۴ پر یوں خوبصورت الفاظ میں حق کو تحریر کیا ہے:

شیعہ اولاد فاطمہ (س) کے حبداروں کا نام ہے۔

شیعہ حضرت امیر المؤمنین علیؑ کے پیروکار ہیں۔

## علامہ عبدالکریم شهرستانی کا بیان:

الشیعة هم الذین شایعوا علیا رضی الله عنه علی الخصوص وقالوابامامة وخلافة نصاووصیة اما جلیا وخفیا واعتقدوا ان الامامة لاتخرج عن اولاده...

شیعہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بالخصوص حضرت علیؑ کی پیروی کی اور وہ آپ کی امامت وخلافت کے قائل ہوئے نص اور وصیت کی رو سے، خواہ وہ نص جلی ہو یا خفی اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امامت وخلافت اولادِ علیؑ سے باہر نہیں نکل سکتی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الملل والنحل جلد ۱ ص ۱۴۶، طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر

## مشہور حدیث پیغمبرؐ:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفرق امتی علی ثلاثة وسبعین ملة کلهم فی النار الا واحدة

شرح فقہ اکبر ص ۲، تفسیر انوار نجف جلد ۴ ص ۲۶

سرور کائنات محمد مصطفیٰؐ کا ارشاد گرامی ہے

بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے اور

ان میں سے فقط ایک ہی جنت کا حقدار ہے اور بہتر (۷۲) جہنم میں جائیں گے۔

مگر اس وقت ہر اسلامی فرقہ اپنے آپ کو مسلمان ، مؤمن اور جنت کا حقدار قرار دیتا ہے۔ بندہ حقیر نے نہایت اختصار کیساتھ قارئین کی خدمت میں چند قرآن کریم کی آیات اور رسول اللہ کی چند معتبر ترین احادیث مخالفین کی معتبر کتب سے پیش کرتا ہیں کہ وہ کونسا گروہ و فرقہ اسلامی ہے جو جنت کا مستحق ہے۔

اس وقت مملکت خداداد پاکستان میں ایک نام نہاد مسلمان گروہ جو اپنے آپ کو اسلام و قرآن اور صحابہ کرام کا محب و مخلص سمجھتا ہے اور شیعیان علیؑ کے خلاف ہر روز نئے نئے فتوے اور ان کے خلاف شرانگیزیاں اور انکے خلاف مختلف قسم کے جھوٹے پروپیگنڈے کا بازار گرم کئے ہوئے ہے ان کو یہ بتاتا ہے کہ شیعہ مذہب وہ واحد مذہب اسلامی ہے جس کا تذکرہ قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ میں موجود ہے اور ہم اس مختصر سے رسالے میں یہ ثابت کریں گے کہ شیعہ ہی وہ مذہب ہے جس کیلئے رسولؐ کائنات کا یہ فرمان ہے:

یا علی انت وشیعتك هم الفائزون فی یوم القیامة

اے علیؑ آپ کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب و کامران ہونگے۔

# علی کے شیعہ قرآن کریم میں :

الاصحاب الیمین فی جنت یتسآءلون ''

مگر اصحاب یمین کہ وہ جنت میں رہ کر آپس میں سوال کررہے ہوں گے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شواہد التنزیل جلد ۲ ص ۲۹۳

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں الاصحاب الیمین سے مراد ہمارے شیعہ ہیں۔

# بزبانِ قرآن جناب ابراهیمؑ شیعه:

## اہل انصاف کو دعوت غور وفکر

وان من شیعة لابراهیم (سورۃ الصفت آیت ۸۳)

اور انہی کے پیروؤں میں جناب ابراہیمؑ تھے۔

ہمارے رسول محمد مصطفیٰؐ بھی ملت ابراہیمی کے پابند ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

قل بل ملة ابراهیم حنیفا (سورۃ بقرہ آیت ۱۳۴)

اے رسولؐ ان سے کہہ دو کہ ہم ابراہیمؑ کے طریقہ پر ہیں

شریعت اسلامی کے بانی حضرت نوحؑ تھے اور آپ کی شریعت کے پیروکار کو خداوند کریم نے شیعہ کہا ہے چونکہ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ کی شریعت کے پیرو تھے لہذا شیعہ نوح کہلائے۔

علامہ شوکانی اپنی معتبر کتاب میں یوں رقم طراز ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر اور قصہ بیان فرمایا ہے کہ بے شک حضرت ابراہیم ان لوگوں میں سے ہیں جو حضرت نوحؑ کے مذہب پر چلے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے وان من شیعتہ لابراہیم فرمایا کہ ان کے دین پر تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف توحید کی طرف اس پر ایمان لانے کی طرف بلانے میں پیروی کی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر جلد۴ ص ۳۸۹ طبع مصر

# شیعہ کے بارے میں بعض مفسرین اہلسنت کی تحقیق:

**مانو نہ مانو حضور کو سمجھاتے جائیں گے**

بعض مفسرین اہلسنت کے نزدیک شیعہ کا مرجع حضرت نوحؑ ہیں اور بعض کے نزدیک حضرت سرور کونین محمدؐ ہیں۔

## اہلسنت کی معتبر کتب اور لفظ شیعہ:

تفسیر کبیر طبع جدید جلد ۲۶ صفحہ نمبر ۱۴۶ پر امام رازی لکھتے ہیں کہ شیعہ میں ہ کے ضمیر کے مرجع میں دو قول ہیں. پہلا قول یوں ہے اور یہی تمام اقوال سے زیادہ ظاہر و واضح ہے کہ ہ ضمیر کا مرجع حضرت نوحؑ ہیں کیونکہ اس سے پہلے والی آیت میں انہی کا ذکر ہے لہذا ترجمہ یہ ہوگا کہ حضرت ابراہیم حضرت نوح علیہ السلام کے شیعہ تھے یعنی ان کے مذہب و دین پر تھے۔

دوسرا قول کلبی کا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت رسول اکرمؐ کے شیعہ تھے یعنی آپ محمد مصطفیٰؐ کے دین و مذہب پر تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی آلوسی جلد ۲۳ ص ۹۱ پر یوں لکھتے ہیں کہ آپ ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے حضرت نوحؑ کی پیروی کی اور اصول دین میں ان کی متابعت کی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۱۲ مصنف عیسی البابی مصر حضرت عبداللہ بن عباس سے یوں روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوح علیہ السلام کے دین والوں میں سے تھے۔

مجاہد کہتے ہیں کہ آپ (ابراہیمؑ) مذہب نوحؑ اور سنت نوحؑ پر تھے۔

اصمعی کہتے ہیں کہ شیعہ کے معنی مددگار کے ہیں۔

فراء کہتے ہیں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت محمدؐ کے شیعہ تھے۔ پس ہ کی ضمیر حضرت محمد مصطفیٰؐ کی طرف لوٹے گی اور ایسا ہی کلبی نے کہا ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب جلالین سیوطی، المحلی برحاشیہ بیضاوی مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۶۸ء صفحہ ۲۹۵۔

تحقیق شیعہ سے یعنی حضرت ابراہیمؑ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت نوحؑ کی اصل دین میں تابعداری کی اگر چہ ان دونوں کے درمیان دو ہزار چھ سو سال گزر چکے تھے اور دو نبی ہودؑ اور صالحؑ بھی ان دونوں کے درمیان گزر چکے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن جریر طبری پارہ ۲۳ تفسیر

ان من شیعة حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ کے شیعوں میں سے تھے اور ان کے راستے اور انکی ملت پر چلنے والوں میں سے تھے۔

اور ساتھ یہ وضاحت بھی فرمائی کہ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کو اس لئے حضرت نوحؑ کا شیعہ کہا گیا ہے کہ آپ حضرت نوحؑ کے مذہب اور سنت پر چلتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ چونکہ حضرت نوحؑ کے دین اور مذہب پر چلتے تھے اس لئے انہیں ان کا شیعہ کہا گیا ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی جلد ۲ ص ۲۹۵ مصطفیٰ البابی مصر،

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوحؑ کے ایمان اور اصول شریعت میں تابعدار تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی علی جلالین جلد ۳ ص ۲۸۳

حضرت ابراہیمؑ اصول شریعت میں حضرت نوحؑ کے تابع تھے اگر چہ دونوں نبیوں کی شریعتوں میں فروعی اختلاف بھی ہو حضرت ابراہیمؑ نے اصول شریعت میں حضرت نوحؑ کی تابعداری کی اور وہ

تابعداری توحید ہے نہ فروع جیسے نماز.
اگر چہ حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے درمیان ایک طویل زمانہ گزر چکا تھا۔
اہلسنت کی معتبر کتب تفسیر خازن جلد ۶ ص ۲۴ طبع مصر
معالم التنزیل برحاشیہ خازن جلد ۶ ص ۲۴. حضرت ابراہیمؑ حضرت نوح علیہ السلام کے شیعہ تھے۔
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر جمل جلد ۳ ص ۵۴۱ مصنف جلالین کا یہ کہنا کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوح علیہ السلام کے اصول دین میں تابع تھے۔
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۱۲۱ یعنی حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ کے اصول میں تابع تھے
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف زمخشری جلد ۲ ص ۲۰۴
حضرت ابراہیمؑ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اصول دین میں ان کی تابعداری کی تھی اگر چہ ان کی شریعتوں میں کچھ اختلاف بھی تھا۔
اہلسنت کی معتبر کتب... تفسیر نسفی جلد ۴ ص ۲۳ طبع مصر،
تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۲۷۹ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ کے راستے اور انکی سنت پر چلتے تھے۔

**قارئین گرامی !** یہ تمام کتب اہلسنت کی ہیں اور انکے جید علماء کی تفاسیر ہیں ان آیات وروایات کی روشنی میں اگر انصاف سے دیکھا جائے تو واضح و آشکار ہے کہ مذہب شیعہ مذہب انبیاءؑ و مرسلینؑ ہے حضرت ابراہیمؑ شیعہ، حضرت نوحؑ شیعہ، حضرت محمدؐ شیعہ، علیؑ و آل علیؑ شیعہ، علیؑ کو چاہنے والے شیعہ۔
اسی لئے تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ میری کشتی کی مثال کشتی نوحؑ جیسی ہے جو اس میں سوار ہوا وہ کامیاب ہوا اور جس نے روگردانی کی وہ ہلاک ہوا۔ اب جو محمدؐ و آل محمدؐ کا شیعہ بن گیا وہ نجات پا گیا

اور جو نہ بنا وہ فرزند حضرت نوحؑ کی طرح ہلاک ہو گیا۔

اب ہر انسان کی مرضی کہ وہ شیعہ بن کر کامیاب ہو جائے یا روگردانی کر کے ہلاک ہو جائے

نصیب اپنا اپنا۔۔۔۔۔۔جیسے

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے

اسمیں بھلا قصور ہے کیا آفتاب کا

قرآن کا فیصلہ:

# حضرت موسیٰؑ بھی شیعہ اور انکو ماننے والے بھی شیعہ:

خداوند متعال قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے

ودخل المدينة على حين غفلة من اهلها فوجد فيها رجلين يقتلين هذا من شيعة وهذا من عدوه فاستغاثه الذى من شيعة على الذى من عدوه فوكزه موسى فقضى عليه ،، (سورہ القصص آیت ۱۵)

اور وہ ایسے وقت میں شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے رہنے والے بے خبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے ہیں ایک تو موسیٰؑ کا شیعہ اور ایک ان کا دشمن تو جو آدمی انکا شیعہ تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلہ میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا موسیٰؑ کو مدد کیلئے پکارا تو انہوں نے اس کو مکا مارا اور اسکا کام تمام کر دیا۔

پس اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کے گروہ کو شیعہ کہا گیا ہے کیونکہ حضرت موسیٰؑ شیعہ تھے اور ان کے ماننے والے بھی بحکم قرآن شیعہ تھے۔اور یہی معنی اہلسنت کے بزرگ

ومعتبر مفسرین نے کیے ہیں دیکھئے:

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی جلد۴ ص ۱۲۵ طبع مصر

من شیعة ای شایعه علی دینه.... ایک ان کا شیعہ تھا یعنی ان کے دین پر تھا۔

اور اسی آیت مبارکہ کے متعلق اہلسنت کے علامہ بغوی نے یوں لکھا ہے:

هذا مومن وهذا کافر.... لڑنے والوں میں شیعہ یعنی مومن اور دوسرا کافر تھا۔

ملاحظہ فرمائیں: اہلسنت کی معتبر کتاب معالم التنزیل جلد۳ ص ۷۵ طبع بمبئی

# قرآن کی سورہ النباء میں شیعہ کا ذکر:

یوم یقوم الروح والملائكة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا

(سورہ النباء آیت ۳۸)

جس دن روح الامین اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی نہ بول سکے گا مگر جس کو خدا اجازت دے گا ٹھیک ٹھیک بات کریگا۔

اہلسنت کے علامہ حسکانی اپنی کتاب شواہد التنزیل جلد۲ ص ۳۲۱ پر یوں لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن خدا کے اذن سے صرف ہمارے شیعہ ہی کلام کریں گے۔

# سورہ اعراف میں علیؑ کے شیعوں کا ذکر :

امة یهدون بالحق وبه یعدلون (سورہ الاعراف آیت ۱۵۹)

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کیساتھ انصاف کرتے ہیں۔

زاذان صحابی حضرت علیؑ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مولاؑ نے فرمایا:

یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائیگا اور وہ وہی لوگ ہیں کہ جن کے حق میں خداوند متعال نے فرمایا ہے:

اور ہماری خلقت میں سے ایک گروہ ہے جو حق کیساتھ ہدایت پاتا ہے اور اسی کی طرف پھرتا ہے. پھر جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا: وہ میں ہوں اور میرے شیعہ ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتب:۔ تفسیر در منثور جلد ۳ ص ۱۴۹۔ ارجح المطالب ص ۱۰۱:۔

ینابیع المودۃ ۹۲ ۸۔ کوکب دری ص ۱۳۵

# سورہ والتین میں فضائل شیعہ :

والتین والزیتون وطور سنین وهذا البلد الامین

صحابی محمد بن فضل نے حضرت امام ابوالحسن علی ابن موسیٰ الرضاؑ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ سے سورہ والتین کی تفسیر پوچھی تو امامؑ نے فرمایا: والتین سے مراد حسنؑ، زیتون سے مراد حسینؑ، طور سنین سے مراد علیؑ، بلد الامین سے مراد حضورؐ اور الا الذین امنوا وعملوا الصالحات سے مراد حضرت علیؑ کے شیعہ ہیں۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شواہد التنزیل جلد ۲ ص ۲۵۱

# قرآن کریم کی سورہ الزمر میں امام علیؑ کے شیعہ:

هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (سورۃ الزمر آیت ۹)

وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں

حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں الذین یعلمون سے مراد حضرت علیؑ اور اہلبیتؑ ہاشم ہیں اور والذین لا یعلمون سے مراد بنو امیہ ہیں اور اولوالباب سے مراد حضرت علی کے شیعہ ہیں ملاحظہ فرمائیں

اہل سنت کی معتبر کتاب شواہد التنزیل جلد ۲ ص ۱۱۶

# خدا کے شیعہ ،رسول اللہؐ کے شیعہ اورعلیؑ کے شیعہ قرآن کی سورۃ الرعد میں :

الذین امنوا وعملوا الصالحات طوبی لهم وحسن

(سورۃ الرعد آیت ۲۹)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کیلئے خوشحالی اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

عبداللہ ابن سلام روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ایک دن میرے سامنے لواء الحمد کی تفصیل فرمائی جب آپ سب کچھ بیان فرما چکے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ اس علم کے سائے کے تلے کون ہوں گے؟

آپ نے فرمایا دوستان خدا، خدا کے شیعہ، میرے شیعہ، میرے محب اور علیؑ کے شیعہ، محب و انصار کا حال، بہت اچھا ہوگا اور ان کا انجام بہت نیک ہوگا (اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربی ص ۶۱، طبع لاہور)

## سورہ العمران میں شیعیان علی علیہ السلام کا تذکرہ :

و ما عند الله خیر للا بر ار (العمران آیت ۱۹۸)

اور جو کچھ خداوند متعال کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کیلئے بہت اچھا ہے اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علیؑ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے میرے ہاتھ پکڑے اور مذکورہ آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا تو اب سے مراد آپؑ ہیں اور ابرار سے مراد تیرے شیعہ ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۱۳۸

# باب دوم

# شیعیان علی علیہ السلام

# اور احادیث پیغمبرؐ

## دیکھیے معتبر

## کتب اہلسنت میں

ہم تیری چوکھٹ کے دیوانے نکلے
علم کی پیاس تیرے در سے بجھانے نکلے
ہم کو یہ فخر رہا تیرے در کی غلامی کا
ہم گنہگار سہی تیری آلؑ کے دیوانے نکلے

موسوی

# علیؑ اور علیؑ کے شیعہ

# تمام مخلوق سے بھتر ھیں :

اولك هم خير البريه فقال النبیؐ انت يا علیؑ وشيعتك

وہ لوگ جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں نبی کریمؐ نے فرمایا اے علیؑ وہ آپؑ اور آپ کے شیعہ ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن جریر جلد ۳۳ ص ۱۴۶ طبع قاہرہ مصر

# تھتر فرقوں میں سے فقط ایک

# جنت میں اور وہ شیعیان علیؑ :

يا ابا الحسن اما انت و شيعتك فی الجنة

اے ابوالحسنؑ (علیؑ) تو اور تیرے شیعہ ہی جنت میں داخل ہوں گے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الصواعق المحرقہ ص ۱۵۹ طبع قاہرہ مصر

# حضرت علیؑ اورانکے شیعہ

# روزمحشر کامیاب ھونگے :

فقط ترجمہ پیش خدمت ہے.

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علیؑ تشریف لائے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تحقیق یہ علیؑ اور ان کے شیعہ

قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

تو یہ آیت نازل ہوئی۔ان الذین آمنوا ...

اس دن سے جب بھی علیؑ آئے تو اصحاب رسول اللہؐ ان کو خیر البریہ کے لقب سے یاد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تمام مخلوق سے بہتر آیا۔

ملاحظہ فرمایئے: اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ

## امام ابو حنیفہ بھی شیعہ تھے:

از شیعہ مخلصین امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نیز تصویب رائے زیدی نمود

امام ابوحنیفہ کوفی بھی مخلصین شیعہ میں سے تھے اور زید بن علیؑ کی رائے اور پیروی کو درست قرار دیتے تھے۔

## صحابہ کرام، مہاجرین اور انصار بھی شیعہ مذہب پر تھے:

### (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا اعتراف)

اول کسی شیعہ ملقب شد جماعتہ از مہاجرین وانصار وتابعین ایشان اندکہ شاعت ومتابع حضرت مرتضیٰ نمودند درو قتیکہ جناب ایشان خلیفہ شدند وملازمت صحبت ایشان اختیار کردند ومحاربین ایشان جنگ نمودند وطیع امر امر ونواھی ایشان ماندند واینہارا شیعہ مخلصین گویند

سب سے پہلے جس جماعت کو شیعہ کہا گیا ہے وہ جماعت صحابہ، مہاجرین اور انصار و تابعین ہیں جب حضرت علی مرتضیٰؑ خلیفہ بنے تو صحابہ ومہاجرین وانصار و تابعین نے حضرت علیؑ کو خلیفہ مانا آپؑ

کی پیروی کی اور اوامر و نواہی میں آپؑ کی اطاعت کی حضرت علی مرتضیٰؑ کے ساتھ مل کر ان کے دشمنوں سے جنگ کی اور اس جماعت میں مہاجرین و انصار کو حضرت علی مرتضیٰؑ کے مخلص شیعہ کہتے ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۸ طبع سہیل اکیڈمی لاہور

# شیعہ رسولؐ خدا، امام علیؑ اور باقی آئمہؑ کے ساتھ جنت میں :

## (امام علامہ ابن حجر مکی کا اعلان)

[فاعتبروا یا اولی الابصار]

**آنکھیں اگر ہوں بند تو پھر دن بھی رات ہے**

**اس میں بھلا قصور ہے کیا آفتاب کا**

امام طبرانی کی روایت:

قال لعلی اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظهورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا

رسول اللہؐ نے فرمایا:

اے علیؑ! چار شخصیتیں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گی میں، آپؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ہماری ذریت ہمارے پیچھے پیچھے ہوگی اور ہماری ازواج ہماری ذریت کے پیچھے پیچھے اور ہمارے شیعہ دائیں بائیں ہوں گے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الصواعق المحرقہ ص ۱۵۹ طبع قاہرہ مصر

# حضورؐ کا شیعیان علی کے ساتھ حوض کوثر پر ملاقات کا وعدہ :

قارئین گرامی! چونکہ میری اس مختصر تحریر کا مقصد فقط مذہب اہلبیتؑ کے بارے میں کچھ لکھنا ہے کیونکہ ہمارے ملک پاکستان میں اس وقت ایک خود ساختہ فرقہ جو اپنے آپ کو مسلمان اور صحابہ کے دین کا پیروکار کہتا ہے اور باقی تمام مذاہب کی نفی کرتا ہے بندہ حقیر نے مذہب اہلبیتؑ کی ترجمانی کرنی ہے اور مخالفین کو فقط متوجہ کرنا ہے تاکہ قیامت کے روز کوئی عذر قابل قبول نہ ہو۔

اس وقت پاکستان میں کافر کافر کا نعرہ ایک روزمرہ کا کھیل بن چکا ہے اور افسوس تو اس چیز کا ہے کہ جس کا دور سے بھی اسلام کیساتھ واسطہ نہیں وہ اہلبیتؑ رسولؐ کے طرفداروں کو فقط اس لئے بدنام کر رہے ہیں کہ شیعہ اصحاب رسول کو سب وشتم کرتے ہیں حالانکہ ہم اصحاب رسول خدا کو اس طرح مانتے ہیں جس طرح کائنات کے رسولؐ نے مانا ہے جو کچھ رسول اعظمؐ نے کسی کے بارے کہا ہم اسی طرح مانتے ہیں۔ ہم کسی کو کچھ نہیں جانتے ہاں مگر جو کچھ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کو حق سمجھتے ہیں۔

علماء حضرات کو یہ کہنا ہے کہ آپ ہمیں جو کچھ کہیں کہہ لیں پرواہ نہیں مگر اس میں شک وشبہ نہیں کہ جنت الفردوس میں فقط علیؑ کے شیعہ جائیں گے اور جہنم میں مخالفین علیؑ و آل علیؑ جائیں گے۔

میں تو فقط ان منکرین سے اتنا کہوں گا:۔

**اے داور حشر ان سے نہ کر پرسش ایمان**

**انکار کے عادی ہیں یہ انکار کریں گے**

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

الم تسمع قول اللہ ان الذین آمنوا وعملو الصالحات واولئك هم

خیر البریه انت وشیعتك وموعدی وموعدكم الحوض۔

کیا آپ نے فرمان خداوند متعال نہیں سنا؟ ان الـــذیـــن آمـــنـــوا وعـملـوا الصالحات۔ ...(اے علیؑ) وہ تو اور تیرے شیعہ ہیں اور حسب وعدہ میری اور تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔

اہلسنت کی معتبر ترین کتاب تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ طبع مصر۔

## خیر البریه فقط شیعه هیں:

بزرگ ترین صحابی رسول اکرمؐ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خداؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت علیؑ تشریف لائے حضرتؐ نے ہمیں ارشاد فرمایا: کہا تمہارے پاس میرا بھائی آرہا ہے پھر آپؐ نے کعبہ کی طرف منہ کر کے اس پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اور یہ (علیؑ) اور ان کے شیعہ قیامت کے دن بس یہی جنت تک پہنچنے والے ہیں پھر فرمایا یہ علیؑ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور تم سب سے پہلے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کیا اور خداوند عالم کے حکم پر تم سب سے زیادہ رعیت کے حق میں عدل کرنیوالا ہے اور تم سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک فضیلت رکھتا ہے اور تم سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنیوالا ہے اور پھر یہ آیت نازل ہوئی:

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں اور وہی لوگ سب مخلوق سے بہتر ہیں

حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب بھی علیؑ تشریف لاتے تھے تو جناب رسول اکرمؐ اصحاب سے کہتے تھے کہ جو سب مخلوق سے بہتر ہیں وہ یہ علیؑ تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ آیہ خیر البریہ حضرت علیؑ اور ان کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب:۔

فتح البیان جلد ۱۰، ص ۴۱۶... مناقب خوارزمی صفحہ ۶۲ اور ص ۱۸۷... فتح القدیر جلد ۵، ص ۴۶۴... تفسیر درمنثور جلد ۶، ص ۳۷۹... کفایۃ الطالب، ص ۱۱۸، ۱۱۹... شواہد التنزیل جلد ۲، ص ۳۶۱... انتھا الافہام ص ۱۵... ینابیع المودۃ ص ۱۵... ارجح المطالب ص ۸۱... تفسیر طبری جلد ۳۰، ص ۱۴۶... روح المعانی جلد ۳۰، ص ۲۰۷... کوکب دری ص ۱۳۲۔

# خداوند متعال کا علیؑ کے شیعوں پر راضی ہونا:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب ان الذین آمنوا..... کی آیت نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

(اے علیؑ) تو اور تیرے شیعہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے کہ تم خدا سے راضی ہوگے اور خدا تم سے راضی ہوگا اور تمہارا دشمن اس حالت میں آئیگا کہ خشمناک اور غضب آلود ہوگا۔

ملاحظہ فرمایئے اہلسنت کی معتبر کتب:

فتح القدیر جلد ۵ ص ۴۶۴ سطر ۳، تفسیر درمنثور جلد ۶ ص ۳۷۹، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۳۱، کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۳، اسعاف الراغبین ص ۱۲۵، وسیلہ النجات ص ۲۶، منتخب کنز العمال ص ۵۲، نور الابصار ص ۶۹، لسان العرب جلد ۲ ص ۵۶۶، الفصول المہمہ ص ۱۰۵، کوکب دری ص ۱۶۴، ینابیع المودۃ ص ۲۲۴ سطر ۲۲، ارجح المطالب ص ۸۲، فتح البیان جلد ۱۰ ص ۴۱۶، شواہد التنزیل ص ۳۶۴، مناقب

خوارزمی ص ۶۲، لسان المیزان جلد ۱ ص ۱۷۵، تفسیر طبری جلد ۳ ص ۱۴۶۔

# فقط علیؑ کے شیعہ جنت میں جائیں گے :

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہوں گے۔

اے مخالفین مذہب حقہ تمہاری مائیں تمہارے غم میں روئیں، اے جھوٹے فتوؤں کی دوکان کھولنے والو! آیا یہ کتابیں تمہارے مذہب کی نہیں؟ یہ علماء تمہارے ہم مسلک وعقیدہ نہیں؟ ان روایات کے راوی صحابی رسولؐ ہیں یا نہیں؟

**محبان علیؑ کی صف میں دیکھو انبیا بھی ہیں**
**محبان علیؑ کی منزلت کو کوئی کیا جانے**

# اھلسنت کی معتبر کتب اور مذھب حقہ شیعہ :

تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۲۸۹ و جلد ۴ ص ۳۲۹، میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۸۶، منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۴۳۹، اسعاف الراغبین ص ۹۳، صواعق محرقہ ص ۱۶۱، اللئالی الموضوعہ ص ۱۹۷، مناقب خوارزمی ص ۶۷، ارجح المطالب ص ۶۵۹۔

روایت حضرت زینبؑ بنت علیؑ..... مناقب خوارزمی ص ۲۵۷

روایت حضرت ام سلمہؓ..... مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۲۱

روایت از حضرت فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ..... مناقب خوارزمی ص ۲۵۷

میزان الاعتدال جلد۱ ص ۳۲۳ اور مودۃ القربیٰ ص ۸۷ سطر ۱۹ ۔

دیدہ وران بت کدہ اک مشورہ تو دو

کعبہ جھلک یہاں بھی دکھائے تو کیا کروں

جو حضرات دن رات شیعیت کے خلاف بولنے، لکھنے اور سادہ لوح عوام الناس کو شیعہ کے پاکیزہ عقائد سے متنفر کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں کاش اگر وہ یہ کتابیں پڑھیں اور غور سے پڑھیں تو امید ہے کہ وہ یہ ضرور سمجھ جائیں گے کہ حق یقیناً ان کے ساتھ ہے، جن کے پیشوا کے بارے میں کائنات کے رسولؐ گرامی یہ فرما گئے ہیں:

**الحق مع علیؑ وعلیؑ مع الحق**

حق علیؑ کیساتھ اور علیؑ حق کیساتھ ہیں

احباب نے حفیظ تواضع تو خوب کی

لیکن ہماری شان کے شایاں نہ کرسکے

# قیامت کے دن علیؑ کے شیعہ کامیاب ہوں گے :

عن ابی سعید الخدری قال نظر النبیؐ الی علیؑ بن ابی طالبؑ فقال :ھذاو شیعۃ ھم الفائزون یوم القیامۃ

صحابی رسول خداؐ حضرت ابی سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ (علیؑ) اور اس کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہوں گے ۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب:۔

تذکرۃ الخواص باب دوم، ص ۵۴... کنوز الحقائق جلد ا، ص ۱۴۹... انتھا الافہام، ص ۲۲۲۔

ابن عباس سے رایت ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ! اگر تمام دنیا والے آپ کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو خداوند متعال جہنم کو خلق ہی نہ کرتا بہر حال آپؑ اور آپؑ کے شیعہ بروز قیامت ضرور کامیاب ہوں گے

اہلسنت کی معتبر کتب: بحر المناقب، ص ۵۸، روایت دہم ...الاغانی اصفہانی جلد ۱۸، ص ۹۰

# دشمن شیعہ جہنم میں جائیں گے:

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ! اٹھو تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ تم اس علیؑ کو یہ خوشخبری دو کہ اللہ تعالی نے امام اسکی اولاد میں مقرر فرمائے ہیں اور خدا تعالی نے اس کو اور اسکی ذریت اور اس کے شیعوں اور اس کے حبداروں کو بخش دیا ہے اور جو کوئی اس پر طعن کرے اور اس کے حق کو ضبط کرے وہ جہنم میں جائیگا۔

اہلسنت کی معتبر کتب: ینابیع المودۃ طبع استمبول ص ۲۴۴ سطر آخر، انتہا الافہام ص ۱۹، مودۃ القربیٰ ص ۲۸ سطر ۹۔

# ۷۰ ہزار شیعہ کا بغیر حساب جنت الفردوس میں جانا:

(خود کتب اہلسنت سے روایات)

**حفیظ اسی کی عطا ہے مری سرفرازی**

**یہ ذوق سجدہ ملا ہے جس آستاں سے مجھے**

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کائناتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے :وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو ان کے آگے ہوگا۔

ملاحظہ فرمائیں کتب ہائے معتبرہ اہلسنت :۔

مناقب ابن مغازلی، ص ۶۷ وص ۲۹۳ ... مناقب خوارزمی، ص ۲۳۰ ... الریاض النضرہ جلد ۲، ص ۱۶۰ ... ذخائر العقبی، ص ۶۱ ... الحاوی جلد ۲، ص ۴۳ ... ارجح المطالب، ص ۶۵۸ ... ینابیع المودۃ، ص ۱۵۲ طبع بمبئی ... مودۃ القربی، ص ۲۹ ... لسان المیزان جلد ۴، ص ۶۰۔

شاید اسی کو دیکھ کر مصور پاکستان علامہ اقبال نے کہا ہے

**کیا پوچھتے ہو مذہب اقبال**

**بندہ گنہگار بوترابی ہے**

## اے شیعیان علیؑ بغیر حساب جنت میں جاؤ

صحابی رسول خداؐ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو علیؑ کو سات اسماء سے بلایا جائیگا صدیق، یا دال، یا عابد، یا ھادی، یا مہدی، یا فتی،

اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت کی طرف بغیر حساب کے جاؤ۔
اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی، ص ۲۵۲۔

# شیعہ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے :

**پھر نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ ہوئی**

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہؐ نے خبر دی کہ سب سے پہلے میں، فاطمہؑ، حسنؑ، حسین جنت میں داخل ہوں گے، میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ ہمارے محب کہاں؟ فرمایا تمہارے پیچھے۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب:۔ المستدرک جلد ۳، ص ۵۱ تفسیر نیشاپوری جلد ۲۵، ص ۳۱... تفسیر کشاف جلد ۳، ص ۸۱... مجمع الزوائد جلد ۹، ص ۱۳۱... کنز العمال جلد ۶، ص ۲۱۶... اشرف المؤبد، ص ۸۶... نور الابصار، ص ۴۱... اسعاف لراغبین، ص ۸۸... صواعق محرقہ، ص ۱۵۳... منتخب کنز العمال جلد ۵، ص ۹۲... القول الفصل جلد ۵، ص ۳۰... ذخائر العقبی، ص ۱۲۳... مشارق الانوار، ص ۹۱... میزان الاعتدال جلد ۲، ص ۹۷

# روی لحموینی الشافعی :

بسندہ عن جابر: فقال و الذی نفسی بیدہ ان ھذا و شیعۃ ھم الفائزون یوم القیامہ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: مجھے قسم اسکی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ (علیؑ) اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین جلد ۱، باب ۳

اک بار جو موقعہ ملے دستیابی کا

رکھ دوں مخالفوں کی کلائی مروڑ کر

عن ابن عباس قال لمانزلت هذه آلا یته(وا ن الذین آمنوا وعملو الصالحات اولئك هم خیرا لبریه)

قال النبیؐ لعلیؑ انت وشیعتك تاتی یوم القیامة انت وهم راضین مرضیین ویاتی اعداؤك غضبا نا مقمحین

حضرت ابن عباس روایت بیان فرماتے ہیں کہ جب قرآن کی یہ آیت ان الذین .....الخ. نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تو اور تیرے شیعہ قیامت کے دن ایسے آئیں گے کہ تو ان سے راضی اور وہ تم سے راضی ہوں گے اور تیرے دشمن ایسے کہ ان پر غضب ہوگا اور جہنم میں داخل کیا جائیگا۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب:۔

الفصول المہمہ، ص ۱۰۵،

نورالابصار، ص ۱۰۲ ۔

## حضرت ام سلمہؓ زوجہ پیامبرؐ کی روایت اورکتب اہلسنت ::

عن ام سلمةؓ قالت،قال رسو ل اللهؐ علی وشیعته هم الفائزون یوم القیامه

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا علیؑ اور اسکے شیعہ قیامت کے دن کا

میاب ہوگئے۔

ملاحظہ فرمائیں کتب اہلسنت:

کنوز الحقائق للمناوی۔ تذکرہ خواص۔ سبط ابن جوزی

اوراس طرح کی ایک حدیث اہلسنت کے علامہ ابن مغازلی مالکی نے اپنی معتبر کتاب مناقب میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہؐ سے پوچھا گیا قرآن کی اس آیت کے متعلق (والسابقون السابقون اولئك المقربو ن)

فقال: تو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا:

قال لی جبرئیل ذلك علی و شیعته هم السابقون الی الجنته المقربون من الله الکرامته

جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ علیؑ اور اسکے شیعہ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے جو کہ مقرب الی اللہ ہیں کرامت میں۔

# ھمیں فخر ھے کہ ھم علیؑ حیدر کرار کے شیعہ ھیں:

**ہم ابھی مذھب بدل دیں چاھیے جو بھی حشر ھو**
**ایک ھی غزہ میں دکھلا دو فرار مرتضیؑ**

قارئین گرامی القدر::

الحمدللہ رب العالمین ابھی تک جو کچھ آپکی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے وہ سب کا سب کتب اہلسنت سے ہے کہ بار بار رسول اللہؐ نے فرمایا:

اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ ہی جنت میں جائینگے۔ یا فرمایا قیامت کے دن کامیاب ہونگے
کوئی ایک حدیث دکھلاؤ جسمیں سرورِ کائنات نے فرمایا ہو کہ قیامت کے دن فلاں؟ فلاں؟
فلاں کے شیعہ کامیاب ہونگے اسمیں شک وشبہ ہی نہیں کہ ناجی فرقہ شیعیان حیدر کرارؑ ہیں کیونکہ جنت فقط علیؑ کے شیعہ کا مسکن ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہم علیؑ کے شیعہ ہیں۔

**دوذخ تو ہے من کنت کے منکر کا محلہ**

**جنت وہ جزیرہ ہے جہاں ذکر علیؑ ہو**

# تاریخ میں لکھا ہے:

درندہ صفت، طاقتور کمزور پر حملہ کرتا ہے اور اگر حالات کے کٹہرے اس کو حملہ کرنے سے روک دیں تب بھی وہ غراتا رہتا ہے مذہب کی پوری تاریخ مذکورہ بالا بات کی آئینہ دار ہے مذہب کو حمایت ہمیشہ کمزوروں کی حاصل ہوتی ہے. طاقت، دولت اور اکثریت ہمیشہ مخالف رہی۔

بعض حضرات نے تو کلمہ فقط نجومیوں کی خوشخبریاں دینے کے بعد پڑھا تھا مگر یہ کلمہ دین کیلئے نہیں پڑھا گیا بلکہ اپنے مقصد کو بروکار لانے کی ایک درمیانی تدبیر کے لحاظ سے پڑھا گیا یعنی اکثریت نے حق پرست اقلیت سے کبھی دل کی صفائی کیساتھ صلح نہیں کی بلکہ اسکی نظر میں صلح کا مطلب تھا ابتدائے جنگ نہ کہ التوائے جنگ؟ نہ کہ اختتام جنگ اور التوائے جنگ کا مقصد تھا چھوٹی جنگ کا التواء بڑی جنگ کی تیاری کیلیے،

چنانچہ باطل اکثریت نے مجبوراً کلمہ پڑھنے کے بعد حق کی حامی اقلیت کیخلاف گرم جنگ کے بعد ہمیشہ سرد جنگ لڑی اور اسلحہ کے بجائے پروپیگنڈے کے زہر آلود ہتھیار استعمال کیے۔

انبیاءؑ ماسبق کی امتوں میں بھی سب کچھ ہوتا آیا ہے اور یہی ہادی عالم کی امت میں ہوا۔ اسلام بھی خدیجۃ الکبریٰؑ، جناب ابو طالبؑ اور حضرت علیؑ کی اقلیت سے شروع ہوا. تیرہ سال وطن میں

پتھر کھا کر جیا اور جلاوطن اسلام پر بدر سے صلح حدیبیہ تک حملے ہوئے ناکام اکثریت نے مجبوراً کلمہ پڑھا مگر حق کی حامی صرف اقلیت رہی. بدر، احد، خندق، خیبر اور حنین کے خونی معرکے تاریخی گواہ ہیں۔

افسوس تو اس ناکام اکثریت پر ہے کہ جس نے تحریر وصیت پر بھی واویلا کیا. اسلام کے صادق وامین نبیؐ پر ہذیان کا بے بنیاد الزام لگا کر اسلام کے سنہری چہرہ کو خاکسار کیا. وفات ودفن پیغمبرؐ جیسے اہم ترین مواقع پر بھی نبیؐ اور ان کے اسلام کے ساتھ اقلیت ہی نظر آئی۔

نام نہاد سیاستدان اکثریت جو کلمہ پڑھ کر اب اپنا مقصد یعنی اقتدار حاصل کر چکی تھی اس نے اپنا غصہ اقلیت پر اتارا. احراق بیت فاطمہؑ، علیؑ کی گرفتاری، ۲۵ سال گوشہ نشینی، جمل، صفین ونہروان کی بغاوت، فرزند رسولؐ امام حسنؑ سے بے وفائی، واقعہ کربلا کا المناک سانحہ، قید وبند کی صعوبتیں زہر اور نسلی قتل عام وغیرہ جیسے ذرائع اور صورتوں کے ذریعے صدیوں انتقام جاری رہا. سخت ومضبوط جان شیعیت اور اس سے زیادہ سخت جان اسکی حامی اقلیت نہ مٹی۔

اکثریت کے ہاتھ میں آخر تلوار نہ رہی قدموں کے نیچے سے خلافت وحکومت کی زمین کھسک گئی، ملوکیت کا تاج پہننے والا سر ننگا ہو گیا مگر بغض وعناد سے بھرے غلیظ قلوب ودماغ شیعیت کی دشمنی کی آگ کے آتش کدے بنے رہے. جس کا آتش فشان لاوا پروپیگنڈے کے دہانے سے ابلتا رہا. چنانچہ شیعیت کو بدنام کرنے لگے رکیک حملے، من گھڑت قصے اور بدعت کے طعنے دیئے جانے لگے۔

لغت کی وسعت کے اعتبار سے لفظ شیعہ متعلق کی نسبت سے ممدوح اور مذموم ہوا کرتا ہے اگر کوئی قوم حزب اللہ ہے تو وہ شیعۃ الرحمٰن کہلائے گی جو ممدوح ہے اور اگر کوئی قوم ابلیس ملعون کی تابعدار ہے تو وہ شیعۃ الشیطان کہلائے گی جو مذموم ہے. جنگ صفین میں محبان مرتضویؑ کو شیعہ علیؑ اور پیروان عثمان کو شیعہ عثمان اسی لئے کہا جاتا تھا۔

یہ ملحوظ رہے کہ آنحضرتؐ نے جن شیعوں کی مدح فرمائی ہے اور جنت کا وعدہ جن سے کیا ہے

وہ شیعیان علیؑ ہیں۔۔لہذا مخالفین یہ بات نوٹ کرلیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جو آدم ثانی تھے ان کے وقت سے اہل حق کیلئے اسی لفظ کا رواج قرآن مجید سے ثابت ہے یعنی قرآن کے بیان کے مطابق عہد جناب نوحؑ تک پیروان ودوستداران انبیاءؑ شیعہ کے نام سے پکارے جاتے تھے دربار فرعون کے ساحروں کو ایمان لانے سے پہلے جب وہ باطل پرست تھے کسی اور نام سے پکارا جاتا تھا مگر جب وہ لوگ تائب ہوکر جناب موسیٰؑ اور ہارونؑ کی طرف حق پرست ہوگئے تو انہیں عام طور سے شیعہ کہا جانے لگا اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ حق پرستوں ہی کو شیعہ کہا جاتا ہے اب جو فرقہ شیعوں کے مدمقابل ہوگا اس کے باطل پرست ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

## زمانہ ء رسولؐ میں شیعوں کا وجود:

عہد سرور کائناتؐ میں شیعوں کے وجود کے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں اس لئے کہ سواد اعظم کے موثق ترین علماء نے اس عہد مبارک میں نہ صرف شیعوں کے وجود کا اقرار کیا ہے بلکہ آنحضرتؐ نے شیعوں کے فضائل، مناقب اور محامد میں جو گوہر افشانیاں فرمائی ہیں ان حدیثوں کو بھی بڑی بڑی کتابوں میں بڑے اہتمام کے ساتھ تحریر کیا ہے۔اب اسی سلسلہ جاریہ میں ہم چونکہ مدح شیعیت میں احادیث معتبرہ از کتب ہائے فریقین اور بالاخص وہابی مذہب کی کتب سے پیش کررہے ہیں۔

قارئین خود ملاحظہ فرمائیں کہ وہ مذہب کتنا حق وصداقت پر مبنی ہے جس کی گواہی پر علماء اہلسنت شاہد ہیں ملاحظہ فرمائیں۔اہلسنت کے مایہ ناز علامہ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب تفسیر درمنثور جلد۶،ص۳۷۹. (سورہ البینة آیت لم یکن الذین کفروا،طبع مصر ۱۳۱۴ھ:

عن جابر بن عبد اللہ انصاری قال کنا عند النبیؐ فاقبل علی فقال النبی والذی نفسی بیدہ ان ھذا وشیعة لھم الفائزون یوم القیامة

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں موجود تھا کہ ناگاہ حضرت علیؑ تشریف لائے تو سرور کائناتؐ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً بلاشک علیؑ اور ان کے شیعہ ہی روز قیامت کامیاب وکامران ہیں۔

عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذين امنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية .قال رسول الله لعليؑ هو انت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضين

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت ان الذین آمنوا.....نازل ہوئی تو حضور اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا کہ آپؑ اور آپ کے شیعہ قیامت میں خدا سے راضی ہوں گے اور خدا ان سے راضی ہوگا۔

عن عليؑ قال:قال رسول الله الم تسمع قول الله ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية انت وشيعتك وموعدى وموعدكم الحوض اذا جئت الامم للحساب تدعون عن المحجلين

حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے آیت ان الذین آمنوا .....نہیں سنی؟ اس سے مراد تم اور تمہارے شیعہ ہیں جن کی وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جبکہ تمام امتیں حساب کیلئے جائیں گی تو اس وقت تم غرالمحجلین کے نام سے بلائے جاؤ گے۔

اب اس سے زیادہ کیا کہا جاسکتا ہے اور حضور اکرمؐ کے علاوہ کس کے قول کو پیش کیا جائے اب بھی اگر کسی ذہن میں شک وشبہ کی سیاہی موجود ہو تو اس کو یقین کر لینا چاہیے کہ اس کا ذہن قطعی لاعلاج ہو چکا ہے کیا جنت کی بشارت ہادی عالم ابن سبا کے گروہ کو دے رہے ہیں؟ ہادی عالم نے یہ بشارتیں اسوقت دیں جب شیعہ فرقہ کے علاوہ کوئی دوسرا فرقہ بظاہر جنم نہ لے پایا تھا۔آنحضرت کی

بشارتوں کے بعد اب مورخین کے بیانات ملاحظہ فرمائیں ۔اہلسنت کے عالم ابو حاتم رازی اپنی کتاب الشریعہ کے اندر تحریر کرتے ہیں:

ان اول اسم ظهر فی الاسلام علی عهد رسول الله هوالشیعه وکان هذالقب اربعة من الصحابة وهم ابوذر وسلمان الفارسی والمقداد بن الاسود وعمارابن یاسر .آن.آن. انکان الصفین وانتتهر بین موالی علیؑ واشهر من کان من اتباع معاویة بالسنی.

سب سے پہلا نام جو آنحضرتؐ کے عہد میں ظاہر ہوا وہ شیعہ ہے اور یہ نام صحابہ میں چار اشخاص ابوذرؓ، سلمان فارسیؓ، مقداد بن اسودؓ اور عمار بن یاسرؓ کا لقب تھا یہاں تک کہ جنگ صفین کا موقعہ آیا تو اس وقت یہ نام دوستداران علیؑ میں شہرت پکڑ گیا اور معاویہ کے پیروکار سنی مذہب سے مشہور ہو گئے۔

تاریخ الشیعه الشیخ محمد حسین المظفر ص۹:

قال محمد کردعلی (سنی) فی کتابه خط الشام :عرف جماعة من کبارالصحابة بمولاة علیؑ فی عصررسول اللهؐ مثل سلمان الفارسی القائل :

بایعنا رسول الله علی انصح المسلمین والائتمام بعلیؑ بن ابی طالبؑ والمولاة له ومثل ابی سعید الخدری الذی یقول امر الناس بخمس فعملوا بلربع وترکوا واحدة ولما سئل عن الاربع قال :الصلواة والزکواة والصوم والحج قیل فما الواحدة التی ترکوها؟ قال ولایة علیؑ بن ابی طالبؑ قیل له وانها المعروضة معهن؟ قال نعم هی مفروضة معهن.ومثل ابی ذر الغفاری وعماربن یاسر وحذیفة الیمان وذی الشهادتین وابی ایوب انصاری وخالد بن سعید

وقيس بن سعد بن عباده .واما ذهب اليه بعض الكتاب من ان تشيع من بدعة عبدالله بن سبا فهو وهم وقلت معرفة بحقيقة مذهبهم.

شیخ محمد حسین مظفر اپنی کتاب تاریخ الشیعہ کے صفحہ نمبر ۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ محمد کرد علی (اہلسنت) اپنی کتاب خط الشام میں لکھتے ہیں: کبار صحابہ میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو حضرت علیؑ کا شیدائی تھا اور محبت علیؑ ہی ان کا امتیازی نشان بن گیا تھا اور اسی سے سب کا تعارف ہوتا تھا جیسے سلمان فارسیؓ جس کا یہ قول تھا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ ناصح تھے ان کی پیشوائی اور سرپرستی پر رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی۔ اور ابو سعید خدری جو کہتے تھے کہ لوگو! پانچ چیزوں کا حکم دیا گیا جس میں چار پر تو عمل کیا گیا اور ایک کو چھوڑ دیا گیا ان سے پوچھا گیا کہ وہ چار چیزیں کونسی ہیں (جن پر عمل کیا گیا)؟ تو فرمایا:

نماز، روزہ، زکواۃ اور حج۔ کہا گیا کہ وہ ایک چیز جسے ترک کیا گیا وہ کیا ہے؟ تو فرمایا ولایت علی بن ابی طالبؑ۔ لوگوں نے پوچھا کیا یہ بھی ان چیزوں کیساتھ فرض کی گئی تھی؟ ابو سعید خدری نے کہا ہاں یہ بھی ان چیزوں کیساتھ واجب کی گئی ہے۔ اور مثل ابوذر غفاریؓ، عمارؓ بن یاسر، حذیفہ یمانیؓ، ذوالشہادتین، ابوایوب انصاریؓ، خالد بن عبادہ ہیں یہ کہنا کہ بعض (متعصب) اور دریدہ ذہنوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ شیعہ مذہب عبداللہ بن سبا کی بدعت ہے یہ خیال محض وہم، ناواقفیت اور شیعہ و شیعیت کی حقیقت سے بے خبری اور جہالت کی بناء پر ہے۔

(شیعہ والحاکمون طبع نجف اشرف، ص ۷)

ہمارے مخالفین و دشمنان کی مخالفت کے باوجود ان کی اپنی تحریروں سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ شیعہ مذہب کا وجود رسول اللہؐ کے زمانہ میں تھا بلکہ شیعیان علیؑ کے نام بھی معلوم ہوگئے اب مزید وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہی اگر کوئی شخص ذرا بھی دین و دیانت سے کام لے تو اسکا ضمیر اسے

جنجھوڑے گا کہ اصحاب کرام رضی اللہ عنھم مثل سلمان فارسیؓ، ابوذر غفاریؓ، مقدادؓ، ذوالشہادتینؓ اور ابوایوب انصاریؓ وغیرھم شیعہ مسلمان تھے سنی مسلمان نہیں ۔

بہرکیف جناب نوح علیہ السلام جنہوں نے شریعت کی تنظیم وتشکیل فرمائی انہیں کے وقت سے شیعوں کا وجود ممدوح طریقہ سے پایا جاتا ہے. انبیاء کرامؑ کی حقانیت کے سایہ میں اس لفظ کی نشوونما ہوئی اور انہیں کے زیر سایہ شجرہ طیبہ بارآور ہوا جناب رحمۃ اللعالمین کی ریاضتوں اور دعاؤں نے اسے اور سرسبز وشاداب ہونے کا سامان مہیا کر دیا اب انشاء اللہ محشر کی صبح تک یہ پھلے پھولے گا اس شجرہ کی تازگی وشادابی کو دیکھ کر طائران اسلام اپنے بال وپر کو جنبش دینے لگے تا کہ اس پر اپنا آشیانہ بنا کر شجرہ طوبیٰ کی ہوائیں کھائیں لیکن ہواوہوس کے تنکوں سے اس نخل باثق پر آشیانہ نہیں بنایا جاسکتا۔

حضور اکرمؐ نے اس پاک شجرہ کیلئے جو پیش گوئیاں فرمائی ہیں انہیں دیکھ کر اس سے بیگانگی کے باوجود قلوب میں جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ چاہے کسی جنگل میں بسیرا کریں مگر اس چمن کے عندلیبوں میں شمار ہوں لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ کوئی ایسا معیار شیعیت ہو جو عقل ونقل، تاریخ ومشاہدہ اور روایات ودرائیات سے مبرہن ہو تا کہ ہر دست طویل اس کی بلند شاخوں تک پہنچ نہ پائے۔

# علیؑ کے شیعہ رسولؐ و آلؑ رسولؐ کے دائیں بائیں ہوں گے :

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک روز میں خدمت رسول اللہؐ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہاں تمام مہاجرین وانصار موجود تھے سوا ان لوگوں کے جو لشکر میں تھے اتنے میں حضرت علیؑ پیادہ آتے ہوئے نظر آئے ان کے چہرے سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

جس نے علیؑ کو غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا جب علی رسول اللہ کی خدمت

میں بیٹھ گئے تو رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا یا علیؑ! آپ کو کس نے ناراض کیا؟ تو جناب علیؑ نے عرض کی یارسول اللہ! بنی اعمام نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے تو حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا:

یا علی کیا تو راضی نہیں ہے کہ میرے ساتھ جنت میں چلے حسنینؑ اور ہماری ذریت پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں گے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب، ص ۶۵۷

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ، ص ۱۶۱

# علیؑ کے شیعہ علیؑ کے پیچھے ہوں گے:

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے لوگوں کے حسد کی رسالتمآبؐ سے بات کی تو حضورؐ نے فرمایا: اے علیؑ سب سے پہلے جنت میں جو چار داخل ہوں گے وہ میں (ص)، تو (ع)، حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور ہماری ذریت ہماری پشتوں کے پیچھے ہو گی. حضرت علیؑ نے دوران گفتگو کہا کہ یارسول اللہ ہمارے شیعہ کہاں ہوں گے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آپؑ کے شیعہ آپؑ کے پیچھے ہوں گے

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب:

کنز العمال جلد ۶، ص ۲۱۲۔ میزان الاعتدال جلد ۳، ص ۹۷۔ تذکرۃ الخواص ص ۳۱۔ مجمع الزوائد جلد ۹، ص ۳۱۔ صواعق محرقہ ص ۱۶۱۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۰۹۔ مقتل خوارزمی ص ۱۰۹۔ اسعاف الراغبین ص ۱۰۲۔ ذخائر العقبی ص ۹۰۔ تفسیر نیشا پوری جلد ۲۵ ص ۳۱۔

صحابی رسول اکرمؐ جناب ابن مسعود سے بھی ایسی روایت نقل کی گئی ہے. ثبوت کیلئے ملاحظہ

فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب:

ینابیع المودۃ ص۲۴۴ صواعق محرقہ ص۱۶۱ و ص۱۷۶، سطر ۸۔

اور روایت ابورافع کتاب مجمع الزوائد میں جلد ۹ ص ۱۳۱ و ص ۱۷۴۔

صواعق محرقہ ص ۱۶۱۔ ینابیع المودۃ ص۲۲۴ سطر ۶۔

# جنت الفردوس میں فقط شیعیان علیؑ ولی ہوں گے :

اس روایت کو امیر المؤمنین جناب علیؑ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب جن میں شیعیان علیؑ کو ہی جنت کا حقدار قرار دیا گیا ہے امید ہے بہتر فرقے غور و فکر کریں گے اور حق کی پیروی کرنے کی سعی کریں گے تا کہ قیامت کے دن شرمندگی اور عذاب الہی سے بچ جائیں۔ دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتب

تاریخ بغداد جلد ۱۲، ص ۲۸۹. میزان الاعتدال جلد ۲، ص ۱۹۵ و ۳۳۳ و ۲۲۳ منتخب کنز العمال جلد ۵، ص ۴۳۹. اسعاف الراغبین ص ۹۳. صواعق محرقہ ص ۱۶۱. اللئالی الموضوعہ ص ۱۹۷. مناقب خوارزمی ص ۶۷. مودت القربی ص ۷۷. ارجح المطالب ص ۶۵۹۔

اسی روایت کو جناب سیدہ زینبؑ بنت علیؑ سے بھی نقل کیا گیا ہے

ملاحظہ فرمایئے اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص ۲۵۷۔

اور اسی روایت کو زوجہ رسول اکرم حضرت ام سلمیٰؓ سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد جلد ۱۰، ص ۲۱. ارجح المطالب ص ۶۵۹. صواعق محرقہ

ص ۱۶۱۔

ایک اور جگہ اسی روایت کو دختر رسول ثقلینؐ جناب حضرت فاطمہ زہراؑ سے بھی نقل کیا گیا۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص ۲۵۷، الجمع والتفریق جلد ۱، ص ۴۳، میزان الاعتدال جلد ۱، ص ۳۲۳. مودۃ القربیٰ ص ۸۷، سطر ۱۹۔

# قیامت کے دن فقط شیعہ ھی کامیاب دکھائی دیتے ھیں :

صحابی رسول اللہؐ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ہم جناب رسول خداؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت علیؑ تشریف لائے تو حضور اکرمؐ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس میرا بھائی آرہا ہے پھر آپؐ نے کعبہ کی طرف منہ کر کے اس پر ہاتھ مارا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میںؐ اور یہ (علیؑ) اور ان کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول خداؐ سے بیان کی ہے فرمایا کہ علیؑ اور اس کے شیعہ بروز قیامت کامیاب ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیں برادران اہلسنت کی معتبر کتب۔ انتہاء الافہام ص ۱۹. کوکب دری ص ۱۸۳۔

اور یہی روایت جناب انس بن مالک سے بھی بیان ہوئی ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتب کنوز الحقائق جلد ۱، ص ۱۴۹، جلد، ص ۱۶، انتہاء الافہام ص ۳۲۲۔

اور یہی روایت حضرت ابوسعید خدری سے بھی نقل ہوئی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص، ص ۵۴۔

## کونسا فرقہ ناجی ہے ؟

حضرت علیؑ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ کونسا فرقہ ناجی ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا: جس فرقے سے آپؑ اور آپؑ کے ساتھی متمسک ہو گئے۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب السیف الیمانی ص ۱۶۹ انجحات الاحوت ص ۸۶۔

## خلقت جہنم کا مقصد:

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا

لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابیطالب لما خلق الله النار

اگر تمام لوگ محبت علیؑ میں جمع ہو جاتے تو خداوند متعال جہنم کو خلق ہی نہ فرماتا۔

بہرحال آپؑ اور آپؑ کے شیعہ بروز قیامت ضرور کامیاب ہوں گے۔

بحر المناقب ص ۵۸، الاغانی اصفہانی جلد ۸، ص ۹۰، مناقب خوارزمی ص ۶۹، حدیث نمبر ۶ باب فضائل امیر المؤمنین علیؑ۔

## ستر ہزار شیعہ کا بغیر حساب کے جنت میں جانا:

### شیعیت کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے

**مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے**

**اچھی بری حضور کو سمجھانے دیتے ہیں**

شیعہ اور شیعیت کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہو تو قرآن وحدیث کا مطالعہ کرو امید ہے کہ

قلب و دماغ پر لگا ہوا خارجیت و ناصبیت کا زنگ ختم ہو جائے گا اور ستر ہزار میں آپ کا بھی شمار ہو جائیگا مگر شرط یہ ہے کہ محبت علیؑ کا جام پی اور عشق اہلبیتؑ سے اپنے آپ کو سیراب کر۔

صحابی رسول خدا حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبولؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے وہ آپؑ کے شیعہ ہیں اور تو ان کے آگے آگے ہوگا۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتب ،مناقب ابن مغازلی ص۶۷ و ص۲۹۳. مناقب خوارزمی ص۲۳۵. الریاض النضرہ جلد۲، ص۱۶۰. ذخائر العقبیٰ ص۶۱. الحاوی جلد۲، ص۴۳. ارجح المطالب ص۶۵۸. ینابیع المودۃ ص۱۵۲ طبع بمبئی. مودۃ القربیٰ ص۲۹۔

اور اسی روایت کو جناب انس بن مالک صحابی رسول اللہؐ سے اس طرح نقل کیا گیا ہے جو ہمارے برادران اہلسنت کی معتبر کتب میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں.

انس بن مالک حضرت رسول اللہؐ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

قیامت کا دن ہوگا تو علیؑ کو سات اسماء سے بلایا جائیگا صدیق، یا دال، یا عابد، یا ہادی، یا مہدی، یا فتی، یا علیؑ آپؑ اور آپؑ کے شیعہ بغیر حساب کے جنت میں جاؤ۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص۲۵۳۔

## شیعہ خداوند متعال کیطرف سے عطیہ ہیں :

صحابی رسول خدا حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ شب معراج مجھے خداوند کریم نے فرمایا:

اے محمدؐ! میں نے تجھے وہ سات چیزیں دی ہیں کہ تیرے سے پہلے میں نے کسی کو نہیں دیں علیؑ جیسا بھائی، فاطمہؑ جیسی بیٹی، حسنؑ و حسینؑ جیسے بیٹے، اور محب شیعہ دیئے ہیں۔

دیکھیے اہلسنت کی مایہ ناز کتاب مقتل خوارزمی ص۹۶۔

## رسول اللہ کا فرمان کہ شیعیان علیؑ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے:

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اکرمؐ نے خبر دی کہ سب سے پہلے میں، فاطمہؑ، حسنینؑ جنت میں داخل ہوں گے پس میں نے عرض کی یارسول اللہؐ ہمارے محب کہاں؟ فرمایا پیچھے۔

ملاحظہ فرمائیں کتب اہلسنت: المستدرک جلد۳، ص۱۵۱. تلخیص تفسیر نیشا پوری جلد۲۵، ص۳۱. تفسیر کشاف جلد۳، ص۸۱. مجمع الزوائد جلد۹، ص۱۳۱. کنز العمال جلد۶، ص۲۱۶. الشرف المؤبد ص۸۶. نور الابصار ص۴۱. اسعاف الراغبین ص۸۸. صواعق محرقہ ص۱۵۳. منتخب کنز العمال جلد۵، ص۹۲. القول الفصل جلد۲، ص۳۰. ذخائر العقبیٰ ص۱۲۳. مشارق الانوار ص۹۱. میزان الاعتدال جلد۳، ص۹۷ سطر۱۸۔

میرا یہ سفر روشنی کا ہے
ہر سو ضوفشاں ہے ذکر اہلبیتؑ

،،،،،،،،،،،،،،،،،، ،،،،، ،،،،، ،،،،،،،،،،،،،،

کون کہتا ہے کہ موت آئیگی تو مر جاؤنگا
میں تو وہ ذرہ ہوں کہ ہر سمت بکھر جاؤنگا
کم ظرف میری موت پہ ہنسنے والو
میں وہ نقش ہوں کہ ہر دل میں اتر جاؤنگا

# شیعوں کو خداوند کریم نے جنت عطا فرمائی:

حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مجھے خداوند کریم نے کچھ ایسی چیزیں عطا فرمائی ہیں کہ جو کسی اور کو عطا نہیں ہوئیں ان میں سے ایک یہ کہ خداوند متعال نے مجھے علیؑ عطا فرمایا اور اسے فاطمہ جیسی بیوی دی جو کسی نبی کو بھی نصیب نہیں ہوئی، حسنینؑ جیسے فرزند عطا فرمائے جو کسی نبی کو بھی نصیب نہیں ہوئے اور علیؑ کو مجھ جیسا خسر دیا اور مجھ جیسا خسر اور کسی کو عطا نہیں ہوا اور اسے حوض کوثر عطا ہوا اور بہشت و دوزخ کی تقسیم اس کے حوالے کی اور یہ مرتبہ فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوا اور اس (علیؑ) کے شیعوں کو بہشت عطا فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی تین معتبر کتب۔ کوکب دری ص ۱۹۰۔ مودۃ القربیٰ ص ۷۲۔ ینابیع المودۃ ص ۱۹۲، سطر نمبر ۱۵۔

# دنیا میں صبر اور آخرت میں جنت فقط شیعیان علیؑ کیلئے:

وذکر محمد بن احمد ...الی علیؑ ابن ابیطالبؑ قال رسول اللہ لما دخلت الجنته رایت فیها شجرة تحمل الحلل اسفلها خیل بلق واوسطها حور العین وفی اعلاها الرضوان فعلت یا جبرائیل لمن هذه الشجرة؟

قال هذه لابن عمك امیرالمؤمنین علیؑ ابن ابیطالبؑ اذا امرالله خلیفة بدخول الجنة یوتی بشیعة علی حتی ینتهی بهم الی هذه الشجرة ،فیلتبسون الحلی

والحلل، ویرکبون خیل البلق وینادی فناد هولاء الشیعة علی صبرو علی الدنیا علی الاذی محسبو الیوم۔

اور اس روایت کو ذکر کیا ہے محمد بن آحمہ نے یہاں تک کہ سلسلہ روایت حضرت علیؑ تک پہنچا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک درخت دیکھا جو کہ جنتی لباسوں سے مزین تھا جس کے نیچے حسین سواریاں تھیں اور درمیان میں حورالعین تھیں اور اس کے اوپر رضوان جنت، میں نے کہا اے جبرائیل یہ درخت کس کیلئے ہے تو جبرائیلؑ نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ درخت آپ کے عم حضرت علیؑ کیلئے ہے جب خداوند متعال جنت میں جانے کیلئے امر فرمائے گا تو اسوقت علیؑ کے شیعہ اس درخت کے قریب آئیں گے اور لباس جنت سے ملبس ہوں گے اور حسین سواریوں پر سوار ہوں گے تو اسوقت منادی ندا کرے گا کہ یہ علیؑ کے شیعہ جنہوں نے دنیا میں مشکلات پر صبر کیا تھا پس آج ان کیلئے جنت ہے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مقتل خوارزمی ص ۷۳، حدیث نمبر ۱۶۔

امر بات میں جوابی ہیں

قسم خدا کی بوترابی ہیں

# شیعیان حیدر کرارؑ شجرہ طیبہ کے اوراق ہیں:

ان حضرات کیلئے یہ کتاب اور حوالہ جات از کتب اہلسنت لمحہ فکریہ ہیں کہ جو شیعیان حیدر کرارؑ پر بے جا جاہلانہ اور معاندانہ تنقید کرتے رہتے ہیں، ہم کسی مذہب پر کیچڑ اچھالنا نہیں چاہتے ہاں البتہ حق بات کہنے سے کبھی گریز نہیں کرتے کیونکہ ہم نے ذلت کی زندگی پر سرخ موت کو ہمیشہ ترجیح دی ہے اور

اس بات کی شاہد و ترجمان کربلا کی سرخ تاریخ ہے بات اگر حق کی ہو تو پھر پیچھے ہٹنا مردانگی نہیں ہوتی چاہے موت کی آغوش میں ہی جانا پڑ جائے اور ایسی موت مرنے والا کبھی خسارہ میں نہیں جاتا بلکہ ایسی موت پر دشمن بھی بغیر داد دیئے نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ موت وہ انقلاب لاتی ہے جو کہ صدیوں سے مردہ ذہنوں کو جلا اور مردہ کرداروں کو زندگی عطا کرتی ہے۔

ہم کتب فریقین سے یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ تہتر فرقوں میں سے فقط ایک ہی فرقہ حق ہے اور اس فرقے کا نام ہے شیعہ خیر البریہ۔ کئی سو سال بعد از رحلت رسول اکرمؐ پیدا ہونیوالے اگر اپنے آپ کو حق سمجھیں اور صحیح دین کے پیروکار کہیں تو یہ ان کی اپنی اختراع ہے صحیح و حق مذہب وہی ہے جو انبیاء اولیاء کا ہو۔

ہم اپنی اس کتاب میں انشاء اللہ یہ ثابت کریں گے کہ حنفی، مالکی وغیرہ تو کئی سو سال بعد از حضرت رسول اللہؐ وجود پذیر ہوئے ہیں اور ہم آگے چل کر ان کے عقائد کی بھی ایک جھلک پیش کریں گے تاکہ پڑھنے والے حضرات کو حق کے قریب کیا جائے اور ان پر اس بات کو روز روشن کی طرح واضح اور آشکار کیا جائے کہ فقط علیؑ ولی کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب و کامران ہوں گے اور اپنے پیشواؤں کیساتھ جنت الفردوس میں پہنچیں گے جن کے امام جنت کے سردار ہیں وہی جنت کے حقدار ہیں جو غلام اور غلام زادے کہلوائیں بھلا وہ کیسے جنت کے سردار بن سکتے ہیں جنت میں فقط وہ جائیں گے جنہوں نے سردار حسنؑ و حسینؑ کو مانا ہو۔

## کیوں؟ اس لئے جنت وہ جزیرہ ہے جہاں ذکر علیؑ ہو

اب ہم کتب ہائے معتبرہ اہلسنت سے ایک بہت ہی خوبصورت و محکم روایت پیش کرتے ہیں تاکہ مزید انکار کی گنجائش باقی نہ رہ جائے اور ہماری طرف سے مخالفین پر حجت تمام ہو جائے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں:۔

عاصم بن حمزہ جناب حضرت امیر المومنین علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے، علیؑ کو ایک شجرے سے پیدا کیا ہے میں اس کی اصل ہوں، علیؑ اس کی فرع ہے حسنؑ وحسینؑ اس کے ثمر اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں پاک سے ہمیشہ پاک ہی پیدا ہوتا ہے۔

اس روایت کی سند دیکھیے اور کتب اہلسنت سے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

لسان المیزان جلد۶، ص ۲۴۳ وجلد۴، ص ۳۵۴۔ کفایۃ الطالب ص ۹۸۔ نزھۃ المجالس جلد۲، ص ۲۲۲۔ میزان الاعتدال جلد۲، ص ۲۸۱۔ مودۃ القربیٰ ص ۲۹، ۷۸۔ تنزیہ الشریعہ جلد۱، ص ۴۰۰۔ صواعق محرقہ ص ۱۵۰۔

اسی روایت کو ابوامامہ باھلی سے نقل کیا گیا ہے۔

کتاب کفایۃ الطالب ص ۱۷۸۔ تنزیہ الشریعہ جلد۱، ص ۴۰۰۔ لسان المیزان جلد۴، ص ۴۳۴۔ میزان الاعتدال جلد۲، ص ۳۲۸۔ ارجح المطالب ص ۵۷۱۔ کوکب دری ص ۱۲۶۔ صواعق محرقہ۔

اور یہی روایت ابواسحاق سبیعی سے نقل کی گئی ہے۔

کتاب لسان المیزان جلد۴، ص ۳۵۴۔

یہی روایت عبدالرحمن بن عوف نے بھی بیان کی ہے۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتاب المستدرک جلد۳، ص ۱۶۰۔ اصابہ جلد۳، ص ۵۰۷۔ کفایۃ الطالب ص ۲۷۸۔ میزان الاعتدال جلد۱، ص ۲۳۴۔ مقتل خوارزمی ۔

اور یہی روایت حضور اکرمؐ کے صحابی جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے بھی نقل ہوئی ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتب: مقتل خوارزمی ص۱۰۸۔ الریاض النضرہ جلد۲،ص۲۲۲۔ فصول المہمہ ص۱۱۔ ینابیع المودۃ ص۴۷۔ تاریخ ابن عساکر جلد۴،ص۳۱۸۔ میزان الاعتدال جلد۲،ص۱۸۳۔ مناقب ص۳۵۔ ارجح المطالب ص۵۷۲۔ کفایۃ الطالب ص۱۷۸۔ کنز العمال جلد۶،ص۱۵۴۔ مناقب ابن مغازلی ص۹۰۔ صواعق محرقہ ص۲۳۲۔ شمس الاخبار ص۳۲۔ کوکب دری ص۱۶۶۔ ینابیع المودۃ ص۴۷۔

اور یہی روایت جناب عبداللہ بن عباسؓ سے بھی نقل ہوئی ہے۔

دیکھیں کتب اہلسنت: نزہتہ المجالس جلد۲،ص۲۲۲۔ شواہد التنزیل جلد۱،ص۳۳۱۔

اگر ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی اور حق کی سمجھ نہیں آئی تو پھر ہم آپ کی خدمت میں اتنا کہنے کا حق ضرور رکھتے ہیں:۔

**کون کس سے ناطہ توڑ کر کہے سچی بات**

**اکثر دشمن بن جاتے ہیں سمجھانے پہ لوگ**

ہماری اس تحریر کا مقصد صرف یہ ہے کہ اندھیرے اور گمراہی کے تاریک ودھندلے گڑھوں سے مخلوق خداوند متعال کو نکال کر ایک سچا پکا اور حق کا پیروکار مسلمان بنانا اور ہم اسکا اجر فقط رسول کائناتؐ اور امیر المومنین جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ کی پاک وطیب بارگاہ سے لیں گے جن کے فیوضات وکرم سے پوری کائنات سیراب ہورہی ہے۔

## فقط علیؑ کے شیعہ ہی حوض کوثر پر ہوں گے:

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بالتحقیق آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے

فرمایا کہ تو اور تیرے شیعہ حوض کوثر سے سیراب ہوں گے اور تمہارے منہ نورانی سفید ہونگے اور تمہارے دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہونگے (یعنی پیاس سے تڑپ رہے ہوں گے)

مطلب یہ ہے کہ قیامت کا دن جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا سورج سوا نیزہ برابر، گری کی حدت اور پیاس کی تپش سے زبانیں منہ کو نکلی ہوئی ہوں گی اور کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوگا اور قرآن مجید کی آیہ مبارکہ کے مطابق پچاس ہزار سال کا دن روز محشر ہوگا نامہ اعمال ہاتھوں میں ہوگا دشمنان خداوند متعال ورسولؐ وآلِ رسولؐ کے دل کانپتے ہوں گے اور اپنے اعمال سیاہ پر پشیمان ہوں گے اور حوض کوثر سے دھتکارے جائیں گے تو پھر معلوم ہوگا کہ قیامت کا دن کیا تھا، دشمنی اہلبیتؑ کا نقصان کیا ہے۔

اس وقت فقط شیعیان علی سیراب ہوں گے اور باقی کل ہم پیاس سے بے حال ہوں گے تو اس وقت ہم انہیں یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ تمہارے لئے؟

**پردہ زار میں چھپ چھپ کے قضا روتی ہے**

اب ذرا مخالفین خود اپنے بزرگ علما کی کتابیں دیکھیں اور شیعہ کی حقانیت کو تسلیم کریں

**ہو صحبت مومن تو ریشم کیطرح نرم**

**رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن**

صواعق محرقہ ص ۱۶۱ و ۱۰۷۔ ارجح المطالب ص ۶۵۹۔ تفسیر درمنثور۔ سیوطی جلد ۶، ص ۳۷۹۔

اور یہی روایت حضرت علی علیہ السلام سے بھی نقل کی گئی ہے۔

دیکھیں مقتل خوارزمی ص ۶۵۔ کنز العمال جلد ۶، ص ۴۰۳۔ ذخائر العقبیٰ ص ۸۱۔ مقاتل الطالبین ص ۶۷۔ الشرف المؤبد ص ۸۵۔ شرح حدیدی جلد ۲، ص ۱۶۔ ینابیع المودۃ ص ۳۱۔

روایت جابر بن عبداللہ انصاری دیکھیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی جلد نمبر ۶، ص ۲۰۲۔

روایت حضرت ابو ہریرہ ۔

المستدرک جلد ۳، ص ۱۳۸۔ مجمع الزوائد ص ۲۱۲۔ کنوز السنہ ص ۹۸۔ ینابیع المودۃ ص ۱۰۸۔ ارجح المطالب ص ۸۱۸۔

روایت معاویہ بن خدیج۔

اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد جلد ۴، ص ۲۷۸ و جلد ۹، ص ۱۷۲۔ اسعاف الراغبین ص ۱۲۶۔ کنز العمال جلد ۶، ص ۲۱۸۔

احیاء المیت ص ۴۳۔ صواعق محرقہ ص ۱۷۴ و ۲۴۰۔

# شفاعت رسولؐ خدا فقط شیعوں کو حاصل ہوگی:

رسول خداؐ نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے ان افراد کیلئے ہے جو میرے اہلبیتؑ سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ میرے شیعہ ہیں۔ دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتب:

کنز العمال جلد ۶، ص ۲۱۷۔ تاریخ بغداد جلد ۲، ص ۱۴۶۔ کنز العمال جلد ۵، ص ۹۳۔ احیاء المیت ص ۱۲۔ ارجح المطالب ص ۴۳۱۔ کنوز الحقائق جلد ۱، ص ۱۴۸۔ ینابیع المودۃ ص ۴۲۔

# خیرالسابقون فقط شیعہ ہیں:

صحابی رسول کریمؐ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن عرش کے نزدیک سبقت کرنے والوں میں سب سے بہتر لوگوں کو میری طرف سے مبارک ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! وہ کون لوگ ہیں؟

فرمایا اے علیؑ وہ آپؑ اور آپؑ کے شیعہ ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۶۱۔

# شیعہ جب اپنی قبروں سے قیامت کے دن نکلیں گے تو ان کے چہرے مثل چودھویں کے چاند چمکتے ہونگے:

حضرت رسالتمآبؐ نے فرمایا اے علیؑ ہمارے شیعہ جب قیامت کے دن اپنی اپنی قبور سے نکلیں گے توان کے چہرے چودھویں کے چاند کیطرح چمک رہے ہوں گے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۷۳۔

# شیعیان حیدر کرارؑ جنت میں رسول اللہ کے ہمسایہ ہوں گے:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب سیدالانبیاءؐ والمرسلینؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ! تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض کوثر پر میرے خلیفہ ہوگے اور تمہارے شیعہ نورانی منبروں پر سفید منہ والے میرے اردگرد ہوں گے میں ان کی شفاعت کروں گا وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب ص ۶۵۹۔

اور حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت کا دن میرے اور میرے اہلبیتؑ کے شیعوں کیلئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہوں گے عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے اور اللہ

تعالیٰ ان سے فرمائے گا اے میرے بندو! آؤ میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں کہ دنیا میں تم نے مشکلات و تکالیف برداشت کی ہیں۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتب:۔ مودۃ القربیٰ ص ۲۹، انجاء الافہام ص ۱۹، ینابیع المودۃ ص ۲۰۳، مجمع الزوائد جلد ۹، ص ۱۳۱، کفایۃ الطالب ص ۱۳۵۔

## ملائکہ شیعوں پر مہربان ہیں :

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اس خداوند متعال کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھے حق کیساتھ مبعوث فرمایا ہے فرشتے علیؑ کیلئے طلب بخشش کرتے ہیں اور ان کے شیعوں پر باپ کی نسبت زیادہ مہربان اور شفیق ہیں۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتب مودۃ القربیٰ ص ۸۱، ینابیع المودۃ ص ۲۱۳، کوکب دری ص ۱۸۴۔

## ملائکہ شیعیان علیؑ کے لئے استغفار کرتے ہیں:

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیلؑ امین نے خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ علیؑ کو اس قدر دوست رکھتا ہے کہ اتنا نہ فرشتوں کو دوست رکھتا ہے اور نہ نبیوں کو اور نہ رسولوں کو اور انکی ہر ایک تسبیح کے عوض میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس علیؑ کے محبوں اور شیعوں کیلئے تا قیامت طلب بخشش کرتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں اہلسنت کی معتبر کتب مودۃ القربیٰ ص ۸۰، ینابیع المودۃ ص ۲۱۳، کوکب دری ص ۱۸۵۔

اور اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ خداوند متعال نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے روئے مبارک کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے ہیں جو قیامت تک اس کے محبوں کیلئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔

مناقب خوارزمی ص ۳۹. مودۃ القربی ص ۸۰. مقتل خوارزمی ص ۹۷. ارجح المطالب ص ۵۷۸۔

## شیعوں کی پاکیزہ خلقت:

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین علیؑ کی خدمت میں حاضر تھا اس دوران میں ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین میں آپؑ سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں.

حضرتؑ نے فرمایا رسول اللہؐ نے مجھے ایک ہزار حدیث کی تعلیم دی تھی اور ہر حدیث کا ایک ایک ہزار باب ہے لوگوں کی عالم ارواح میں ایک دوسرے سے ملاقات ہوگی اور جسکا اسوقت آپس میں تعارف ہوا وہ اس دنیا میں ایک دوسرے کیساتھ مانوس ہے اور جس نے عالم ارواح میں انکار کیا تھا وہ اس دنیا میں اس سے اختلاف کرتا ہے خدا کی قسم تم جھوٹ بکتے ہو میرے شیعوں کی طرح تمہارا چہرہ نہیں ہے اور نہ ہی تمہارا نام مجھ سے محبت کرنیوالوں کی فہرست میں ہے اسی دوران ایک دوسرا شخص آیا عرض کی یا امیر المؤمنینؑ میں آپؑ کو اللہ تعالی کی خاطر دوست رکھتا ہوں آپؑ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو۔

پس آپؑ نے فرمایا ہماری اور ہمارے شیعوں کی طینت علم خدا میں خزانہ کی گئی ہے صلب آدمؑ میں اس سے عہد لیا گیا تھا اسی مٹی سے پیدا ہونے والے ایک دوسرے کو نہیں چھوڑ سکتے اور دوسری مٹی سے پیدا شدہ اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتب: ینابیع المودۃ ص ۲۶۳. ذیل اللیالی ص ۲۶۔

ایک دوسری روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے جس کا سلسلہ روایت رسول اللہ تک جاملتا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا جنت الفردوس میں ایک چشمہ ہے اور وہ شہد سے زیادہ میٹھا، مکھن سے زیادہ نرم، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو سے زیادہ عمدہ اس میں طینت ہے جس سے خداوند متعال نے ہمیں اور ہمارے شیعوں کو خلق فرمایا اور جو شخص اس طینت سے نہیں نہ وہ ہم سے ہے اور نہ ہی ہمارے شیعوں میں سے ہے۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتب: کفایۃ الطالب ص ۱۷۹. لسان المیزان جلد ۲، ص ۱۲۴. میزان الاعتدال جلد ۲، ص ۱۷۴۔

# فقط علیؑ کے شیعہ جنتی بقیہ سب جہنمی ہیں:

## جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ میری امت میں تیری مثال عیسیٰؑ ابن مریم جیسی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت تین فرقوں میں تقسیم ہوگئی تھی ایک فرقہ مؤمنین کا تھا جو کہ آپؑ کے حواری کہلوائے اور دوسرا فرقہ آپؑ کے مخالفین کا تھا اور تیسرا فرقہ وہ تھا جو آپؑ کے حق میں غلو کرتا تھا جو اللہ تعالیٰ کے دین سے نکل گئے تھے اور وہ نصاریٰ ہیں.

اے علیؑ! تیرے بارے میں میری امت میں سے تین گروہ ہو جائیں گے ایک فرقہ تیری پیروی کرے گا اور تمہیں دوست رکھے گا اور یہ لوگ مومن ہیں اور ایک فرقہ تم سے دشمنی رکھے گا یہ (ناکثین جمل والے) (مارقین صفین والے) اور فاسق لوگ ہیں.

تیسرا فرقہ تیرے حق میں غلو کرنیوالا ہے (جو نصیری ہیں) علیؑ کو خدا مانتے ہیں یہ لوگ گمراہ ہیں۔ اے علی تیرے پیرو جنت میں جائیں گے۔

دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتب: مناقب خوارزمی ص ۲۳۷۔ ینابیع المودۃ ص ۹۷ طبع بمبئی۔ در منثور جلد ۳، ص ۱۳۶ انجحات الاحوت ص ۷۶۔ السیف الیمانی المسلول ص ۱۲۹ ۔

# باب سوئم

# علی علیہ السلام و آل علی علیہ السلام سے محبت رکھنے کے مناقب

# علیؑ و آلؑ علی علیہ السلام
# سے محبت رکھنے کے مناقب

**گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے**

**اے تاجدار یثرب و بطحی تمھی تو ہو**

اسمیں شک نہیں کہ یہ موضوع بہت وسیع وعریض ہے، فضائل شیعہ کو اگر شمار کیا جائے اور کتب فریقین سے اس پاکیزہ موضوع کو تلاش کیا جائے تو یہ ہمارے بس میں نہیں چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ مختصر طریقے سے اپنی بات کو عوام الناس تک پہنچادیں۔

خصوصاً وہ لوگ جن کو نہ شیعہ عقائد کا پتہ نہ شیعہ کے فضائل کا علم بلکہ فقط ضد کو اپنایا ہوا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ایسے افراد کیلئے ایک ایسا حقیقت نامہ پیش کردیا جائے کہ کم از کم وہ حق کو دیکھ تولیں قبول کرنا یا نہ کرنا تو توفیق الہی سے ہی ہوگا۔

مگر یہ کہ قیامت کو کوئی عذر پیش نہ کرسکیں اور نہ ہی ان کیلئے فرار کا کوئی راستہ ہو۔ پہلا باب یقیناً قاری حضرات نے پڑھ لیا ہوگا اور خوب سمجھ گئے ہونگے کہ جس طیب وطاہر مذہب کے خلاف اتنا زہریلا پروپیگنڈہ سنتے آئے ہیں وہ تو اسکے برعکس ہے یہاں تو فضائل ہی فضائل ہیں۔ یہ مذہب تو انبیاء واولیاء خدا کا مذہب ہے۔

اب قاری خود فیصلہ کریگا کہ جو اپنے آپکو حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کہلواتے ہیں یہ تو کئی سو سال بعد از رحلت رسولؐ خدا وجود میں آئے ہیں فقط شیعہ مذہب ہی وہ مذہب ہے جسکی تاریخ انبیاء کرام سے شروع ہوتی ہے اور اسکا ذکر خیر تو کائنات کی سب سے بڑی اور معتبر کتاب قرآن کریم میں موجود ہے۔ بس اب انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

جہاں تک بقیہ مسلمانوں کے مذہب کا ذکر ہے تو وہ روز روشن کی طرح عیاں وواضح ہے کہ اہلسنت والجماعت فروع دین میں آئمہ اربعہ، ابوحنیفہ، مالک، شافعی اور احمد بن حنبل کی پیروی کرتے ہیں اور یہ ائمہ اہلسنت نہ ہی صحابی رسولؐ خدا ہیں اور نہ ہی تابعی ہیں نہ رسولؐ خدا نے ان کو دیکھا اور نہ ہی انہوں نے وارث شریعتؑ کو دیکھا عمر کے لحاظ سے ان میں سب سے بڑے امام ابوحنیفہ ہیں اور ابوحنیفہ اور رسولؐ خدا میں سو سال سے زیادہ فاصلہ ہے۔

اور باقی آئمہ تو ابوحنیفہ کے بعد میں آتے ہیں۔ اب خود فیصلہ کریں کہ وہ مذہب حق ہے کہ جن کے پیشوا علی علیہ السلام ہیں اور انکی اولاد جن کو رسولؐ خدا نے جنت کا سردار فرمایا ہے۔ یا وہ لوگ جو رحلت رسولؐ خدا کے سو سال بعد آتے ہیں۔

اس موضوع پر تیسرے باب میں بحث ہوگی۔ اب ہم فقط علی علیہ السلام و آل علی علیہ السلام سے محبت کرنے والوں کے فضائل مختصراً قرطاس وقلم کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

صائم میں ایک کس طرح بخشا نہ جاؤں گا
ہونگے جو میرے حشر میں غمخوار پانچ تن

# اهل بیتؑ رسولؐ سے محبت کا پھلا انعام:

وان من شیعه لابراهیم ۔ سورہ صافات۔ آیت ۸۳

سلسلہ روایت:

الشیخ محمد بن الحسن : عن محمد بن وهبان .......... عن ابی بصیر یحیی بن ابی القاسم قال ۔ سالُ جابر بن یزید الجعفی جعفر بن محمد

الصادق عليه السلام عن تفسير هذه الاية .

و ان من شيعة لابراهيم ان الله سبحانه لما خلق ابراهيم عليه السلام كشف له عن بصره فنظر فراى نوراً الى جنب العرش فقال الهى ما هذا النور ؟ فقيل له هذا نور محمدٌ و آله صفوتى من خلقى ،

ورأى نوراً الى جنبه فقال ، الهى و ما هذا النور ؟ فقيل له : هذا نور على بن ابيطالب عليه السلام ناصر دينى ، و رأى الى جنبهما ثلاثة انوا رفقال : الهى و ما هذاالانوار ؟فقيل :

هذه نور فاطمة عليها السلام فطمت محبيها من النار ، ونور ولديها الحسن والحسين ، فقال : الهى وراى تسعة انوار قد حفوابهم ؟ قيل : يا ابراهيم هولاء الائمة من ولد على وفاطمة ، فقال ابراهيم الهى بحق هولاء الخمسة الاما عرفتنى من التسعة ، فقال .

يا ابراهيم اولهم على بن الحسين و ابنه محمد و ابنه جعفر و ابنه موسى و ابنه على و ابنه محمد و ابنه على وابنه الحسن و الحجة القائم ابنه عليهم السلام فقال ابراهيم عليه السلام : الهى و سيدى ارى انواراً قد حدقوا بهم لايحصى عدد هم الاّ انت؟ يا ابراهيم : هولاء شيعة امير المومنين على ابن ابيطالب عليه السلام ، فقال ابراهيم : و بما تعرف شيعة ؟ قال : بصلاة احدى و خمسين ، والجهر بسم الله الرحمن الرحيم ، والقنوت قبل الركوع ، التختم باليمين ، فعنده ذلك قال ابراهيم :

اللّهم اجعلنى من شيعة امير المومنين ، قال : فاخبر الله فى كتابه

فقال ﴿وان من شیعة لابراهیم﴾، المحجة فیمانزل فی القائم الحجة ،

مصنف، محدث جلیل السید ہاشم البحرانیؒ (ص ۱۸۱۔السبعون من سورة الصافات) صاحب تفسیر البرهان

جب خداوند متعال نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلق فرمایا تو جناب ابراہیمؑ کو بصیرت عطا فرمائی حضرت ابراہیمؑ نے عرش کی طرف ایک نور دیکھا۔ تو عرض کی یا الٰہی یہ نور کس کا ہے؟ تو خداوند متعال نے فرمایا: اے ابراہیم (علیہ السلام) یہ نور محمدؐ کا ہے جسکو میں نے اپنی مخلوق سے چنا۔

اور اسی طرح عرش کی دوسری طرف ایک نور دیکھا عرض کی یا الٰہی یہ نور کس کا ہے تو خداوند متعال نے فرمایا۔ یہ نور علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ہے جو مرے دین کا مددگار ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کے ساتھ تین اور نور دیکھے تو عرض کی یا الٰہی یہ انوار کس کے ہیں؟

خداوند متعال نے فرمایا:

ان میں سے ایک نور فاطمہؑ کا ہے جو اپنے ماننے والوں کو جہنم سے نجات دیں گی۔ اور دو نور ان کے ساتھ جناب حسنؑ اور جناب حسینؑ کے ہیں۔ اسکے بعد پھر حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی خدایا۔ میں تو نور اور دیکھ رہا ہوں جنہوں نے ان کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ تو خداوند متعال نے فرمایا۔

اے ابراہیمؑ یہ آئمہ معصومینؑ کا نور ہے جو کہ علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم نے عرض کی اے میرے خدا' ان پانچ کا واسطہ میں ان نو کو نہیں جانتا تو خداوند متعال نے فرمایا۔

اے ابراہیمؑ ان کے اول علی بن الحسین ہیں پھر انکے بیٹے محمد پھر انکے بیٹے جعفر پھر انکے بیٹے موسیٰ پھر انکے بیٹے علی پھر ان کے بیٹے محمد پھر انکے بیٹے علی پھر ان کے بیٹے حسن اور پھر حجت القائم حسنؑ

کے بیٹے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی: اے میرے پروردگار وسردار میں کچھ ایسے نور دیکھ رہا ہوں کہ جنہوں نے پہلے والے نوروں کو گھیر رکھا ہے اور میں انکی تعداد کو نہیں جانتا مگر تو۔ خداوند متعال نے فرمایا اے ابراہیمؑ یہ حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ کے شیعوں کا نور ہے حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی کہ میں تو شیعوں کو نہیں جانتا۔ خداوند کریم نے فرمایا شیعہ وہ ہیں۔ جو۵۱ رکعت نماز پڑھتے ہوں۔ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند آواز سے پڑھتے ہوں۔ رکوع سے پہلے قنوت کرتے ہوں، دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے ہوں۔ پس جب حضرت ابراہیمؑ نے علیؑ کے شیعوں کی یہ شان دیکھی تو عرض کی۔

اے میرے معبود مجھے بھی علیؑ کے شیعوں میں سے قرار دے، پس امام صادق علیہ السلام نے فرمایا (و ان من شیعة لابراهیم) کی تفسیر یہی ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۲ پر محدث جلیل سید ہاشم بحرانی نے سورہ مدثر کی آیت ۳۱ کے ضمن میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ (وما یعلم جنود ربک الاّھو) اور خدا کے لشکروں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا (فجنود ربک ہم الشیعة ، ھم شھداء فی الارض) یعنی خداوند متعال کے لشکر سے مراد شیعیان علی علیہ السلام ہیں اور وہ زمین پر خدا کے گواہ ہیں۔

# اھلسنت کی معروف کتاب مقتل خوارزمی سے چند احادیث نبویؐ

## علی علیہ السلام کی محبت سرمایہ ایمان ھے:

**زندہ رھنا ھے تو مرنے کا طریقہ بد لو**

**لوگ پڑھ کر جسے بھولیں نہ وہ افسانہ لکھو**

عن جابر قال . قال رسول اللّٰہؐ جاء نی جبرئیل علیه السلام من عندالله عزّوجلّ بورقة آس خضراء مکتوب فیها ببیاض : اِنّی قد افترضت محبة علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغهم ذلك

صحابی رسول مقبول حضرت جابر روایت بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا۔ کہ جناب جبرائیلؑ میرے پاس آئے خداوند متعال کی طرف سے ایک نوشتہ لیکر جس پر لکھا تھا کہ میں نے محبت علی علیہ السلام کو اپنی مخلوق پر فرض قرار دیا ہے۔ پس اے رسولؐ یہ بات اپنی مخلوق تک پہنچادیجیے۔

مقتل خوارزمی، جزاوّل ص ۶۸، فصل چہار،

عن ابن عباسؓ قال . قال رسول اللّٰہ ﴿لواجتمع الناس علی حبّ علیؑ لما خلق اللّٰہ تعالیٰ النار﴾

حضرت ابن عباسؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اگر تمام لوگ محبت علی

علیہ السلام پہ جمع ہو جاتے تو خداوند متعال جہنم کو خلق ہی نہ فرماتا۔
مقتل خوارزمی، جزاوّل، فصل چہارم۔

عن زید بن علی بن الحسین عن ابیه عن جدّه علیؑ عن النبیؐ انه قال لعلیّ : یا علی لو انّ عبداً عَبَد الله عزّوجلّ مثلما اقام نوح فی قومه ، و کان له مثل احد ذهباً فانفقه فی سبیل الله ، و مدّ فی عمره حتی حجّ الف عام علی قدمیه ، ثم قتل بین الصفاء والمروة مظلوماً ، ثم لم یوالك یا علی لم یَشمّ رائحة الجنّته ولم یدخلها

نبی اکرمؐ نے جناب علیؑ سے فرمایا کہ اگر کوئی بندہ حضرت نوحؑ جتنی طولانی زندگی اپنی قوم میں گزارے اور کوہ احد جتنا سونا راہ خدا میں خرچ کرے اور ایک ہزار حج پیدل کرے اور پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے تو اے علیؑ اگر تیری محبت نہیں رکھتا تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پا سکتا اور نہ ہی جنت میں داخل ہو سکتا ہے

عن ابی الحمراء قال قال رسول اللهؐ من اراد ان ینظر الی آدم فی علمه والی نوح فی فهمه والی ابراهیم فی حلمه والی یحیٰی بن زکریا فی زهده والی موسٰی فی بطشه فلینظر الی علی ابن ابیطالب:
اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۹۳، محب الدین طبری۔

وعن ابن عباسؓ من اراد ان ینظر الی ابراهیم فی حلمه والی نوح فهمه والی یوسف فی جماله فلینظر الی علیؑ ابن ابیطالبؑ۔

ترجمہ: اگر کوئی ارادہ کرے کہ جناب آدمؑ کو علم میں دیکھے اور جناب نوحؑ کو فہم میں دیکھے اور جناب ابراہیمؑ کو حلم و بردباری میں اور جناب یحیٰیؑ بن زکریاؑ کو زہد و تقویٰ میں جناب موسیٰؑ کو رعب و دبدبہ میں

تو اسے چاہیے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو دیکھ لے

## مومن اور منافق کی پہچان:

دیو بندی حضرات کی مایہ ناز و معروف کتاب منصب امامت میں شاہ اسمٰعیل شہید لکھتے ہیں

،لایحبہ الاموءمن والایبغضہ الامنافق اے اللہ جو اس علیؑ سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اسے دشمن رکھ۔ منصب امامت۔ ص ۶۸۔

## قیامت کے دن ولایت علیؑ کے بارے میں سوال ہوگا:

شاہ اسمٰعیل شہید یوم ندعوا کل اناس باما مھم وقفوھم انھم مسئولون کے متعلق اسطرح ارشاد نبویؐ کو قلمبند کرتے ہیں کہ جس دن ہم سب لوگوں کو بلائیں گے مع ان کے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائیگا نبی اکرمؐ نے فرمایا: انھم مسئولون عن ولایۃ علیؑ۔ ان سے حضرت علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا

دیو بندیوں کی مایہ ناز کتاب منصب امامت۔ صفحہ نمبر ۱۲۳۔

# محبت علی علیہ السلام سے گناہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا:

نبی کریمؐ نے فرمایا:

حب علی حسنة لاتضر معها سية وبغض علی سيته لا تنفع معها حسنته

علیؑ کی دوستی وہ نیکی ہے جس کے ساتھ گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور علیؑ کی دشمنی وہ گناہ ہے جس کے سامنے کوئی نیکی فائدہ مند نہیں۔

منصب امامت ص۔۱۲۶۔ شاہ اسمٰعیل شہید دیوبندی۔

اور اسی طرح تقویۃ الایمان میں شاہ اسمٰعیل شہید (دیوبندی) فضائل حضرت علیؑ کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں کہ زر بن جیش سے روایت ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے دانے کو زمین سے پھاڑ کر نکالا اور مخلوق پیدا کی نبیؐ امی نے مجھ سے عہد لیا کہ مجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور منافق ہی دشمنی رکھے گا۔ آگے شاہ اسمٰعیل لکھتے ہیں کہ معلوم ہوا حضرت علیؑ کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان سے عداوت نفاق کی علامت ہے۔ تقویۃ الایمان، ص ۱۸۸۔

قارئین محترم محبت علی علیہ السلام و آل علی علیہ السلام ہی واحد ذریعہ نجات ہے۔ انسان چاہے کتنی عبادت کرتا رہے اور کتنا ہی تقویٰ اختیار کرے اگر اس کے دل میں محبت علیؑ و آل علیؑ نہیں تو پھر سمجھے کہ وہ کچھ بھی نہیں فقط محبت علیؑ ہی سرمایہ ایمان ہے اور صراط مستقیم ہے اگر کوئی بندہ علیؑ امیر المومنین سے محبت کرتا ہے اور ساتھ ان کے دشمنوں کو بھی دوست رکھتا ہے تو پھر ایسی محبت کا کوئی فائدہ

نہیں فائدہ فقط اس وقت ہوگا جب فرمان رسول مقبولؐ کے مطابق ایمان لائے جیسا کہ فرمان رسول اکرمؐ ہے۔ یا علی حربک حربی اے علیؑ تیرے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ ہے۔ اب اگر علیؑ کو بھی کوئی مانے اور انکے مخالفین کو بھی مانے کہ جنہوں نے علی علیہ السلام کے ساتھ جنگیں لڑی ہوں تو پھر نہ ایسے آدمی کا ایمان ہے اور نہ ہی اسلام سے کوئی واسطہ و تعلق ہے۔

## حب علیؑ یفرق بین المؤمن و الکافر

مذہب اہلسنت کی معتبر و معروف کتاب خصائص امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ مصنف الامام الحافظ ابی عبدالرحمان احمد بن شعیب النسائی الشافعی ص ۱۰۴۔

انہ لا یحبنی الامومن ولا یبغضی الامنافق۔

اس علیؑ سے کوئی محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

اور اسی حدیث کو سند صحیح کے ساتھ علماء اہلسنت نے اپنی اپنی معتبر و معروف کتب میں تحریر کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

تذکرۃ الخواص ص ۱۷، سنن نسائی ج ۸ ص ۱۱۷، مطالب السؤول ص ۱۷۔ الفصول المہمہ ص ۱۲۴، فتح الباری جلد ۷ ص ۵۷، الدرر الکامنہ جلد ۴ ص ۲۰۸، جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۹۹، مسند امام احمد جلد ۱ ص ۸۴، تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۲۵۵۔ المصباح جلد ۲، ص ۱۹۹، الریاض النضرہ جلد ۲، ص ۲۱۴، الاستیعاب جلد ۳ ص ۳۷، تیسر الوصول جلد ۳ ص ۲۷۲۔

اور یہی حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی نسائی الشافعی نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۵ پر اس طرح تحریر کی ہے۔

انہ لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق.

اے علیؑ آپ سے کوئی محبت نہیں کریگا مگر مومن اور کوئی بغض نہیں کریگا مگر منافق۔

# امام حسنؑ وحسینؑ کے محب جنت الفردوس میں جائیں گے:

مناقب امیر المومنین۔ مصنف ابن مغازلی الشافعی ص ۹۰۔

عن جابر بن عبد الله قال . بينما رسول اللهؐ ادن منى يا على خلق انا وانت من شجرة صنع جسمك من جسمى ، خلقت أنا و انت من شجرة فانا اصلها و انت فرعها والحسن والحسين اغصانها فمن تعلّق بغصن أدخله الله الجنّة .

اور اسی روایت کو حافظ گنجی نے کفایۃ الطالب ص ۱۷۸ میں اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۳، ص ۳۱، حافظ عسقلانی نے اپنی کتاب لسان جلد ۴ ص ۱۴۴ اور خطیب خوارزمی نے مقتل الحسین ص ۱۰۸ پر درج کیا ہے۔ اسمیں شک نہیں کیا جاسکتا کہ جو بھی محب علیؑ وآل علیؑ ہے اسکے لیئے خداوندمتعال کے برحق رسول مقبولؐ نے جگہ جگہ یہ فرمایا کہ علیؑ سے محبت تکمیل ایمان ہے۔ علیؑ وآل علیؑ ہی جنت کے سردار ہیں۔

اب جنت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دنیا میں اپنا رہنما و امام علیؑ وآل علیؑ مانا ادھر علیؑ وآل علیؑ کو بھی مانے اور ان کے دشمنوں کو بھی اور اپنا پیشوا مانے تو یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ ایک انسان دو کشتیوں پر پاؤں رکھے اور اس امید کے ساتھ کہ میں کنارہ تک پہنچ جاؤنگا حالانکہ وہ نہیں پہنچ سکتا۔

بس اے متلاشیان حق اگر دنیا وآخرت کے دریا وسمندر کو پار کرنا ہے تو پھر کشتی ایسی پکڑیں جو تمہیں منزل تک پہنچادے اور وہ کشتی بفرمان رسول مقبولؐ اہل بیتؑ کی کشتی ہے۔ فرمایا:۔

مثل اهلبيتى كمثل سفينة نوح من ركبها نجا و من تخلف عنها فغرق و هوى.

میری اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوح جیسی ہے جو سوار ہوا کامیاب ہوا اور جس نے روگردانی کی ہلاک ہوا۔

## اہلسنت کی کتاب ذخائر العقبیٰ
## کی چند مستند روایات

# علیؑ و آلؑ علی علیہ السلام سے محبت
# کامل الایمان ہونے کی دلیل ہے :

عن ابن عباسؓ قال سمعت رسول اللهؐ لقول یا علی طوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیه .

ذخائر العقبیٰ ص ۹۲۔ العلامہ الحافظ محب الدین الطبری۔

مصنف اہلسنت کے بہت بڑے عالم ہیں اور ذخائر العقبیٰ انکی بہت بڑی معتبر کتاب ہے اور اس کتاب کے معروف مصنف العلامہ الحافظ محب الدین الطبری ہیں۔ انہوں نے ایک بہت خوبصورت روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں

﴿من مات علیٰ دینك بعد موتك ختم الله بالأمن والایمان ، طلعت الشمس او غربت .

کہ جو بھی دین علیؑ پر مرے گا اسکا خاتمہ سلامتی اور دین پر ہوگا حتی کہ سورج کے طلوع رغروب ہونے پر اسوقت ہر آدمی بظاہر دعوئی الفت حیدر کرارؑ وآل حیدر کرار رکھتا ہے مگر افسوس صد افسوس اس پر ہے کہ یہ کیسی محبت والفت ہے کہ قاتل بھی رضی اللہ اور مقتول بھی رضی اللہ ظالم بھی رضی اللہ اور مظلوم بھی رضی اللہ غاصب بھی رضی اللہ اور مغصوب بھی رضی اللہ۔ ہم تو اس محبت کو یوں تعبیر

کریں گے۔ کہ:۔

**بدن پہ جامہ احرام اور دل میں بغض علیؑ**

**تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں**

ظالم ومظلوم کو ایک پلڑے میں رکھنا اس منطق اور فلسفہ کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ علیؑ بھی رضی اللہ اور علیؑ کا گستاخ وقاتل بھی رضی اللہ، اس مکروفریب کی کیا حقیقت بیان کی جائے

حالانکہ علماء اسلام کی کتب بھری پڑی ہیں اور ایک نہیں سینکڑوں روایات ہیں اور رسول کائناتؐ نے ایک نہیں بار بار اپنے صحابہ کو یہ فرمایا:

قال عبدالله بن عباس :

قال الشهد بالله لسمعة من رسولؐ الله يقول من سب علياً فقد سبني و من سبني فقد سب الله ومن سب الله اكبه الله على منخزيه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں خداوند کریم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے جس نے علیؑ کو سب کیا اس نے مجھے سب کیا اور جس نے مجھے سب کیا اس نے خداوند متعال کو سب کیا اور جس نے خداوند متعال کو سب کیا خدا اسے جہنم میں منہ کے بل گرائے گا

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ٦٦۔

# جب تک علی علیہ السلام لکھ کر نہ دیں کوئی جنت میں نہیں جا سکتا :

اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۷۱ مصنف علامہ حافظ محب الدین طبری

عن ابو بکر قال سمعت رسول للہ یقول لایجوز احد الصراط الآمن کتب له علی ن الجواز۔

حضرت ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ کوئی بھی اس وقت پل صراط سے نہیں گزر سکتا جب تک علیؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پروانہ نہ ہو۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ روز روشن کی طرح واضح و آشکار ہے کہ جب تک حضرت علی علیہ السلام لکھ کر نہ دیں گے کوئی بھی پل صراط سے نہیں گزر سکتا۔

پل صراط کیا ہے وہ وہی تو ایک ہی راستہ ہے جنت میں جانے کا تو انصاف طلب بات ہے جنہوں نے علیؑ و اولاد علیؑ کو نہ مانا بلکہ ان کو جی بھر کر اذیتیں دیں، ان کو شہید کیا آیا ایسے افراد امید لگا سکتے ہیں یہ منافق اس زمانہ کے ہوں یا اس زمانے کے یا آنے والی نسلیں ہوں جو بھی دشمن علیؑ و آل علیؑ ہوگا اسکا ٹھکانہ فقط جہنم ہے اسکے علاوہ دسری کوئی جگہ نہیں۔

**انسان کر تولے حق وباطل میں امتیاز**
**پھر دیکھنا جھکتی ہیں پیشانیاں کہاں**

# شیعہ علیؑ کو خداوند کریم دوست رکھتا ہے :

اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب امیر المومنین مصنف ابن مغازلی الشافعی ص ۱۰۳۔ علی علیہ السلام سے محبت کا سب سے بڑا فائدہ یہ کہ جو علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے خداوند متعال اسے اپنا دوست قرار دیتا ہے اور محب علی علیہ السلام کو رسول کائنات بھی اپنا دوست رکھتے ہیں روایت کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

عن عبد الله عن ابن عباسؓ قال :نظر النبیؐ الی علیؑ بن ابی طالبؑ فقال انت سیدٌ فی الدنیا و سیدٌ فی آلاخره من احبك فقد احبّنی وحبیبی حبیب الله و عدوّك عدوّی وعدوّی عدوالله عزّوجلّ ویل لمن ابغضك من بعدی

جناب عبداللہ نے جناب حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اے علی تو دنیا و آخرت میں سردار ہے جس نے آپ سے محبت کی اس نے مجھ (رسولؐ) سے محبت کی اور میرا دوست خداوند متعال کا دوست ہے اور آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خداوند متعال کا دشمن ہے اور ہلاکت ہے اس کے لئے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے گا

اسی روایت کو اہلسنت کے جید علماء نے اپنی اپنی معروف تصانیف میں درج کیا ہے ملاحظہ فرمائیں مجمع الزوائد جلد۹ ص ۱۶۵ وص ۱۶۶ طبرانی فی الصغیر وطولانی الکبیر ص ۱۳۵۔ نسخہ جامعہ تہران حاکم نیشاپوری کی مستدرک صحیحین جلد ۳ ص ۱۲۷، ص ۱۲۸

## روز قیامت مولا علیؑ حوض کوثر پر:

عن ابن عباسؓ قال ۔ قال رسول الله ﷺ علیٌ یوم القیامة علی الحوض لایدخل الجنّة الاّ من جاء بجواز من علیّ بن ابی طالب علیه السلام ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ قیامت کے دن حوض کوثر پر ہونگے اور اس وقت تک کوئی بھی جنت میں نہیں جا سکتا جب تک علیؑ ابن ابیطالبؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پروانہ جنت نہ ہو۔

مناقب امیر المومنین ابن مغازلی الشافعی ص ۱۱۹

اوراس حدیث کو کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ اہلسنت کی ان معتبر کتب میں بھی لکھا گیا ہے۔

ارجح المطالب ص ۵۵۰۔ ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۷۷۔ الصواعق المحرقہ ص ۷۵

## حضرت جبرائیلؑ دروازہ جنّت پر :

اذا کان یوم القیامة امراللّٰه جبرئیل علیه السلام:

عن ابن عباس قال . قال رسول اللّٰه اذاکان یوم القیامة امر اللّٰه جبرئیل ان یجلس علیٰ باب الجنّة فلا یدخلها الاّمن معه براة من علیؑ بن ابی طالبؑ۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند متعال جناب، جبرائیل کو یہ امر دیگا کہ جاؤ اور دروازہ جنت پر بیٹھ جاؤ اور کوئی جنت میں داخل نہ ہو مگر جس کے پاس علی ابن ابیطالبؑ کی طرف سے برائت نامہ ہو یعنی پروانہ جنت۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب امیر المومنینؑ، ابن مغازلی، حافظ ابو نعیم تاریخ اصفہان جلد ۲ ص ۲۹۴، الصواعق محرقہ ص ۱۸۴، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۷۴

**ہم نہ کہتے تھے کہ اے داغ توزلفوں کو نہ چھیڑ**

**اب وہ برہم ہیں تو ہے تجھ کو قلق یا ہم کو**

بات دراصل یہ ہے کہ ایک اختصار پیش نظر ہے اور دوسرا اتحاد کا دامن اور تیسرا دوستوں کا اصرار ورنہ

**جیو یوں کہ زندگی کو رشک آئے**

**مرو یوں کہ موت کہے کون مر گیا**

کیونکہ ہمارا مشن اصلاح امت ہے انتشار نہیں ورنہ ہمیں دشمنان اہل بیتؑ کی نجس زبانوں

کو بند کرنا آتا ہے کیونکہ ہم کراتے کے چاہنے اور ماننے والے میں فرار کے نہیں اس موضوع پہ اتنی روایات کتب اہلسنت سے پیش کر سکتے ہیں کہ دشمنان اہل بیتؑ اس بحر بیکراں میں غرق ہو جائیں بات فقط تہذیب واتحاد کی ہے ورنہ جیسی زبان وہ علی علیہ السلام کے شیعوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں ہمیں بھی وہی اسباق یاد ہیں مگر ہمیں تو............

نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پرواہ....

# لایحبک الاّ مومن و
# لایبغضک الاّمنافق:

علیؑ سے محبت فقط مومن کریگا اور بغض فقط منافق رکھے گا

اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب امیر المومنینؑ ابن مغازلی الشافعی ص ۱۹۰ حدیث ۲۲۵

قال : انّہ لایحبك الاّ مومن ولا یبغضك الاّ منافق ۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ آپ سے کوئی محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور عداوت کوئی نہیں رکھے گا مگر منافق۔

اور اسی حدیث کو مختلف طریقوں سے اہلسنت کے جید عالم نے اسی کتاب میں نقل کیا ہے۔

اور اس حدیث سے ثابت ہے کہ علیؑ کا دوست مومن ہے اور علیؑ کا دشمن منافق ہے۔اب ہر آدمی خود سوچے کہ وہ علیؑ کو کتنا دوست رکھتا ہے اور ہم شیعیان علیؑ کو اس بات پر فخر ہے کہ جس امام کے ہم محب ہیں ان سے محبت کرنا دراصل خداوند کریم سے اور رسول اللہؐ سے محبت کرنا ہے اور ان سے دشمنی درحقیقت خداوند متعال و رسول مقبولؐ سے دشمنی کرنا ہے اور اس پر شک نہیں کہ معیار ایمان فقط محبت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے جو لوگ ہمیں خارج از اسلام مشہور کر رہے ہیں اگر ہم نے اسی حدیث کو

دہرانا شروع کر دیا اور اسکو پبلک عام میں شہرت دے دی تو پھر تمہیں اپنے بڑے بڑوں کا ایمان ثابت کرنا پڑ جائیگا جو تمہارے لیے بہت ہی خسارے کی بات ہے بہتر ہے کہ شیعیان حیدر کرار کو مزید اس صبر آزما امتحان میں نہ ڈالو ورنہ۔

**تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں**

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۲۹۲، جامعہ ترمذی ج ۵ ص ۲۹۹۔ سنن نسائی کتاب الایمان سنن مصطفیٰ مصنف حافظ قزوینی ج ا ص ۲۷

# محبک محبی و مبغضک مبغضی

اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب امیر المومنینؑ مصنف ابن مغازلی الشافعی ص ۱۹۶

عن سلمان قال۔ قال رسول اللهؐ لعلیؑ یا علیؑ محبك محبی و مبغضك مبغضی

جناب سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علی تیرا دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔

اور اسی حدیث کو جناب سلمان سے اہلسنت کی معتبر کتاب مستدرک الحاکم جلد ۳ ص ۱۳۰ پر اس طرح نقل کیا گیا ہے

قال رجل لسلمان: ما اشدّ حبّك لعلی: قال سمعت رسول اللهؐ یقول:من أحبّ علیاً فقط احبنی ومن ابغض علیاً فقد ابغضی

کہ ایک مرد نے جناب سلمانؓ سے کہا کہ تو علیؑ سے اتنی شدید محبت کیوں کرتا ہے تو جناب سلمانؓ نے کہا: کہ میں نے جناب رسالتمآبؐ سے سنا انہوں نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبت کی اس

نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

## ذکر علیؑ عبادۃ:

اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب امیر المومنینؑ ابن مغازلی الشافعی ص ۲۰۶ ج ۲۴۳۔

عن عائشه قالت : قال رسول اللهؐ ذکر علیّ عبادة.

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ کا ذکر بھی عبادت ہے۔

پس اس لئے تو ہم شیعیان حیدر کرار ہر محفل میں ہر مقام پر علیؑ کا ذکر کر کے عبات خداوند متعال میں شامل ہو جاتے ہیں دشمنان حیدر کرار علیؑ کا ذکر سن کر جل جاتے ہیں اور اس حدیث کو اہلسنت کے ان علما نے بھی اپنی اپنی کتب میں لکھا ہے۔

مناقب خوارزمی ص ۳۵۲۔ جامع الصغیر سیوطی ج ۱ ص ۵۸۳۔ ابن کثیر دمشقی نے اپنی کتاب البدایہ والنھایہ جلد ۷ ص ۳۵۷۔ متقی ہندی نے منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۳۰ پر۔

اور اسی طرح حضرت عائشہ سے ایک اور روایت بھی منقول ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: النظر الی وجه علیّ عبادة۔ علیؑ کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے۔

اور اس حدیث کو علمائے اہلسنت نے اپنی اپنی کتب میں بھی درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

تاریخ بغداد ج ۲ ص ۵۱، میزان الاعتدال ذہبی ج ۳ ص ۱۴۸۴ ابن حجر عسقلانی نے میزان ج ۵ ص ۸۱ پر مناقب امیر المومنین ابن مغازلی الشافعی ص ۲۰۹۔

## من فارق علیاً فقد فارقنی:

عن ابن عمر قال . قال رسول اللهؐ من فارق علیاً فقد فارقنی و من فارقنی فقد فارق الله عزّوجلّ

ابن عمر سے روایات ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو علیؑ سے جدا ہوا تحقیق وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خداوند عز وجل سے جدا ہوا۔ دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتب۔ مناقب ابن مغازلی ص ۲۴۰ ۔مناقب خوارزمی ص ۶۲۔ کنز العمال ج ۶ ص ۱۵۶

# اذا کان یوم القیامة:

عبد الله بن انس عن ابیه قال . قال رسول اللهؐ اذا کان یوم القیامة ونُصب الصراط علی شفیر جهنم لم یجز الّا من معه کتاب ولایة علیؑ بن ابیطاب

عبداللہ بن انس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو پل صراط کو جہنم کے اوپر نصب کیا جائیگا تو پل صراط سے کوئی نہیں گزر سکتا مگر جس کے ہاتھ میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کی کتاب ہوگی۔ مناقب مغازلی الشافعی ص ۲۴۲، امالی شیخ طوسی ص ۱۸۲

دیگر اہلسنت کی معتبر کتب: میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۸، لسان المیزان ج ۱ ص ۵۱ ینابیع المودة ص ۱۱۲

# علیؑ کے سترہزار شیعه بغیر حساب جنت میں جائیں گے:

عن انس بن مالك قال: قال رسول اللهؐ یدخل الجنة من امتی الجنّة سبعون ألفاً لاحساب علیهم ثم التفت الی علیؑ فقال . هم من شیعتك و انت امامهم

مناقب ابن مغازلی الشافعی ص ۲۹۳

انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت سے ۷۰ ہزار افراد بغیر حساب

کے جنت میں جائیں گے۔

اس کے بعد علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علیؑ وہ آپ کے شیعہ میں اور آپ ان کے آگے ہوں گے۔اور یہی حدیث اہلسنت کی دیگر کتب میں بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

الصواعق المحرقہ ص۱۸۴۔

ینابیع المودۃ ص ۱۸۳۔

کنوز الحقائق ص ۱۷ باب حدیث علی علیہ السلام۔

ذخائر العقبیٰ ص۳۹۔

میزان الاعتدال ج۵ص۲۸۔

لسان المیزان ج۵ص۳۶۲۔

اسی طرح مناقب ابن مغازلی الشافعی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۳۹ پر ایک اور حدیث فضائل شیعہ پر نقل کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

عن علیؑ ابن ابیطالبؑ عن رسول اللہؐ قال: یا علی ان شیعتنا یخرجون من قبورھم یوم القیامۃ ..........

حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسول اللہؐ سے روایات نقل کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے علی (علیہ السلام) ہمارے شیعہ جب قیامت کے دن قبروں سے نکلیں گے تو نہ ان کے عیوب ظاہر ہوں گے اور نہ گناہ بلکہ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتب ارجح المطالب ص۳۲۰، صواعق محرقہ ص۲۳۰۔

# علیؑ سے محبت ایمان کی علامت ہے

# اسکے مصداق فقط شیعیان علیؑ ہیں:

وعن الطیب بن عبد الله بن حنطب قال : قال رسول اللهؐ: یا ایها الناس اوصیکم بحب اخی و ابن عمّی علی بن ابیطالب فانه لایحب الآ مومن ولا یبغضه الآ منافق

صحابی رسول مقبولؐ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو میں تمہیں اپنے بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابیطالبؑ سے محبت کرنے کی وصیت کرتا ہوں پس ان سے کوئی محبت نہیں کریگا مگر مومن اور بغض کوئی نہیں رکھے گا مگر منافق۔ اہلسنت کی معتبر کتاب۔ ذخائر العقبیٰ ص ۹۱

# أن اوّل من یدخل الجنّة:

عن علی رضی الله اخبرنی رسول اللهؐ أن أول من یدخل الجنّة آنا و فاطمه والحسن والحسین قلت یا رسول الله فمحبونا۔ قال من ورائکم

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے رسول خداؐ نے خبر دی کہ سب سے پہلے جنت میں میں اور فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ داخل ہوں گے حضرت علیؑ نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے محبّ (شیعہ) کہاں جائینگے تو رسول اللہؐ نے فرمایا وہ ہمارے سامنے ہونگے۔

# ذکر محبتهما مقرونة بمحبة النبیؐ:

عن اسرائیل قال سمعت رسول الله یقول من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن ابغضهما فقد ابغضنی۔

صحابی رسول اسرائیل سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے سنا کہ جس

نے حسنؑ اور حسینؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۳۔

ان روایات سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ جو بھی محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت رکھتا ہے وہ محبوب خداوند متعال ہے اور آخرت میں اس کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے عقیدہ بھی صاف ہو اور اعمال بھی پاکیزہ ہوں تو وہ حقیقتاً شیعہ اہل بیتؑ ہے اور جنت اسکے قدموں کا بوسہ لے گی اور جو بھی مخالف و دشمن اہلبیتؑ ہے اگر چہ اسکے اعمال کوہ احد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اسکا جنت میں جانا تو بہت بعید ہے وہ جنت الفردوس کی خوشبو تک بھی نہیں پاسکتا اور اسمیں شک و شبہ نہیں کہ شیعیان حیدر کرارؑ وہ واحد مذہب ہے کہ جو قیامت کے دن کامیاب و کامران ہونے والا ہے۔

وہاں فقط محبت اہلبیتؑ ہی ذریعہ نجات ہے نہ وہاں صحابہ کی محبت کام آئے گی اور نہ ہی کسی ام المومنین کی شفاعت کا حق فقط اور فقط محمدؐ و آل محمدؐ کو خداوند متعال نے بخشا ہے لہذا جو اہل بیتؑ کے در پر جھک جائیگا اسکا بیڑا پار ہو جائیگا اور جس نے اہل بیتؑ سے روگردانی کی وہ غرق و برباد ہو جائیگا لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ شفیع انکو بنائیں جو شفاعت کا حق رکھتے ہیں نہ انکو جو خود مستحق شفاعت ہوں۔

امید کرتا ہوں کہ مسلمان اس مختصری کتاب کا مطالعہ کریں گے اور اہل بیتؑ کے دامن سے متمسک ہو جائیں گے اور اخروی نجات کو ہاتھوں سے کبھی بھی نہیں جانے دیں گے انسان کو چاہیے کہ خداوند متعال کی ذات و صفات پر کامل و اکمل ایمان ہو سرکار رسالتمآب کی نبوت و عصمت پر کامل اعتقاد ہو اور سرکار رسالتمآب کی طیب و طاہر آل کی ولا ہو دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ سے بیزاری اور دوری ہو تو جنت آسان ہے ورنہ خسر الدنیا و آلاخرہ دنیا و آخرت میں خسارہ ہی خسارہ ہے اس امید و آرزو کے ساتھ کہ خداوند متعال ہماری توفیقات کو کبھی سلب نہ کرتا ہمارے اندر ولایت اہل بیتؑ کے

چراغوں کو کبھی گل نہ کرنا اے خداوند کریم ہم تیرے نبیؐ مرسل اعظم محمد مصطفیٰؐ وانکی پاکیزہ آلؑ کے دامن سے متمسک ہیں قیامت کے دن ہمیں شفاعت چہاردہ معصومینؑ سے سرفراز فرمابحق زھراؑ و ابیھاؐ وبعلھاؑ وبنیھاؑ۔

امید ہے مومنین سمجھ چکے ہوں گے کے محبت علیؑ وآل علیؑ کے دنیا وآخرت میں کتنے فوائد و فضائل ہیں۔

## محمدؐ و آلؑ محمدؐ کی شفاعت کاعظیم انعام

### آلؑ محمدؐ سے محبت اورتیمور لنگ کاایک اہم واقعہ:

نواسہ رسول مقبولؐ شہید کربلا امام حسینؑ کے تعزیہ کا بانی تیمور لنگ:

اہلسنت کی مایہ ناز کتاب صواعق محرقہ ص ۲۳۶

مصنف محدث الشہیر آحمد بن حجر مکی وفات ۹۷۴ھ

**صائم میں ایک کس طرح بخشا نہ جاؤں گا**

**ھونگے جومیرے حشر میں غمخوار پنجتن**

## منکرین کیلئے لمحہ فکریہ:

اس باب کا آخری واقعہ نظر قارئین کرتے ہوئے کہ محبت اہل بیتؑ انسان کے کہاں کہاں کام آگئی اور وہ انسان کتنا خوش نصیب ہے کہ جو زندگی میں محبت اہل بیتؑ رسولؐ کے دامن سے متمسک رہا چونکہ بندہ کی نظر میں اختصار ہے ورنہ اس موضوع پر بھی کتب فریقین سے وہ روایات پیش کرتا کہ مومنین کے دلوں کو جلا ملتی اور منافقین کے دلوں کو سزا ملتی۔

بس آپکی خدمت میں بادشاہ تیمور لنگ کا ایک واقعہ جو اہلسنت کے بہت بڑے متعصب عالم ابن حجر مکی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب صواعق محرقہ میں لکھا ہے آپ کی خدمت میں پیش کرینگے

سعادت حاصل کر رہا ہوں اور تیمور لنگ وہ بادشاہ گزرے ہیں کہ جو شیعہ اہل بیتؑ ہوئے اور امام حسینؑ کے تعزیہ کے بانی بنے۔

واقعہ یوں ہے:۔

ما رواه النجم بن فهد و المقريزى ، ان بعض القرأ كان اذا مر بقبر تمر لنگ قرأ. خذوه فغلوه ثم الجحيم صلوه (آلاية ) وكررها قال: فبينا أنا نا ثم رايت النبىؐ وهو جالسٌ و تمر لنگ الى جانبه قال فنهرته و قلت الى هنا يا عدو الله و اردت ان آخذ بيده واقيمه من جانب النبىؐ، فقال لى النبىؐ دعه فانه كان يحب ذريتى فابقهتِ فزعا و تركت ما كنت اقروه على قبره فى الخلوه .

اس واقعہ کو نجم بن فہد اور مقریزی نے یوں نقل کیا ہے کہ بعض قرا حضرات جب تیمور لنگ کی قبر سے گزرتے تھے تو قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کرتے تھے، (خذوه فغلوه ثم الجحیم) یعنی اسکو پکڑ لو باندھ لو پھر یہ جہنم میں جائیگا۔

اور میں اسکا یعنی (اس آیہ کا) تکرار کیا کرتا تھا پس ایسے ہی میں سو گیا اور میں نے رسول کریم کو دیکھا درحالانکہ آپ تیمور لنگ کے پاس بیٹھے تھے اور تیمور لنگ آپکی جانب میں بیٹھا تھا تو میں نے کہا اے دشمن خدا یہاں سے بھاگ اور میں نے ارادہ کیا کہ اسکو پکڑوں اور یہاں سے اسکو کھڑا کردوں یعنی باہر نکال دوں تو اس پر رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دے تمہیں معلوم نہیں کہ یہ میری عترت کا محب ہے پس میں بیدار ہوا اور گھبرایا اور جو کچھ میں اسکی قبر کے پاس سے پڑھتا تھا ترک کر دیا۔

دوستان گرامی ایک یہ واقعہ آپ نے پڑھا اور خوب اندازہ لگالیا ہوگا کہ آل رسولؐ سے دوستی

اور محبت کے کیا مناقب و درجات ہیں رسول کائنات کی ذریت کا کوئی محب ہو اور اسکے خلاف کوئی بات کرے یہ سرورِ کونین کو ہرگز ہرگز پسند نہیں۔ پس دشمنان اہل بیتؑ کو اس عظیم واقع سے عبرت اور سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اور اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی نظر قارئین کیا جاتا ہے۔ کتاب وہی صواعق محرقہ ص ۲۴۶ مصنف علامہ الشہیر ابن حجر مکی

واقعہ یوں ہے:

وأخبر الجمال المرشدی والشهاب الكورانی ان بعض ابناء تمرلنگ اخبر آنه لما مرض تمر لنگ مرض الموت اضطرب فی بعض الایام اضطرابا شدیدافاسود وجهه وتغیر لونه ثم افاق فزكروا له ذلك فقال ان ملائكة العذاب اتونی فجاء رسول اللهؐ فقال لهم اذهبوا عنه فانه كان یحب ذریتی و یحسن الیهم فذهبوا .و اذا نفع جسم هذا الظالم الذی لا اظلم منه فكیف بغیره وینبغی ان یزاد فی اكرامهم عالمهم و صالحهم

جمال مرشدی اور شہاب کورانی نے خبر دی کہ تیمور لنگ کی بعض اولاد نے کہا کہ تیمور لنگ جب موت و حیات کی کشمکش میں تھا تو بعض ایام وہ بہت مضطرب رہا اس حالت میں کہ اسکا چہرہ کبھی سیاہ ہو جاتا اور اسکا رنگ تبدیل ہو جاتا جب تیمور لنگ کو ہوش آئی تو ہم نے پوچھا کہ ایسی کیفیت کیوں ہوئی تو تیمور لنگ نے ہم سے کہا کہ ملائکہ عذاب آئے اور ان کو دیکھ کر میرا رنگ تبدیل ہو رہا تھا پس اسی اثناء میں رسول کریمؐ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے ملائکہ سے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ تمھیں معلوم نہیں کہ یہ میری ذریت کا محب ہے یعنی چاہنے والا ہے اور انکے ساتھ نیکی کرنیوالا ہے۔

پس یہاں سے اب مصنف علامہ ابن حجر کہتے ہیں کہ جب ایسے ظالم کو شفاعت پیغمبر نصیب

ہو سکتی ہے کہ جس سے بڑا کوئی ظالم شاید ہی ہو تو اس کے علاوہ باقی جو محب آل محمدؐ ہیں انکو شفاعت اہل بیتؑ کیوں نہیں ملے گی پس چاہیے کہ ہم ذریت رسول اللہؐ (یعنی سادات) کا احترام کریں چاہے ان میں سے عالم و صالح ہوں یا ان کے غیر۔

امید ہے منکرین کی آنکھیں کھل گئی ہوں گی کہ اسمیں شک و شبہ نہیں کہ شیعیان حیدر کرار کو شفاعت رسولؐ خدا نصیب ہوگی کیونکہ ہم آل محمدؐ کے چاہنے والے ہیں امام حسینؑ مظلوم کے عزادار بھی ہیں اور انکے مخالفین سے بیزار بھی ہیں فی الدنیا و لآخرہ۔

پس اس باب کے آخر میں اہلسنت کے جید عالم صاحب تفسیر کشاف علامہ زمخشری کے اشعار کے چند بند نقل کرتا ہوں تا کہ مومنین کے قلوب کو ٹھنڈک ملے اور منافقین کے قلوب کو سزا ملے۔

كَثُرَ الشَّكُ وَالِاخْتِلَافُ وَكلُّ يَدَّعِيُ اَنَّ الصِرَاطَ السَّوِى فَتَمَسَّكتُ بِلآ اِلٰهَ اِلا اللهُ وَ حُبِّيِ لاحمَدَ وَ عَلِى فَازَكَلبٌ بِحُبَ اَصحَابِ كَهفٍ كَيفَ اَشقىٰ بِحُبِّ اٰلِ عَلِى علامہ زمخشری کہتے تھے اور کیا خوبصورت کہا ہے۔ جب چاروں طرف سے شک و اختلاف امنڈ نے لگا اور ہر شخص یہ دعوئ کرنے لگا کہ وہ صراط مستقیم پر ہے تو ایسے میں میں نے لا الہ الا اللہ کا دامن تھام لیا اور میری عقیدت و محبت آل محمدؐ و علیؑ سے ہے اگر ایک کتا اصحاب کہف کی محبت میں فائز المرام ہوا تو میں اہل بیتؑ رسول کی محبت میں کیونکر بے مراد رہوں گا۔

بس یہی وجہ ہے کہ شیعیان مرسل اعظم، تاجدار ختمی نبوتؐ، شفیع محشر، پیکر عصمت، افضل کائنات کے پیروکار ہیں اور جناب امیر المومنین سید الوصیینؑ، میدان رزم و وغا کے شہسوار، اسد اللہ الغالب، علی ابن ابیطالب، امام المشارق والمغارب قاسم طوبی و سقر، والد شبیر و شبر، ولی الاکبر، داماد رسولؐ، زوج بتولؑ اور جوانان اہل جنت کے سردار، چمن رسولؐ کے دو خوشبودار پھول امام حسنؑ و امام حسینؑ اور جگر گوشہ رسولؐ دودمان نبوتؐ، معدن رسالتؐ ام الآئمہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جو سرور زنان

جہان ہیں اور انکی طیب وطاہر آلؑ پر ہم تمام شیعوں کا سلام ہو کہ جن کی رضا سے خدا راضی ہوتا ہے اور جن کے غضب سے خدا غضبناک ہوتا ہے یہی ہستیاں ہماری شفیع ہیں اور ہماری نجات کی ضامن ہیں.

**میرا سارا سفر روشنی کا ہے**
**ہر سو ضو فشاں ہے ذکر اہلبیتؑ**

# باب چہارم

## عقاید شیعہ اثناء عشریہ اور مذہب اہلسنت کی تاریخ

(انکے گلشن عقائد کی چند جھلکیار)

# بلا تردید ثبوت کیساتھ:

**ذرا سا محفل کو ہوش آنے دو**

**تمکو بینقاب نہ کروں تو مرا نام نہیں**

قارئین ہمارا مقصد فقط اصلاح امت رسول مقبولؐ ہے انتشار نہیں حقائق سے آگاہی ہے کسی سے عناد نہیں مگر دفاع کا حق ہر انسان کو حاصل ہے اور ہم نے یہ چند صفحات فقط اس لئے لکھے ہیں کہ دشمن ہمیں یہ نہ سمجھے کہ وہ جو جو الزام ہمارے مذہب پر دے رہے ہیں وہ واقعاً حقیقت ہیں لہذا بندہ نے خداوند متعال کی توفیق اور آل محمدؐ کی تائید سے قلم کو حرکت دی کہ حق واضح و آشکار ہو جائے اور کفر و نفاق فرار ہو جائے۔

بندہ پوری دیانتداری کے ساتھ حقائق کو آپکی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اور ادب و صبر کا دامن تھامے ہوئے ہے مگر کہیں کہیں اگر قلم میں کچھ تلخ نوائی آجائے اور اظہار ناراضگی دیکھیں تو آپ اس تلخ نوائی سے پریشان نہ ہوں انشاء اللہ تعالی آپ کو صراط مستقیم دکھا کر ہم اپنے قلم کا رخ ایک اور موضوع کیطرف موڑیں گے اور آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ جو اثر کڑوی دوا میں پایا جاتا ہے وہ حلوے یا گلاب جامن میں نہیں پایا جا سکتا اسی لئے اس باب میں سب سے پہلے ایک مختصری جھلک عقائد شیعہ اثناء عشری کی پیش کی جاتی ہے تاکہ ہمیں ناروا گالیاں دینے والے اور بے بنیاد الزامات سے یاد کرنے والے خوب سمجھ جائیں کہ مسلمان کون ہیں اور کافر کون ہیں۔ (نصیب اپنا اپنا)

اب میں یہاں پر عقائد شیعہ کا ذکر کرتا ہوں تاکہ صاحبان عقل پر واضح و آشکار ہو جائے کہ جس مذہب پر آج کے موجودہ خود ساختہ مسلمان طرح طرح کے نازیبا اور ناروا فتوؤں کی دکان کھولے بیٹھے ہیں معلوم ہو جائے کہ شیعیان علی علیہ السلام کے عقاید کیا ہیں اسکے بعد اہلسنت و الجماعت کے عقائد کی جھلکیاں آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

# عقائد شیعہ

**اصول دین** : مذہب شیعہ کی بنیاد ان پانچ اصولوں پر مشتمل ہے

۱۔ توحید

۲۔ عدل

۳۔ نبوت

۴۔ امامت

۵۔ قیامت

ان کو مذہب شیعہ میں اصول دین کہتے ہیں۔

**اوّل توحید** : لا الہ الا اللہ یعنی خداوند متعال کے علاوہ کوئی معبود نہیں یعنی شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خداوند متعال معبود ہے، ایک ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر و مثل ہے۔ اس پر شیعوں کی دلیل کائنات و موجودات کا وجود ہے ہم اپنی آنکھوں سے موجودات کی بہترین ترکیب اسکی عظیم بناوٹ، اس کے چاند سورج کی مضبوطی اور سیارات کا انتظام کے تحت گردش کرنا اور اس میں انسان سے لیکر ذرات تک کے حالات کا بدلتے رہنا آواز دے رہا ہے اور فطرت و طبیعت انسانی پکار کر کہہ رہی ہے کہ ان سب کا پیدا کرنے والا ہے، ان کا کوئی مؤجد ہے جس نے انہیں ایجاد کیا پس وہی ایک خداوند متعال ہے۔

بہتر ہے کہ خداوند متعال کی صفات کا بھی مختصراً ذکر کرتا چلوں۔ شیعوں کے نزدیک صفات خداوند متعال کی دو قسمیں ہیں۔

**صفات ثبوتیہ** : وہ صفات جو خداوند کریم میں پائی جاتی ہیں اور یہ کل آٹھ ہیں۔

عالم، قادر، حی، مرید، مدرک، قدیم، متکلم، صادق

**صفات سلبیہ:**

۱۔ مرکب نہیں

۲۔ جسم نہیں

۳۔ محتاج نہیں

۴۔ مرئی نہیں (یعنی دیکھا نہیں جا سکتا)

۵۔ مکان (یعنی خداوند متعال کا کوئی مخصوص مکان نہیں بلکہ وہ ہر جگہ موجود ہے)

۶۔ ذات صفات و افعال (اطاعت وعبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں)

۷۔ اس کے صفات زائد بر ذات نہیں ہیں جیسا کہ مخلوق کے صفات ہیں۔

پس ہم شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور پوری کائنات پر قدرت رکھتا ہے اسکی ذات کسی کی محتاج نہیں بلکہ پوری کائنات اسکی محتاج ہے۔

**دوئم عدل:** اس سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال عادل ہے کسی پر ظلم وزیادتی نہیں کرتا بلکہ اس نے ظلم سے ڈرایا ہے اور اسکی مذمت کی ہے ارشاد خالق ہے:

بے شک اللہ تعالی بندوں پر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنے نفسوں پر ظلم کیا کرتے ہیں (سورہ یونس آیت ۴۴)

اور نہ ہی خداوند متعال بندوں میں سے کسی کو گمراہ کرتا ہے۔ بلکہ وہ تو ہدایت کرتا ہے اسی طرح ایک جگہ اور ارشاد فرماتا ہے

بے شک اللہ تعالی عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔ (سورہ کہف آیت ۵۰)

**سوئم نبوّت:** نبوت کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بشارت دینے والے اور ڈرانے کیلئے انبیاء کو مبعوث فرمایا تا کہ اللہ تعالیٰ پر بندوں کی طرف سے حجت نہ رہ سکے اور ہمارے نبی حضرت محمدؐ بن حضرت عبداللہ علیہ السلام بن حضرت عبدالمطلب علیہ السلام بن ہاشم علیہ السلام بن عبد مناف علیہ السلام پر انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا نبی کریمؐ کی حدیث کے مطابق کل انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام معصوم ہیں یعنی ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتے بعثت سے پہلے بھی اور بعثت کے بعد بھی معصوم جانتے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ تمام کائنات پر افضل واکمل ہیں آپ پر سلسلہ نبوت کو ختم کردیا گیا یعنی آپ کے بعد کوئی نبیؐ نہ آیا اور نہ ہی آئے گا اور جو سرکار مصطفیٰؐ کے خاتم الانبیاءؐ ہونے سے انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

**چھارم امامت:** شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امام شریعت کے تحفظ اور اقامت حدود کے اجراء میں نائب رسولؐ ہوتا ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کے نبی کے بعد امامت کا ہونا واجب ہے تا کہ دین کے امور ضائع نہ ہو جائیں اور یہ معقول نہیں کہ خداوند متعال نبیؐ کے بعد اپنی مخلوق کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دے کہ وہ بغیر امام کے حب مال وحشمت میں پڑ جائیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے لیکر امام محمد مہدی علیہ السلام تک کل ۱۲ جانشین رسول مقبولؐ ہیں ان میں سے گیارہ اس دنیا سے چلے گئے اور آخری جانشین کا ظہور ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھردے گا جسطرح وہ اس سے پہلے ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح نبی معصوم ہوتا ہے نبی کا نائب بھی معصوم ہوتا ہے۔

مزید تفصیل آپکو بڑی بڑی شیعہ سنی کتب میں ملے گی ہم فقط اسماء خلفاء رسولؐ نقل کرتے

ہیں

(۱) حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ۔

(۲) حضرت امام حسنؑ ابن علی

(۳) حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ۔

(۴) حضرت امام علی زین العابدینؑ ابن امام حسینؑ

(۵) حضرت امام محمد باقر ابن حضرت امام زین العابدینؑ

(۶) حضرت امام جعفر صادقؑ ابن امام محمد باقرؑ

(۷) حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ابن امام جعفر صادقؑ

(۸) حضرت امام علی رضاؑ ابن امام موسیٰ کاظمؑ

(۹) حضرت امام محمد تقیؑ ابن امام علی رضاؑ

(۱۰) حضرت امام علی نقیؑ ابن امام محمد تقیؑ

(۱۱) حضرت امام حسن عسکریؑ ابن امام حضرت علی نقیؑ

(۱۲) حضرت امام مہدیؑ (ع) ابن حضرت امام حسن عسکریؑ

شیعہ کے نزدیک یہ جانشین رسول مقبولؐ ہیں اور سب کے سب معصوم ہیں اور نبیؐ کے بعد افضل کائنات ہیں۔

## پنجم قیامت: (یعنی معاد: انسان کا مرنے کے بعد دوبارہ وجود میں آنا)

ہمارا عقیدہ ہے کہ اجسام اپنی اسی شکل وصورت میں، اسی گوشت وہڈی، اسی نفس وروح کے ساتھ پلٹ آئیں گے اور وہ سب روز قیامت خداوند متعال کے سامنے کھڑے ہونگے جہاں ان کے تمام اعمال کا حساب ہوگا مطیع کو جنت اور گناہ گار کو جہنم ملے گی یہ تھا مختصر سا خاکہ اصول دین کا ان پر ایمان

لانا ضروری ولازم ہے۔

**فروع دین** : شیعوں کے نزدیک ان فروعات کا تعلق اعمال سے ہے فقط زبان سے نہیں ☆
ان کی تعداد دس ہے۔

(۱) نماز

(۲) روزہ

(۳) حج

(۴) زکوۃ

(۵) خمس

(۶) جہاد

(۷) تولا

(۸) تبرا

(۹) امر بالمعروف

(۱۰) نہی عن المنکر

ان احکام پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے بغیر عمل کے عتاب وسزا کا مستحق ہوگا نوٹ:۔ان احکام کی مزید تفصیل فقہ کی کتب میں درج ہے وہاں رجوع فرمائیں۔

## قرآن کریم :

قرآن کریم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم ہمیشہ کیلئے معجزہ ہے یہ خداوند متعال کا نازل کیا ہوا ہے اس میں باطل کسی بھی طرف سے نہیں آسکتا ہے ہمارے ہاتھوں میں جو قرآن

ہے یہ وہی ہے جو ہمارے سردار انبیاء محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوا تھا نہ اس میں کسی چیز کا اضافہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی کمی واقع ہوئی ہے اور اس پر قرآن مجید کی کئی آیات بھی شاہد ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذلك الكتاب لاريب فيه هدى للمتقين۔ (سورہ بقرہ آیت ۲)

یہ وہ کتاب ہے جسمیں کسی قسم کا شک نہیں اسمیں ہدایت ہے متقیوں کیلئے۔

دوسری جگہ ارشاد قدرت ہے:

انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون۔ (سورۃ الحجر)

تحقیق ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔

قیامت تک قرآن انسانیت کی رہبری و راہنمائی کرتا رہے گا اس لئے کہ خود **رسول مقبولؐ نے فرمایا:**

"میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن اور دوسری میری اہل بیتؑ اگر تم نے ان دونوں کے ساتھ تمسک رکھا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور یہ تمہیں حوض کوثر پر میرے پاس لے آئیں گی،،

کیا اب بھی کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔

## صحابہ کرام:

ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول مقبولؐ کے صحابہ کا بہت بڑا مقام ہے آپؐ کے اصحاب کو نعوذ باللہ گالی دینا سب و شتم کرنا غیر شرعی اور غیر اخلاقی فعل ہے جس کی اسلام ہمیں قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ لیکن ہم شیعہ حضرات صحابہ کو معصوم نہیں مانتے وہ ہماری طرح کے انسان تھے ان میں سے بعض سے غلطیاں بھی ہوئیں گناہ بھی سرزد ہوئے بعض نے توبہ کی اور بعض نے توبہ نہ کی۔

وہ اصحاب رسول اللہ جنہوں نے رسول اکرم کی اطاعت کی انکے احکام کی تعمیل کی ان کے ہر امر کو امر خداوند کریم سمجھا آپ کو معصوم عن الخطاء سمجھا آپکی ہر بات کو وحی خدا سمجھا نبوت میں کبھی شک نہ کیا آپکے سامنے کبھی بلند آواز سے گفتگو نہ کی، آپ کی اہل بیتؑ سے ویسے محبت کی جیسے حضورؐ نے فرمایا تھا ہم ایسے صحابہ کے تابعدار و غلام ہیں اور ان پر ایمان ہے۔

مگر جن لوگوں نے حضورؐ کو زندگی میں ہی اذیتیں پہنچائیں آپکی اطاعت سے روگردانی کی ہم ایسے افراد کو صحابہ تو مانتے ہیں مگر صاحب ایمان و اسلام نہیں مانتے کیونکہ جس جس نے رسول اسلامؐ کو اذیت پہنچائی گویا کہ اس نے خدا کو اذیت پہنچائی اور جس نے رسول اللہؐ سے روگردانی کی گویا اس نے خداوند متعال سے روگردانی کی اور جو خدا سے روگردانی کریگا نہ وہ مسلمان ہے اور نہ صاحب ایمان ہے۔

'برادران یہ مختصر سا عقاید شیعہ کا خلاصہ تھا جو آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا۔

خداوند متعال ایک ہے ۔

رسول امینؐ خداوند متعال کی تمام مخلوق سے افضل و اکمل انسان ہیں

آپ خاتم الانبیاءؐ اور معصوم عن الخطاء ہیں۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا جو قیامت تک معجزہ رہے گا۔ ہمارے آئمہ بارہ ہیں ۔اور وہ بھی معصوم عن الخطاء ہیں۔

یوم حساب برحق ہے، سوال منکر و نکیر حق ہے۔

پل صراط حق ہے۔

جنت و جہنم حق ہیں۔

خداوند کریم کے احکام حق ہیں۔

اب جو آدمی ان کے علاوہ ہمارے اوپر غلط عقائد کا الزام دے وہ یقیناً نطفہ نا تحقیق ہے جسکا نہ اسلام ہے نہ قرآن ہے اور نہ ہی خداوند متعال سے کوئی واسطہ ہے، وہ شیطان کا ایجنٹ ہے اور اسکی خوشنودی کیلئے شیعیان حیدر کرارؑ پر بہتان تراشیاں کرتا ہے۔

## مزید وضاحت :

افسوس اور صد افسوس اس بات پر ہے کہ جن بارہ خلفاء کے اسمائے گرامی رسول اللہؐ نے اپنی حیات طیبہ میں بتائے تھے ان سے روگردانی کی گئی ان کے حقوق کو غصب کیا گیا یہاں تک کہ اہل بیتؑ رسول اللہؐ پر وہ مظالم ڈھائے کہ تاریخ انسانیت کانپ جاتی ہے اور بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے۔

**علی لعنت اللہ قوم الظالمین** (قوم ظالمین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو)

یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ معاویہ نے اہلسنت والجماعت اس لئے کہا تھا کہ یہ لوگ میری سنت پر جمع ہو جائیں جو علاوہ ازیں علیؑ و اہلبیتؑ پر سب وشتم کے کچھ نہ تھی اور معاویہ کی ایجاد کردہ یہ سنت یا یوں کہیں کہ یہ بدعت ساٹھ سال تک رائج رہی اور کوئی بھی اسکو ختم نہ کر سکا یہاں تک کہ اس حکومت کا آخری بادشاہ عمر بن عبدالعزیز جب منصب حکومت پر فائز ہوا تو اس نے اسکو بند کروایا کچھ مؤرخین لکھتے ہیں کہ اگرچہ عمر بن عبدالعزیز اموی تھے لیکن اسکے باوجود امویوں نے اسکو قتل کرنے کی سازش کی کیونکہ انہوں نے علی علیہ السلام پر سب وشتم کی بدعت کو بند کروایا۔

## فرقہ بندی :

جب کوئی شخص جو رسول اللہؐ کا کلمہ گو ہے تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتا ہے اسکو یہ اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے اور وہ اس حقیقت تک ضرور پہنچ جاتا ہے کہ فرقہ بندی تو رسول اللہؐ کی زندگی کے آخری لمحات میں وجود پذیر ہو گئی تھی اور اس بات پر اہلسنت کی معتبر ترین کتاب صحیح بخاری شاہد ہے اور جس کو

اہلسنت والجماعت کے بیشتر مورخین ومحدثین نے بھی لکھا ہے کہ جب رسول اللہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے صحابہ سے کاغذ وقلم مانگا تو اس پر جناب عمر بن خطاب نے کہا کہ نہیں نہیں ہمیں مزید کچھ لکھوانے کی ضرورت نہیں ہمیں تو بس حسبنا کتاب اللہ (ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے)۔

پس یہیں سے مذہبی فرقہ بندی کی ابتدا ہوئی اور مسلمان دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروہ شیعیان رسول اللہ وعلی ولی اللہ کا تھا اور دوسرا گروہ جناب ابوبکر اور جناب عمر کا تھا۔

اب اس پر ہم قارئین کی خدمت میں روایات از کتب اہلسنت پیش کرتے ہیں تاکہ منصف مزاج لوگ اور حق وحقیقت کو پانے والے صاحبان کو زیادہ مشکل پیش نہ آئے اور حق کو پانے میں آسانی ہو۔

بخاری شریف اور حضرت عمر کا کردار

## داستان کا خلاصہ :

رسول اللہ کی رحلت سے تین دن قبل آپ کے گھر میں صحابہ کرام اکٹھے ہوئے تو آپ نے یہ خواہش فرمائی کہ کاغذ اور قلم لایا جائے تاکہ میں ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ میری امت ہمیشہ کیلئے گمراہی وضلالت سے بچ جائے مگر افسوس کہ آپ کی اس فرمائش پر بعض صحابہ نے عمل نہ کیا اور حضرت عمر نے کہا کہ آپ کو ہذیان ہے یعنی (العیاذ باللہ) آپ بے ہودہ باتیں کر رہے ہیں اور ہمیں قرآن کافی ہے اس پر حضور نے فرمایا (قوموا عنی) یہاں سے نکل جاؤ۔

## قدرے تفصیل :

صحابی رسول اللہ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے

جمعرات کا دن! آہ کیسا دن تھا؟ جب رسول اللہ کا درد شدید ہو گیا تھا۔

آپؐ نے فرمایا:

آؤ میں تمہارے لئے ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو سکو............اس پر جناب عمر نے کہا...........رسولؐ اللہ کو ہذیان ہے اور آپ درد کی وجہ سے بہکی ہوئی باتیں کر رہے ہیں۔ بس ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کافی ہے۔

پس اس پر اصحاب کے درمیان بہت اختلاف ہوا اور آپس میں جھگڑنے لگے کچھ لوگ کہتے تھے کہ رسولؐ اکرم کو تحریر لکھنے دو تا کہ اس کے بعد گمراہی سے امت بچ جائے اور رکچھ لوگ حضرت عمر کی بات دہرا رہے تھے۔ جب رسول اللہؐ نے یہ آوازیں اور تو تو، میں میں کی صدائیں سنیں تو فرمایا:

(اٹھو اور میرے پاس سے چلے جاؤ)۔

پس اس طرح ابن عباسؓ برابر اسکو دہراتے رہتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت تو جمعرات کی مصیبت تھی جب لوگوں نے حضورؐ کو تحریر نہیں لکھنے دی

ملاحظہ فرمائیں کتب اہلسنت:

صحیح بخاری جلد ۲ باب قول المریض درقو مواعنی۔

صحیح مسلم جلد ۵ صفحہ ۷۵ کتاب الوصیہ کے آخر میں۔

مسند امام احمد حنبل ج ۱ ص ۳۵۵ اور جلد ۵ ص ۱۱۶۔

تاریخ طبری جلد ۳ ص ۱۹۳۔ تاریخ ابن اثیر جلد ۲ ص ۳۲۰۔

# علامہ شبلی نعمانی

# اور واقعہ قرطاس :

کتاب (الفاروق) ص ۶۰ (طبع دارالاشاعت کراچی) بیماری کا بڑا مشہور واقعہ قرطاس کا واقعہ ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ آپؐ نے وفات سے تین روز پہلے قلم اور دوات طلب کیا اور فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسی چیز لکھوں کہ تم آئندہ گمراہ نہ ہو گے۔

اس پر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آنحضرتؐ کو درد کی شدت ہے او رہمارے لیے قرآن کافی ہے حاضرین میں سے بعضوں نے کہا کہ (نعوذ باللہ) رسول اللہؐ بہکی باتیں کر رہے ہیں روایت میں ہجر کا لفظ ہے جسکے معنی ہذیان کے ہیں۔

اس واقعہ سے ہر عاقل، بالغ اور عادل مسلمان یہ اندازہ بخوبی لگا سکتا ہے کہ حضرت عمر رسول اللہؐ کے کتنے چاہنے والے تھے اور کس قدر آخری وقت آپ کی عزت و تکریم کی، ہمارا کام فقط نشان دہی ہے اگر اب بھی کوئی شخص اس واقعہ کے بعد حضرت کی صفائی پیش کرے تو گویا وہ حضورؐ کو نعوذ باللہ غلطی پر مانتا ہے اور جناب عمر کو صحیح۔

**غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوش رنگ میں**

**بیٹھے ہیں دل میں تہیہ طوفان کئے ہوئے**

# مذہب اہلسنت والجماعت کی تاریخ پیدائش : :

مسلمانوں کا ایک بہت بڑا فرقہ جو دنیا میں ۱/۳ حصہ پر مشتمل ہے اور آئمہ اربعہ ابو حنیفہ ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل کی تقلید کرتا ہے اور انہی کے فتووں پر عمل کرتا ہے۔

یعنی یہ چار امام ہیں جن کی فقہ کے مسائل میں اختلاف شدید بھی ہے مگر اہلسنت کہتے ہیں کہ ان میں جس کی فقہ پر عمل کیا جائے گویا وہ اسلامی فقہ ہے اور جنت میں پہنچانے کی ضامن ہے۔ اس فرقہ کی بعد میں ایک اور شاخ پھوٹی تھی جس کو سلفیہ کہا جاتا ہے لیکن اسکے خطوط ابن تیمیہ نے مقرر کیے تھے اسی لیے یہ فرقہ ابن تیمیہ کو مجدد السنتہ کہتا ہے۔ پھر اس میں سے فرقہ وہابیہ وجود میں آیا اور اس فرقے کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی ہیں اور سعودی عرب کا اب بھی مذہب ہے اور حسن کرشمہ یہ بات ہے کہ یہ سب کے سب اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت کہتے ہیں یہ آئمہ تو انکے امام وفقہاء ہیں یعنی جس ایک کی فقہ پر عمل کریں وہی کافی ہے۔

مگر ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ تاریخی بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہلسنت جسکو خلافت راشدہ کہتے ہیں ان میں ابو بکر، عمر، عثمان اور علیؑ ہیں مگر یہ بھی واضح رہے کہ اہلسنت والجماعت حضرت علی علیہ السلام کو خلفائے راشدین میں شمار نہیں کرتے تھے بلکہ ایک عرصہ کے بعد شمار کرنا شروع کیا ہے اور جو شخص خلافت راشدہ کا منکر اور اس کو غیر شرعی قرار دیتا ہے اور نص سے حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلافصل ثابت کرتا ہے وہ شیعہ علیؑ ہے۔

یہ بات بھی واضح و آشکار ہے کہ ابو بکر سے لیکر خلفاء بنی عباس تک تمام حکام اہلسنت سے راضی تھے اور تمام باتوں میں ان سے متفق تھے لیکن شیعیان علیؑ پر غضبناک رہتے تھے اور ان سے انتقام

لینے کے درپے رہتے تھے اس بنیاد پر یہ حضرات شیعیان علیؑ کو اہلسنت والجماعت میں شمار نہیں کرتے تھے۔ گویا اہلسنت والجماعت والی اصطلاح شیعوں کی ضد میں گھڑی گئی اور رسولؐ خدا کی وفات کے بعد ملت اسلامیہ شیعہ و سنی میں تقسیم ہونے کا سبب بنی تھی۔

اہلسنت کا نام کس نے اہلسنت رکھا اور یہ مذہب رسولؐ اللہ کی وفات کے کتنے سال بعد وجود میں آیا تاریخ کی ورق گردانی اور جستجو حق سے یہ بات واضح ہو آشکار ہو جاتی ہے کہ اہلسنت والجماعت کی اصطلاح کب اور کس نے وضع کی اور اس کا مؤجد کون ہے؟

## محسن زد اعدا سے اگر مر بھی گیا میں

## معیار تمیز حق و باطل تو رہوں گا

تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سال معاویہ حکومت پر قابض ہوا تو اس سال لوگوں نے یعنی معاویہ کے طرفداروں نے عام الجماعۃ پکارا یعنی جماعت کا سال کیونکہ قتل عثمان کے بعد امت دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی تھی ایک گروہ شیعیان علیؑ اور دوسرا گروہ پیروان معاویہ پھر جب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام محراب مسجد کوفہ میں شہید ہوئے اور معاویہ حکومت پر قابض ہوا اور امیر المومنین بنا تو معاویہ والوں نے اس سال کا نام (عام الجماعۃ) رکھا۔

پس تحقیق کرنے کے بعد یہ واضح و روشن ہو جاتا ہے کہ اہلسنت والجماعت کی اصطلاح اس معنی میں ہے کہ یہ لوگ معاویہ کی سنت کے پیرو اور اسکی خلافت پر اجتماع کرنے والے لوگ ہیں نہ کہ سنت رسول مقبول کی پیروی کرنے والے لوگ۔ جبکہ آئمہ اہلبیتؑ کائنات کے عالم اور آزاد شدگان سے کہیں علم و عمل میں اعلم ہیں ان سے زیادہ سنت رسول اللہ کا علم و عمل کون رکھتا ہے۔ مشہور بات ہے گھر والے گھر کی بات کو زیادہ ہی جانتے ہیں۔ اور مکہ والے مکہ کی جھاڑیوں کو زیادہ جانتے ہیں۔

تو قارئین یہ تھی وجہ تسمیہ اہلسنت والجماعت یعنی یہ نام معاویہ کی حکومت میں طرفداران

معاویہ نے تجویز کیا جو کہ اب پوری دنیا میں اسلام کے لبادہ میں پوشیدہ ہو گیا اور جو اسلام محمد تھا وہ آج بھی مظلوم ہے۔

دوستو یہ روح فرسا واقعہ بالکل صحیح ہے اور اسکو شیعہ علماء و محدثین نے بھی لکھا ہے اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک طرف کائنات کا صادق و امین رسولؐ جن کے متعلق خداوند متعال نے سورہ والنجم میں ارشاد فرمایا۔

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الآ وحي یوحی

میرے رسولؐ میری وحی کے بغیر اپنی خواہش سے تو کچھ نہیں بولتے

اور جناب عمر کہتے ہیں کہ نہیں نہیں ہمیں کسی تحریر کی ضرورت نہیں بس رسول اللہؐ درد بخار کیوجہ سے بے ہودہ باتیں کر رہے ہیں (معاذ اللہ)۔

اب فیصلہ خود کریں کہ اس شور و غل پر صحابہ کے اعمال کہاں گئے؟ عشق رسولؐ کے دعویدارو۔

تمہیں صحابہ کی محبت میں تو عزت و حرمت رسول اللہ کا بھی پاس نہیں مگر کیا کیا جائے۔

**رعنائی خیال کے قربان جائیے**

**ہر جھوٹ ہر فریب تمہارا بیمثال ہے**

اب ہمارا صحابہ والوں سے ایک سوال ہے کہ جب رسول اللہؐ نے حکم فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ تو لوگوں نے کیوں آپکی اطاعت کی اور اس وقت یہ کیوں نہیں کہا کہ حضرت کو ہذیان ہے جب فرمایا قلم و کاغذ لا کر دو تو کہا ہذیان ہے اور جب فرمایا کہ میرے پاس سے نکل جاؤ تو اس وقت کیوں چلے گئے؟ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت چونکہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے تھے اور رسول اللہ کو کچھ لکھنے نہیں دیا اس لیے تو چلے گئے کیونکہ اب وہاں ٹھہرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ رہی یہ بات کہ لوگوں نے بہت شور و غل کیا اور رسول اللہؐ کے حضور میں رہتے ہوئے اختلاف کیا اور دو گروہوں

میں تقسیم ہو گئے۔

اس بات سے معلوم ہوتا ہے قضیہ سادہ نہیں تھا اور اسکا تعلق فقط حضرت عمر سے نہیں تھا اگر اتنی سی بات ہوتی تو سرکار دو عالمؐ جناب عمر کو مطمئن کر دیتے مگر یہاں تو پہلے ہی سے منصوبہ بندی ہو چکی تھی جب حضرت عمر نے کہا کہ اللہ کی کتاب کافی ہے تو پھر اس آواز اور نظریے کے ساتھ اور بھی کافی ساری زندگی نبوتؐ پر شک کرتے رہے آج آخری وقت وہ شک یقین میں تبدیل ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں نے اسلام اور رسول اللہ کو دل سے تسلیم نہیں کیا تھا یا دوسرے لفظوں میں یہ لوگ خداوند متعال کے رسولؐ پر اصلاً ایمان ہی نہیں لائے تھے اور اگر ایمان لائے ہوتے تو آج اتنی دلیری کے ساتھ قطعاً جرأت نہ کرتے کہ رسول اللہؐ کو ہذیان ہے۔ (معاذ اللہ)

مگر افسوس دنیا کی خاطر ان اصحاب نے خداوند متعال کی اس بات کو بھی فراموش کر دیا کہ جس کی طرف قرآن یہ اشارہ کر رہا ہے

''اے مومنو! اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زور سے بولتے ہو اسطرح ان کے روبرو نہ بولا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضبط ہو جائیں اور تم کو خبر تک نہ ہو،، (سورہ حجرات۔ آیت ۲)۔

لیکن یہاں اس واقعہ میں تو رسول اللہؐ کے حضور اس قدر اونچی آوازیں ہوئیں کہ آپؐ پر ہذیان کی تہمت لگائی گئی اور رحمۃ للعالمینؐ رسول کو یہ کہنا پڑا کہ میرے پاس سے نکل جاؤ۔

ہم اب یقین سے اس بات کو کہہ سکتے ہیں اور حق بجانب ہیں اور یہ بات لکھنے میں ہمیں موت تک قبول ہے کہ بیشتر حاضرین جو مجلس رسول کریمؐ میں موجود تھے حضرت عمر کی بات کو دہرا رہے تھے لہذا پیغمبرؐ اسلام نے دیکھا کہ اب تحریر لکھنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ آپؐ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ لوگ آپ کا احترام نہیں کرتے اور آپؐ کے بارے میں اللہ تعالی کے حکم کی اطاعت نہیں کرتے کہ اس نے

آپ کے روبرو اونچی آواز سے بات کرنے کو منع فرمایا ہے اور یہ لوگ جو امر الٰہی کے مقابل سرکشی اور نافرمانی کر رہے تھے آپکی تحریر کو بھی نہیں مانیں گے لہذا حکمت رسول کا تقاضا یہی تھا کہ آپؐ ان کے واسطے کوئی تحریر نہ لکھیں کیونکہ جس وقت آپؐ زندہ ہیں اور ان میں موجود ہیں تو یہ آپؐ کی طرف التفات نہیں رکھتے تو وفات کے بعد کس طرح اس پر عمل کریں گے؟ بلکہ سرکشی کرتے ہوئے کہیں گے چونکہ آپؐ حالت ہذیان میں تھے اس لئے آپؐ کے کچھ احکام جنہیں آپؐ نے حالت مرض میں بیان کیا ہے قابل رد ہیں کیونکہ آپؐ کی ہذیان گوئی پر ان کا یقین ثابت تھا۔

## صاحبان عقل :

اس واقعہ کو مسلمان کیسے فراموش کر دیں جو کہ کتب فریقین میں موجود ہے ہم اس واقعہ کا کیسے انکار کریں حالانکہ بعض اصحاب جب اس واقعہ کو یاد کرتے تھے تو اتنا گریہ کرتے کہ اپنے آنسوؤں سے سنگریزوں کو تر کر دیتے تھے اور اس روز کا نام رزیۃ المسلمین (یعنی مسلمانوں کی بدقسمتی کا دن) رکھا ہمیں حیرت اور تعجب تو ان حضرات پر ہے جو اس واقعہ کو پڑھتے ہیں اور گزر جاتے ہیں گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں حالانکہ ابن عباسؓ اس واقعہ کو ایک بہت بڑی مصیبت سے تعبیر کرتے ہیں اور ہر عاشق رسول کو ایسا کرنا چاہیے اور اس سے زیادہ حیرت اور تعجب ان لوگوں پر ہے جو ایک نبی اعظم کی عزت و عظمت کا خیال نہیں کرتے اور بجائے نبوت کے صحابیت کا تحفظ کرنے میں اور وہ اصحاب کی غلطی و نافرمانی کو صحیح ثابت کرنے کی دھن میں اسلام و رسولؐ اسلام کی عزت و وقار کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

پس اس واقعہ کے بعد روز روشن کی طرح واضح و آشکار ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ کی موجودگی میں ہی مسلمانوں کے دو فرقے بن گئے تھے اور یوں مسلمان تقسیم ہو گئے اور کھل کر مذہب اہل سنت کا نام اس وقت رکھا گیا جب معاویہ جناب امام علیؑ کے مقابلہ پر بادشاہ بنا اور پھر یہ مذہب ترقی کرتا گیا

اور یوں اہلسنت والجماعت مذہب کی بنیاد پڑی جو کہ بعد میں چار آئمہ کی فقہ میں تقسیم ہوئی اور اس فقہ کے پہلے امام حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہوئے جو ۸۰ ہجری قمری میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ ہجری قمری میں رحلت فرمائی۔

# آئمہ اہلسنت کا مختصر تعارف :

## آئمہ اربعہ:۔

**تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی**

**رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے**

اہلسنت والجماعت فروع دین میں آئمہ اربعہ ابوحنیفہ، مالک، شافعی اور احمد بن حنبل کی تقلید کرتے ہیں اور یہ آئمہ اربعہ نہ تو رسول اللہؐ کے صحابی ہیں اور نہ انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا ہے نہ مستقیما ان سے کوئی حدیث نقل کی ہے عمر کے لحاظ سے ان میں سب سے بڑے ابوحنیفہ ہیں مگر حضرت ابوحنیفہ اور سرور کائناتؐ کے درمیان ۱۰۰ سال سے زائد کا فاصلہ ہے کیونکہ جناب ابوحنیفہ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ ہجری میں انتقال کیا۔

اور ان آئمہ اربعہ کے آخری فقیہ جناب امام احمد بن حنبل ہیں جو کہ ۱۶۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ ہجری میں انتقال کر گئے یہ مسئلہ تھا فروع دین کا کہ اہلسنت والجماعت ان چار آئمہ کی فقہ میں سے کسی ایک کی فقہ پر عمل کرتے ہیں جبکہ غور طلب بات یہ ہے کہ سب کی فقہ ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف رکھتی ہے حتی کہ بعض تو بعض کو مسلمان تک ماننے کیلئے تیار نہیں مگر اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ ان میں سے جسکی پیروی کی جائے وہ ہماری نجات کا ضامن ہے اصول دین میں اہلسنت والجماعت امام ابوالحسن بن اسماعیل اشعری کے تابع ہیں جو ۲۷۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور

۳۳۵ ہجری میں انتقال کیا بس حق تعالی کی قسم ان آئمہ میں سے نہ آپکو کوئی اہلبیتؑ سے ملے گا اور نہ ہی اصحاب رسول اللہؐ میں سے آپکو کوئی ملے گا کہ جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے کچھ فرمایا ہو آپ کو ہر گز ایسی کوئی چیز نہیں ملے گی۔

اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ اس دعوی پر جمع ہیں کہ ہم سنت رسول اللہ کے پیروکار ہیں کیا ان حضرات سے پوچھ سکتا ہوں کہ ابوحنیفہ جو اس فقہ کے پہلے امام ہیں اور ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے ان سے پہلے جو زمانہ رسول اللہؐ سے لیکر ابوحنیفہ تک گزرا ہے اس طویل عرصے میں اہلسنت والجماعت کس کی فقہ پر عمل کرتے رہے اور کس کی سنت کی پیروی کرتے رہے اور احکام اسلام کے سلسلہ میں کس کی طرف رجوع کرتے رہے؟

اگر کہیں کہ ہم اصحاب رسول کی فقہ کے مطابق اعمال بجالاتے رہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اول تو یہ خود اصحاب انتشار و فرقہ بندی کا شکار ہو گئے ثانیا یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ نہیں انتشار ذاتی تھا احکام الہی میں نہیں تھا تو پھر اہلسنت والجماعت یہ بتائیں کہ ابوحنیفہ سے پہلے جن اصحاب سے مسائل و احکام اخذ کرتے رہے کیا انکی فقہ بعد میں مفقود ہو کر رہ گئی تھی یا اس فقہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا تھا اور اگر اہلسنت والجماعت یہ کہیں کہ نہیں ہمارے ان آئمہ نے اصحاب رسول اللہؐ سے احکام لیے ہیں تو ہم انکی خدمت میں اتنا سوال تو کر سکتے ہیں کہ جب تمہارے آئمہ نے تمام احکام اصحاب سے لیے تو پھر ان چار آئمہ کی فقہ میں اختلاف کیسا؟

اگر امام ابوحنیفہ کی فقہ میں کتا حرام ہے تو امام مالک کی فقہ میں حلال کیسا؟ اگر ابوحنیفہ کی فقہ میں نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی جائے تو فقہ امام مالک میں نماز ہاتھ کھول کر پڑھنے کا جواز کیسا؟ بس معلوم ہوتا ہے کہ دال میں کالا کالا کچھ ضرور ہے ورنہ اتنا اختلاف نہ ہوتا کیونکہ اگر ان آئمہ نے احکام اصحاب سے لیے تو کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی جاتی تھی

تاریخ اسلام کا اگر صحیح مطالعہ کیا جائے تو یہی ملتا ہے کہ حضرت ابو بکر نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے یہ تو زمانہ حضرت عمر کے وسط میں نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی گئی۔

پس ایک عقلمند انسان کیسے اس فقہ پر یا ان اصحاب کے احکام پر عمل پیرا ہو کر اخروی نجات کا حقدار بن سکتا ہے۔ اور اگر ہم مزید بے نقاب کریں تو یہ اسلامی تاریخ ہمیں بار بار دکھلا رہی ہے کہ نبی اکرمؐ کی وفات کے بعد اکثر صحابہ آپس میں لڑے، ایک دوسرے کے قتل میں اپنے ہاتھوں کو رنگین کیا، ایک دوسرے کو کافر کہا، احکام اسلام میں تبدیلی کی اور آپس میں جنگیں بھی لڑیں۔

حضرت عائشہ کی جنگ جمل اور معاویہ کی جنگ صفین حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ سے کھلے میدانوں میں ہو چکی تھیں اور دونوں طرف سے اصحاب رسول اللہؐ قتل ہو چکے تھے پھر ہم کس پر اعتماد کریں آیا معاویہ بن ابو سفیان پر یا عائشہ بنت ابی بکر پر کہ جنہوں نے حق کے امام کے ساتھ جنگ کی، مسلمانوں کا ناحق خون اپنی گردنوں پر لیا۔

آیا ہم اہلسنت والجماعت سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ آپ کے آئمہ میں جو اختلاف ہے اس اختلاف کا سبب کیا ہے؟

جب قرآن ایک ہے۔

خداوند متعال ایک ہے۔

قبلہ ایک ہے۔

رسولؐ ایک ہے پس اہلسنت یہ دعوی کیسے کر سکتے ہیں کہ ہم اہلسنت والجماعت ہیں ہم رسول اللہ کی سنت کے پیروکار ہیں۔

لیکن جب ہم شیعہ اثنا عشریہ کے مذہب کا مطالعہ کرتے ہیں تو قسم ہے اس خدا ذوالجلال کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے۔

ہمارے بارہ آئمہ ہیں حضرت علی علیہ السلام سے لیکر حضرت قائم آل محمد مہدیؑ برحق تک کسی ایک بات پر اختلاف نہیں اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ کی فقہ کا مرکز کہاں سے نکلتا ہے تو پھر ہمیں یہ مرکز رسول اللہ کی ذات گرامی سے ملتا ہے یا آپ کی پاک آلؑ سے جسمیں نہ کوئی اختلاف ہے نہ انتشار اور جب ہم احکام اسلامیہ کو اخذ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ہمارے بعض علماء کرام نے غیبت صغریٰ کے زمانہ میں ان تمام احکام کو حضرت امام مہدیؑ (عج) سے لیا امام مہدیؑ (عج) نے امام حسن عسکریؑ سے انہوں نے اپنے باپ امام علی نقیؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام محمد تقیؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام علی رضاؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام موسیٰ کاظمؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام محمد باقرؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام زین العابدینؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام حسینؑ سے انہوں نے اپنے بھائی امام حسن مجتبیٰؑ سے انہوں نے اپنے بابا حضرت امیر المومنین علیؑ سے انہوں نے جناب سرکار رسول خداؐ سے آپؐ نے جناب جبرائیل سے وحی کے ذریعے اور جناب جبرائیلؑ نے اپنے خداوند متعال سے تو نہ ان میں کوئی اختلاف نہ فاصلہ تو اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ کی سنت پر عمل کرنے والے ہم ہیں، صحیح اسلام والے ہم ہیں، قرآن والے ہم ہیں، اہلبیتؑ والے ہم ہیں، اور الحمد للہ اہل نجات بھی ہم ہیں کیونکہ ہمارے آئمہ معصوم ہمارا رسولؐ معصوم پس ہمیں اسلام ملا معصومینؑ سے اور کئی لے بیٹھے منافقین سے۔

پس واضح و آشکار ہے کہ رسول خداؐ کی سنت پر عمل کرنے والے شیعہ ہیں اور بنی امیہ و بنی عباس کی سنت پر عمل کرنے والی کوئی دوسری جماعت ہے کیونکہ شیعہ نے تمام احکام رسولؐ و آلؑ رسولؐ سے لیے ہیں جبکہ اہلسنت نے اپنے تمام احکام اصحاب سے لیے ہیں یا ان آئمہ اربعہ سے جو نہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں تھے اور نہ ہی آپکے خاندان میں سے تھے نہ معلوم یہ کہاں سے آئے اور کیسے فقیہ بنے اور نجانے اہلسنت نے کیسے ان کی فقہ کو اسلام کی فقہ کہا۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ اہلسنت والجماعت کے آئمہ اربعہ کا مختصراً حدود اربعہ بیان کردیں تا کہ مزید محققین کو حق تک پہنچنے میں آسانی ہو جائے ہم چاہتے ہیں کہ اختصار کیا جائے مگر کیا کریں اس اختصار سے بھی اتنا طویل سلسلہ نکل رہا ہے کہ اگر ان کو بیان نہ کیا جائے تو مقصد فوت ہو جائیگا لہذا قارئین حضرات سے اس امید کے ساتھ کہ وہ ہماری کوشش کو اپنے قیمتی وقت میں جگہ دیں گے اور مطالب کو خوب یاد کریں گے اور تعصب کے بغیر ان مطالب کو اخذ کر کے عمل پیرا ہو کر اخروی نجات تک اپنے آپ کو پہنچائیں گے۔

ان تنصر اللّٰہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (القرآن الکریم)

اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کریگا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

# امام ابو حنیفہ کا تعارف:

امام ابو حنیفہ کا نام نعمان تھا والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی بن ماہ تھا جو کابل کے رہنے والے تھے انکے دادا حالت کفر میں مرے مگر کہا جاتا ہے کہ ان کے والد ثابت مسلمان ہو گئے تھے اور بنی تیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ امام ابو حنیفہ سن ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور تاریخ سے اس کا پتہ نہیں چلتا کہ آپ عراق کب آئے۔

جناب کی جائے پیدائش میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ عراق میں اور بعض کہتے ہیں مقام نساء میں پیدا ہوئے اور بعض ترمذ کا نام بھی لیتے ہیں بعض انبار یا کوفہ لیکن مشہور قول یہ ہے کہ جب عرب نے ان علاقوں کو فتح کیا تو وہاں سے گرفتار ہو کر آئے اور بنی تیم کے ایک شخص نے انہیں آزاد کر دیا پس امام ابو حنیفہ نسب کے اعتبار سے فارسی اور حسب کے لحاظ سے غلام تھے اور ان کے خاندان کی ولایت یعنی خرچہ وغیرہ بنی تیم کے ذمہ تھی مختصر یہ کہ آپ کے والد کی تاریخ زندگی پردہ خفاء میں ہے۔

# امام ابو حنیفہ کے متعلق چند غور طلب باتیں

امام ابوحنیفہ کے حالات کا تذکرہ کرتے وقت غالباً سب سے زیادہ مشکل مرحلہ انکے مناقب وصفات کا تذکرہ کرنا ہے کیونکہ موصوف کے اتنے مناقب گھڑے گئے ہیں کہ اگر مناقب الگ کردیئے جائیں تو حالات میں کچھ بچتا ہی نہیں جو ہمارے پلے پڑے امام ابوحنیفہ کے متعلق چند کتابیں بھی لکھی گئیں جن میں فقط امام صاحب کے مناقب ہی مناقب ہیں اور یہ کیوں ہوا اس لئے کہ انکے چاہنے والوں نے ایسی ایسی باتیں موصوف کے ساتھ منسوب کردی ہیں کہ ہر عاقل سوائے ہنسی کے نہیں رہ سکتا ہم فقط ان کتابوں کا نام ذکر کرتے ہیں جو ابوحنیفہ کی شان ومنزلت کے بارے لکھی گئی ہیں۔

(۱) عقود المرجان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان علامہ طحاوی۔

(۲) مناقب ابی حنیفہ۔ مولف موفق الدین بن احمد مکی خوارزمی التوفی ۵۶۸ ہجری۔

(۳) الیسان فی مناقب النعمان مُولف علامہ زمخشری متوفی ۵۳۸ ہجری۔

یہ وہ کتابیں ہیں جو بڑی خصوصیت کے ساتھ موصوف کی مناقبت میں لکھی گئی ہیں۔

**ڈاکٹر احمد امین لکھتے ہیں** مذہبی عصبیت نے ہر مذہب کے بعض پیروؤں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے اماموں کی شان ومنزلت بلند دکھانے کیلئے چند حدیثیں وضع کریں اس باب سے وہ خوشخبری اور بشارت والی حدیثیں ہیں جو ہر امام کے متعلق ان لوگوں نے پیغمبر کی طرف منسوب کر کے بیان کی ہیں۔

**امام ابوحنیفہ کے متعلق** حنفی حضرات نے ایسی روائتیں پیش کی ہیں جنکی نسبت جناب ختمی مرتبتؐ کی طرف دے دی گئی ہے جن میں موصوف کے متعلق بشارت وخوشخبری ہے یہاں تک کہ رسول اسلامؐ نے امام ابوحنیفہ کا نام تک ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً

(یکون فی امتی رجلٌ یقال له ابو حنیفه وهو سراج امتیّ)

میری امت میں ایک مرد آئیگا جسکا نام ابو حنیفہ ہوگا اور وہ میری امت کا چراغ ہے

دوسری روایت یوں ہے

(یکون فی امتی رجلٌ یقال له النعمان بن ثابت یکنی بابی حنیفه یحیی الله به سنّتی)

میری امت میں ایک شخص آئیگا جس کو نعمان بن ثابت کہا جائیگا اور اسکی کنیت ابو حنیفہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ سے میری سنت کو زندہ کریگا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ وہ کونسی سنت ہے جسکو امام صاحب نے زندہ کرنا ہے اس سے پہلے نہ اہلبیتؑ زندہ کر سکے اور نہ اصحاب زندہ رکھ سکے۔

اب ہم ان روایتوں کے راویوں کا دنبال کرتے ہیں تا کہ حقیقت کو تلاش کیا جائے اور تعجب یہ ہے کہ خود اہلسنت حضرات ان حدیثوں کو صحیح نہیں مانتے جس پر ہم انگشت نمائی کریں گے۔

## چراغ والی حدیث:

اس حدیث کے ذریعے اہلسنت ابو حنیفہ والے اپنے امام کی بڑی شان و شوکت بیان کرتے ہیں بس ہم اس حدیث کا سلسلہ روایت کو ذکر کرتے ہیں تا کہ حق و باطل صدق و کذب میں فرق نمایاں ہو جائے۔ اس چراغ والی حدیث کے راوی محمد بن سعید ہیں اسکی کیا حیثیت و صلاحیت تھی اسکے متعلق خود علمائے اہلسنت کے بیانات قلمبند کرتے ہیں۔

## علامه ابن حجر مکی لکھتے ھیں:

محمد ابن سعید بورقی حدیثیں گھڑنے والوں میں سے ایک ہے اس نے انتہائی ناقابل قبول حدیثیں ثقہ و معتبر افراد کی طرف منسوب کر کے بیان کیں وحشت ناک روایت اسکی وہ ہے جو اس نے

اپنے مشائخ کے ذریعہ روایت کی ان مشائخ نے فضل بن موسیٰ سے سنا فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمر سے اس نے ابی سلمہ سے اور اس نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ یکون فی امتی الخ۔ میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ابو حنیفہ ہے اور وہ میری امت کا چراغ ہے۔

دوسری روایت محمد بن سعید بورقی کی سنئے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

عنقریب میری امت میں سے ایک شخص ہوگا جس کا نام محمد بن ادریس ہوگا (یعنی امام شافعی) اس کا فتنہ ہماری امت کے لئے ابلیس کے فتنہ سے زیادہ نقصان دہ ہوگا۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب لسان المیزان جلد۵ ص۱۷۹

اب اسی سے ہر قاری خود اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ خود کتنا سچا ہے اور کس قدر جھوٹا

حمزہ بھی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سعید کذاب ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں کہ محمد بن سعید کی حدیث کسی قدر و قیمت کی نہیں۔

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ترین علمائے اہلسنت ہیں اور حنفی کہتے ہیں بعض لوگوں نے ابی حنیفہ کی مدح میں هو سراج امتی کی حدیث نقل کی ہے یہ حدیث من گھڑت اور موضوع ہے۔

## حدیث دوئم :

"رسول اللہؐ نے فرمایا عنقریب ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور کنیت ابی حنیفہ وہ خدا کے دین اور میری سنت کو زندہ کرے گا"

اس حدیث کے جھوٹا ہونے پر کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ جس سے یہ روایت نقل کی گئی ہے اس کا نام مکی ابن سلیمان ہے اس نے ابراہیم بن آحمد خزاعی سے سنا اس نے ابو ہدبہ ابراہیم بن ہدبہ سے سنا اس نے انس بن مالک سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

خطیب بغدادی اپنی کتاب تاریخ بغداد میں لکھتے ہیں ابراہیم بن ہدبہ نے انس سے منسوب

کر کے بہت سی باطل و مہمل حدیثیں روایت کی ہیں۔

ابو حاتم کا قول ہے کہ یہ ابراہیم بن ہدبہ کذاب و خبیث ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں یہ دجال لوگوں میں سے تھا اسے حدیث سے کوئی واقفیت نہ تھی (لسان المیزان ج ا)۔

بشر بن عمر کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک دعوت ولیمہ تھی اسمیں میں بھی مدعو تھا اور ابو ہدبہ بھی پس ابو ہدبہ نے کھایا پیا اور نشہ سے بدمست ہو کر گانے لگا۔ (تاریخ ابن عساکر)۔

علی بن ثابت کہتے تھے کہ ابو ہدبہ میرے گدھے سے بھی زیادہ جھوٹا ہے۔

اسی طرح کے اور بھی کافی اقوال ہیں مگر اختصار کی وجہ سے ہم یہاں نقل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ خاکہ فقط اسلئے بیان کیا جارہا ہے تاکہ خداوند متعال کی مخلوق پڑھے اور ان پر خوب غور و فکر کرے تاکہ صراط مستقیم پر چل کر اُخروی نجات کو حاصل کر سکے اور ایسے اماموں سے اپنی جان چھڑا کر آئمہ اہلبیتؑ کے دامن سے متمسک ہو کر اس جنت میں پہنچ جائیں جس کے سردار امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ اتنا وقت ہے اور نہ ہی اتنی گنجائش کہ ہم ایک ایک حدیث کو نقل کریں اور پھر اسکے تمام راویوں کا ذکر کریں اور ہم راوی کے متعلق علماء کے اقوال نقل کریں۔

مختصر یہ ہے کہ مذکورہ بالا حدیثوں کو خود علماء اہلسنت نے وضعی اور من گھڑت قرار دیا ہے ان حدیثوں کے راویوں کو کذاب و دجال اور وضاع کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ قابل حیرت بات تو یہ ہے کہ جن حضرات نے مناقب ابو حنیفہ میں کتابیں لکھی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر کتابوں میں ان حدیثوں کا کہیں ذکر نہیں ہے اور ذکر نہ ہونے کی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ خود ان حضرات کو ان حدیثوں کی صحت پر اعتماد ہی نہیں۔

# ابو حنیفہ تاریخ کے آئینہ میں:

ابو حنیفہ کے بارے میں کہنے والوں نے اس قدر مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے کہ نہ بیان کا اعتدال باقی رہا ہے اور نہ اقوال کا توازن۔ بعض چاہنے والوں نے تو انتہا کر دی ایسے قصے اور افسانے گھڑے ہیں کہ آج کے ناول نگار بھی شرما جائیں۔

ان کے چاہنے والوں کا تو یہ عالم تھا کہ وہ انہیں انبیاء کی منزل تک لے گئے حد ہو گئی کہ ان کیلئے توریت میں بشارتیں تلاش کیں نبی اکرم کی زبان مبارک سے پیشین گوئی وضع کی انہیں امت کا چراغ اور امت کا مجدد بنا دیا اس سے بھی اور تعجب وحیرت کی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اترنے کے بعد ان کے احکام کی تقلید کا پابند بنایا اور نعوذ باللہ حضرت خضر علیہ السلام کو ابو حنیفہ کی شاگردی کا شرف بخش دیا۔

قاضی زادہ کا بیان ہے کہ مذہب صرف ابو حنیفہ کا ہے اس لیے کہ اس کا اتباع حضرت خضر علیہ السلام نے پانچ سال تک صبح کے وقت ان سے علم شریعت سیکھا اور جب ابو حنیفہ کا انتقال ہو گیا تو جناب خضر علیہ السلام نے بارگاہ احدیت میں عرض کی کہ مجھے ابو حنیفہ کی قبر سے استفادہ کرنے کی اجازت دے دی جائے چنانچہ اجازت دیدی گئی اور حضرت خضر علیہ السلام نے پچیس سال تک مزید علم حاصل کیا اس کے بعد حکم خدا ہوا کہ قشیری کے پاس جائیں اور انہیں تمام معلومات سکھائیں قشیری نے ان تعلیمات سے ایک ہزار کتابیں تالیف کیں جو نہر جیحوں کے حوالے کر دی گئیں تا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں تو انہی کتابوں پر عمل کریں۔

دیکھیے کتب اہلسنت۔ الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ ص ۱۲۰۔ الیاقوتیہ ابن جوزی ص ۴۵

امام ابو حنیفہ کے چاہنے والوں کو کم از کم یہ تو سوچ لینا چاہیے تھا کہ یہ تعظیم نہیں بلکہ توہین ہے ایسے خرافات سے خود اسلام کی توہین ہوتی ہے اور ایسی باتیں ایک صاحب عقل وانصاف کی نظر میں

نہایت مہمل اور غیر معقول ہیں۔

اس کے علاوہ بھی چند خلاف طبیعت وفطرت معجزات بھی وضع کیے گئے مثلاً یہ کہ آپ ایک مقام پر بیٹھ کر ۷۰ ہزار قرآن ختم کرلیا کرتے تھے، چالیس سال تک نماز عشاء کے وضوء سے نماز صبح ادا کی، دس سال تک بکری کا گوشت صرف اس لئے نہیں کھایا کہ کسی کی ایک بکری گم ہوگئی تھی اور ہر گوشت پر اس بکری کے گوشت کا گمان ہوتا تھا اور بکری کی عمر بھی عام طور سے دس سال ہوتی ہے۔

## ”حضرت ابو حنیفہ کے بارے میں اپنوں کے بیانات،، ضرور پڑھیے:

**باطل کے دور اقتدار میں تقوی کی آرزو ہے**
**کتنا حسین فریب ہے جو کھا رہے ہیں لوگ**

امام صاحب کی شخصیت پر خود ان کے اپنے مذہب والوں نے جو تبصرہ کیا ہے پڑھنے کے لائق ہے اور حیرت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کو کسی نے کافر، کسی نے بے دین، کسی نے فاسد العقیدہ اور کسی نے مخالف کتاب وسنت وغیرہ وغیرہ کہا ہے گویا کہ ہر شخص نے اپنے ذوق تحقیق کی بنا پر ایک نئے لقب سے نوازا ہے۔

**ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام**
**وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا**

## ایک واقعہ:

ایک مرتبہ سفیان ثوری، شریک، حسن بن صالح، ابن ابی لیلیٰ ایک مقام پر جمع ہوئے اور ابو حنیفہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کرایا جس نے اپنے باپ کو قتل کیا ہو، ماں سے زنا کیا ہو،

باپ کے کاسہ سر میں شراب پی ہو؟ ابوحنیفہ نے جواب دیا کہ وہ مومن ہے تو ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ اس شخص کی شہادت ناقابل قبول ہے، سفیان ثوری نے کہا کہ یہ بات کرنے کے بھی قابل نہیں ہے۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب خطیب جلد ۱۳ص ۳۷۴)

**ابراھیم بن بشار کا بیان:** اس نے سفیان بن عینیہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ابوحنیفہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گستاخ کوئی نہیں۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب الانتقاء کے صفحہ نمبر ۱۴۸)

**ولید بن مسلم کا بیان:** کہتے ہیں کہ مجھ سے مالک بن انس نے یہ سوال کیا کہ تمہارے شہروں میں ابوحنیفہ کا نام لیا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا وہ شہر رہنے کے قابل نہیں ہے۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الشعرانی ج ۱ص ۵۹)

**اوزاعی کابیان:** کہتا ہے کہ ہمیں ابوحنیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں ہے بلکہ اعتراض اس چیز پر ہے کہ وہ رسول اللہ کی حدیثوں کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ دیکھیے۔

(کتاب تاویل مختلف الحدیث ابن قتیبہ ص ۶۳)

**ابن عبدالبر کا بیان:** ابوحنیفہ کو مطعون کرنے والوں میں ایک امام بخاری بھی ہیں جنہوں نے انکا ذکر ضعیف اور متروک لوگوں میں کیا ہے۔

**نعیم بن حماد کا بیان:** سفیان بن ثوری کے قول ابوحنیفہ کو دو مرتبہ کفر سے توبہ کرائی گئی۔

**نعیم فرازی کابیان:** یہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عینیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوحنیفہ کے انتقال کی خبر آئی سفیان نے برجستہ کہا کہ یہ شخص اسلام کو تباہ کر رہا تھا اس سے بدتر شخص اسلام میں پیدا نہیں ہوا۔ (اہلسنت کی معتبر کتاب، الانتقاء ابن عبدالبر ص ۱۵۰)

**ابن الجاورد کابیان:** انہوں نے اپنی کتاب ضعفاء و متروک میں لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کی اکثر

روایتیں غلط ہیں۔

**امام مالک کا بیان:** امام مالک نے انہیں اسلام کا بدترین مولود قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ شخص امت کو تلوار سے قتل کر دیتا تو وہ زیادہ آسان تھا۔

**وکیع بن الجراح کا بیان:** ان کا کہنا ہے کہ ابوحنیفہ نے دوسو احادیث میں رسول اکرم کی مخالفت کی ہے۔

**ابن مالک کا بیان:** ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ابوحنیفہ کے تابع ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ غلط فہمی ہے میں ان کے پاس اس وقت تک جایا کرتا تھا جب تک ان کی معرفت نہ تھی جب سے انہیں پہچان لیا ہے اب ضرورت نہیں۔

(اہلسنت کی معتبر کتب، الانتقاء ابن عبدالبر ص ۱۵۰، الخیرات الحسان ص ۷۶)

## مزید قارئین کی خدمت میں:

امام مالک سے حضرت عمر کے اس فقرہ کا مطلب پوچھا گیا کہ (بالعراق الداء العضال) عراق کی ناقابل علاج بیماری؟ امام مالک نے کہا وہ ابوحنیفہ ہیں۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلیمان کو کہتے سنا (ابلغوا باحنیفه المشرک انی من دینه بریٔ الی ان یتوب)

مشرک ابوحنیفہ کو ہمارا پیغام پہنچادو کہ میں اسکے دین سے بری ہوں جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

پھر سلسلہ اسناد سے حماد بن سلیمان سے روایت ہے کہ حماد نے ابوحنیفہ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا تمہارا آنا مبارک نہ ہو پھر اپنے اصحاب سے کہا اگر یہ سلام کرے تو جواب نہ دینا اگر بیٹھنا چاہیں تو بیٹھنے کی جگہ نہ دینا جب ابوحنیفہ قریب پہنچے تو حماد نے ایک مٹھی کنکری اٹھا کر ابوحنیفہ کے سامنے پر پھینکی۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب۔تاریخ بغداد ص ۳۸۱ ج ۱۳)

# علماء فقھا اور محدثین اھلسنت

# جنھوں نے ابو حنیفه کی ردکی ھے:

**اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے**

وہ لوگ جنھوں نے ابوحنیفہ کی ردکی ہے ان میں سے چند شخصیتیں یہ ہیں

علامہ بجستانی

علامہ جریر بن حازم

ہمام بن یحیٰی

حماد بن سلمہ

حماد بن زید

ابو عوانہ

عبدالوارث

دارلعنبری قاضی

یزید بن زریع

علی بن عام

مالک بن انس

امام جعفر بن محمدؑ

عمرابن قیس

ابوعبدالرحمٰن مقری سعید بن عبدالعزیز

اوزاعی، عبداللہ بن مبارک

ابواسحاق فزاری

یوسف بن اسباط

محمد بن جابر

سفیان ثوری

سفیان بن عینیہ

حماد بن ابی سلیمان

ابن ابی لیلیٰ۔

ان آئمہ جمہور مسلمین نے بالاتفاق ابوحنیفہ کی رد کی ہے۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۶۹)

**امام مالک نے فرمایا** ابوحنیفہ کا فتنہ اسلام کیلئے ابلیس کے فتنہ سے زیادہ مضر ثابت ہوا۔

**عبدالرحمان کہتے ہیں** کہ دجال کے فتنہ کے بعد ابوحنیفہ کی رائے سے بڑھ کر ہمیں کسی فتنہ کا علم نہیں۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص ۳۹۶ ج ۱۳)

**شریک نے کہا ہے** کہ کوفہ کے ہر محلہ میں شراب بیچنے والے اگر پیدا ہو جائیں تو یہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ اس کے محلوں میں کوئی شخص ابوحنیفہ کے اقوال بیان کرنے والا ہے۔

(دیکھیے تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۹۶)

**ضرور پڑھیے:**

**شوخی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر**

**کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی**

سلام کہتے ہیں کہ ایوب بجستانی مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے ابو حنیفہ کو دیکھا کہ انکی طرف چلے آرہے ہیں ابو ایوب نے اپنے اصحاب سے کہا یہاں سے اٹھ چلو یہ خارشی انسان ہمیں خارش زدہ نہ کردے چنانچہ سب اٹھ کر منتشر ہو گئے۔

محققین حضرات خطیب بغداد کی تاریخ بغداد کو پڑھیں انشاللہ ابو حنیفہ کے متعلق آپ کو سب کچھ ملے گا جسے آپ چاہتے ہیں۔

قارئین اس قسم کی روایات کا تو انبار ہے مگر کیا کریں کہ وقت کم ہے اور مطالب بہت زیادہ ہیں ہم اختصار کیوجہ سے بھی دامن تحریر کو سمیٹ رہے ہیں تاکہ مزید موضوع کو لیا جائے یہ ہیں اہلسنت و الجماعت کے امام کہ جن پر خود ان کے علماء نے طعن کیا ہے ہمارا کام تو فقط تاریخ پیش کرنا ہے۔

**مانو نہ مانو حضور کو سمجھاتے جائیں گے**

# تحصیل علم اور امام ابو حنیفہ:

امام ابو حنیفہ عبد الملک بن مروان کے دور خلافت یعنی ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ ہجری یا ۱۵۲ ہجری میں دنیا سے رحلت پائی انہوں نے اموی دور حکومت میں ۵۲ سال گزارے اور ۱۲ سال عباسی زمانہ خلافت میں گزارے ان کی نشو نما کوفہ میں ہوئی اس وقت حجاج بن یوسف ثقفی شریک کار حکومت اموی تھا امام ابو حنیفہ نے خود اپنی آنکھوں سے حجاج کی سنگ دلی اسکے مظالم اور اسکی بدسرشتی کا مشاہدہ کیا حجاج کے وقت ابو حنیفہ پندرہ سال کے تھے۔

اس بات کی طرف بھی اشارہ کرنا ضروری ہے کہ ابو حنیفہ نے اپنی زندگی کا کافی حصہ تجارت میں گزارا اور یہ کپڑوں کا کاروبار کیا کرتے تھے اور زندگی کے دن بڑی عیش و سکون سے بسر کر رہے

تھے چونکہ امام ابوحنیفہ کا مسکن کوفہ میں ہی تھا اور کوفہ ان دنوں علمی مرکز بن رہا تھا جہاں علمی اجتماعات ہوتے تھے خلاصہ یہ ہے کہ انکی ابتدائی زندگی کاروبار میں گزری ایک مدت کے بعد انہیں شعبی نے تحصیل علم کی طرف متوجہ کیا تو حلقہ کلام کی طرف گئے اور آخر کار حماد بن ابی سلیمان (المتوفی ۱۲۰ ہجری) کے شاگردوں میں داخل ہو گئے یوں تو امام ابوحنیفہ کے اساتذہ زیادہ تھے مثلاً عطا بن رباح جو مکہ میں تھے اور یہ عطا بھی عجمی تھے۔

مدینہ میں عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام سے تحصیل علم کی۔ عاصم ابن ابی نجود، عطیہ کوفی، عبدالرحمان بن ہرمز، ہشام بن عروہ وغیرہ کے علاوہ بھی اور کافی سارے اساتذہ سے علم حاصل کیا مگر مکمل وابستگی حماد بن سلیمان اشعری سے رہی حماد بن سلیمان نے انس بن مالک، سعید بن مسیب اور ابووائل سے حدیثیں نقل کی ہیں ان کے استاد ابراہیم نخعی تھے، امام ابوحنیفہ کے مخصوص استاد حماد بن سلیمان اشعری نے ۱۲۰ ہجری میں انتقال کیا اور اس وقت ابوحنیفہ چالیس برس کے تھے حماد کے مرنے کے بعد انکی جگہ بیٹھے اور ان کے حلقہ کے لوگوں کو درس دیا کرتے تھے۔

اور یہ بھی نہیں کہ ابوحنیفہ ان ۱۸ سالوں میں اور کسی کے ہاں نہ گئے ہوں نہیں ایسا نہیں بلکہ جب آپ حج پہ جایا کرتے تھے تو مکہ اور مدینہ میں تابعین سے ملتے تھے اور ان سے حدیثیں بھی سنتے تھے آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی خدمت میں بھی حاضری دیتے اور ان سے حدیثوں کا استفادہ کرتے جیسے حضرت زید بن علیؑ، امام محمد باقر علیہ السلام، امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام کے پوتے جناب عبداللہ بن حسن بن حسن علیہ السلام۔

## ابوحنیفہ امام جعفر صادق کی شاگردی میں:

دیدہ وران بت کدہ اک مشورہ تو دو

کعبہ جھلک یہاں بھی دکھائے تو کیا کروں

امام ابوحنیفہ نے کم از کم دوسال خدمت امام صادقؑ آل محمدؐ میں گزارے اوران سے خوب استفادہ کیاان دنوں مدینہ میں درسگاہ اہلبیتؑ عروج پرتھی اورآپؑ کے چار ہزار شاگرد علوم آل محمدؐ سے سیراب ہورہے تھے خود امام ابوحنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شاگردی کو اپنی سعادت اور نجات کا ذریعہ قرار دیتے تھے اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول بہت مشہور ہے۔

ابوحنیفہ کہا کرتے تھے لولا السنتان لهلك النعمان (اگردوسال نہ ہوتے تو نعمان "ابوحنیفہ،، ہلاک ہوجاتا) اور شاگردی امام صادق علیہ السلام سے روایتیں بھی نقل کی ہیں۔

## فقہ ابوحنیفہ کی ترقی کے اسباب:

فقہ امام ابوحنیفہ سے لوگ امام ابوحنیفہ کے ان اصحاب کے ذریعہ متعارف ہوئے جوآپ سے خصوصی وابستگی رکھتے تھے کیونکہ خود امام ابوحنیفہ نے فقہ میں کوئی کتاب نہیں لکھی امام ابوحنیفہ کے کافی شاگرد تھے مگر جن شاگردوں نے امام ابوحنیفہ کی فقہ کو ترتیب دیا وہ درج ذیل ہیں۔

### ابویوسف:

ان کا نام یعقوب تھا باپ کا نام ابراہیم انصاری تھا اور نشو ونما کے لحاظ سے کوفی تھے ۱۱۳ ہجری میں پیدا ہوئے بہت غربت وتنگدستی میں پلے بڑھے پہلے ابن ابی لیلیٰ کی شاگردی میں رہے بعد میں ابوحنیفہ کے ساتھ وابستہ ہوگئے کیونکہ ابوحنیفہ دس برس تک ان کے اہل وعیال کے نان ونفقہ کے کفیل رہے ابوحنیفہ کے مرنے کے بعد تنہا ان کے علمی وارث قرار پائے خلفائے بنی عباس کے ہاں بہت مقبولیت پائی اور تین عباسی خلفاء کی طرف سے قاضی رہے مہدی عباسی ہادی عباسی اور ہارون الرشید

مگر ہارون رشید کے ہاں انہیں بہت تقرب حاصل ہوا جسکی وجہ سے فقہ ابو حنیفہ نے ترقی کی اور اسی (ابو یوسف) کے ہاتھ میں قضاوت تھی گویا کہ اپنی مرضی اور پسند کے آدمیوں کو قاضی کے عہدے پر تقرر کرتا اور یوں فقہ ابو حنیفہ عروج پر پہنچا یعنی ابو حنیفہ کے مذہب کی ترویج میں عباسی اقتدار کا بہت بڑا حصہ ہے اور ابو یوسف نے کافی کتابیں بھی تالیف کیں جن میں اپنی رائے اور ابو حنیفہ کی رائے کو بھی داخل کیا گیا۔

## محمدبن الحسن شیبانی :

بنی شیبان کے آزاد کردہ غلام تھے ۱۳۲ ہجری میں پیدا ہوئے ۱۸۹ ہجری میں مرے ابو حنیفہ کی شاگردی میں داخل ہوئے جب ابو حنیفہ کا انتقال ہوا تو انکی عمر ۱۸ سال تھی مگر بعد میں ابو یوسف سے علوم کی تکمیل کی مدینہ جا کر مالک سے حدیثیں حاصل کیں اور تین سال مدینہ میں رہے انکی کتابیں فقہ ابو حنیفہ کا مرجع اول ہیں مگر اکثر مسائل میں انہوں نے ابو حنیفہ کی مخالفت کی ہے۔

## حسن بن زیاد لولوئی :

کوفہ کے رہنے والے تھے ۲۰۴ ھ میں انتقال کیا یہ حنفی مذہب کے فقیہ اور ابو حنیفہ کے قیاسات و آرا کے راوی ہیں مگر محدثین نے ان پر طعن کیا ہے اور انکی احادیث کو متروک کیا ہے، ابن معین کا قول ہے کہ یہ کذاب اور نا قابل اعتماد آدمی ہے ابو ثور کا قول ہے کہ لولوئی سے بڑھ کر میں نے کسی کو جھوٹا نہیں پایا، ابن ابی شیبہ کہا کرتے تھے کہ اسامہ انہیں خبیث کے لفظ سے یاد کیا کرتے تھے۔ (لسان المیزان جلد ۲ ص ۲۰۸)

## زفر بن ھذیل :

یہ ابو یوسف اور محمد بن حسن سے بھی پہلے شاگردی ابو حنیفہ میں آئے ۱۵۸ ھ میں انتقال کیا ان

کے باپ عربی اور ماں فارسی تھی ابو حنیفہ سے اہل الرائے کی فقہ حاصل کی یہ قیاس کرنے میں ابو حنیفہ کے تمام اصحاب سے تیز تھے ابو حنیفہ نے انہیں اپنا جانشین بنایا تھا اور ان کے بعد ابو یوسف کو نامزد کیا تھا ازوی کا قول ہے کہ زفر کا نہ مذہب پسندیدہ ہے نہ انکی رائے۔

یہ ابو حنیفہ کے وہ تلامذہ تھے جنھوں نے ابو حنیفہ کی فقہ کی اشاعت کی انکی رائے لوگوں میں پھیلائی سب سے پہلے فقہ قیاسات ابو حنیفہ کی تدوین کی وہ ابو یوسف ہیں ان کے بعد محمد بن الحسن شیبانی آپ کو حنفیوں کی کتابوں میں چاروں اماموں ابی حنیفہ زفر، ابی یوسف، محمد بن حسن کے اقوال ملیں گے ان کے علاوہ بھی اس مذہب کے اور علما گزرے ہیں جن کے فتووں میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی اشاعت اثر اقتدار کی مرہوں منت تھی اور ابو حنیفہ کے علم کو علیحدہ اس لیے نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ ان کی فقہ ان کے شاگردوں کی تدوین شدہ ہے چونکہ خود امام حنیفہ کی کوئی قابل ذکر تصنیف نہیں ہے۔

# مختصر سا تذکرہ امام مالک کا:

**یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں زرتابی قباؤں میں**
**سحر کا نام لے کر رات کی تعلیم دیتے ہیں**

مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمر بن الحارث بن عثمان بن خثیم بن عمر بن حارث یہ ذواصبح کے خاندان سے تھے جو حمیر کی شاخ ہے اور حمیر یمن کا ایک قبیلہ ہے کنیت ابو عبداللہ اور ماں کا نام عالیہ بنت شریک ازد یہ قبیلہ ازد کی تھیں امام مالک ماں باپ کی طرف سے عربی النسل تھے امام مالک کے استاد شہاب زہری اور دوسرے علما اہلسنت کے نزدیک امام مالک بنی تیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتب، الانتقاء صفحہ ۱۱، مناقب مالک سیوطی)

قابل ذکر بات یہ ہے کہ لکھتے ہیں امام مالک کتنے برس شکم مادر میں رہے بعض کہتے ہیں ۲ برس اور بعض کہتے ہیں ۳ برس کوئی کہتا ہے چار برس واقدی کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی لکھا ہے کہ امام مالک شکم مادر میں ۳ برس تک رہے۔ **حسن سرنگوں ہوگا عشق ہوگا بے پردہ**

(اہلسنت کی معتبر کتاب الانتقاء صفحہ ۱۲، مناقب مالک سیوطی ص ۶)

تعجب اور حیرت ہے کہ بچہ شکم مادر میں ایک سال سے زیادہ نہیں رہ سکتا عموماً نو ماہ تک بچہ ماں کے شکم میں رہتا ہے مگر نجانے امام مالک کو کیوں ۹ ماہ کی بجائے ۳ برس تک شکم مادر میں گزارنا پڑے اور یہ بھی معلوم نہیں ہوسکا کہ امام مالک کے باپ کس سن میں مرے ہیں تاکہ صحیح اندازہ لگایا جائے کہ امام صاحب کتنے سال شکم مادر میں رہے دوسرا امام مالک کی ولادت میں بھی اختلاف ہے کسی نے کہا ۹۰ ہجری علاوہ ۹۳ ہجری، ۹۵ اور ۹۶ ہجری کے اقوال بھی ملتے ہیں۔

قارئین کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ امام مالک کے باپ انس بن مالک تھے جو رسول اللہؐ کے صحابی اور آپؐ کے خادم تھے کیونکہ انس بن مالک نام کے پانچ آدمی گزرے ہیں اور سب اپنے اپنے مقام پر معروف تھے۔ امام مالک کے طرفداروں نے بھی فضائل امام مالک میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی بہت سی حدیثیں امام مالک پر منطبق کردیں جن کا کسی لحاظ سے بھی امام مالک سے تعلق نہیں ہے۔

ابن ابی الحوت اسنی المطالب میں لکھتے ہیں کہ ان میں سے کسی بھی امام کے متعلق پیغمبرؐ اسلام کی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ امام مالک کے تقوی و پرہیزگاری کے متعلق مالکی اہلسنت نے طرح طرح کی باتیں تحریر کی ہیں مثلاً قدرت نے انکی ران پر لکھا تھا مالک " حجۃ اللہ فی ارضہ (امام مالک روئے زمین پر خدا کی حجت ہیں) یا یہ کہ امام مالک تین دن میں ایک مرتبہ بیت الخلاء میں جایا کرتے تھے اور فرمایا کہ مجھے بیت الخلا جانے میں شرم آتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جو

انسان کے اختیار میں نہیں مگر بنانے والے نے کیا خوب بنائی مزید لکھا ہے کہ امام مالک کی کتاب موطا کا نام خواب میں خود پیغمبر اسلام نے رکھا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مالک میرے جد ابراہیمؑ کے وارث ہیں اس قسم کی من گھڑت باتیں بنانے والوں نے ایسے جیسے ہمارے ہاں ہیر رانجھا اور سسی پنوں کے قصے ہیں۔

# امام مالک کے متعلق علما اہلسنت کے اقوال:

**تم نے چاہا ہی نہیں چاہنے والوں کی طرح**

خود امام مالک اور ان کے ہم عصروں نے اور بعد میں آنے والے علما اہلسنت نے ان پر علمی اعتراضات اور بے لاگ تنقیدیں کی ہیں مگر ہم نہایت مختصر تحریر میں لائیں گے۔

**امام شافعی فرماتے ہیں** کہ امام مالک سے لیث زیادہ فقیہ تھے لیکن ان کے اصحاب نے انہیں آگے نہیں آنے دیا۔

(دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب رحمۃ غیثیہ ص ۶۔ ابن حجر مکی۔)

**سعید بن ایوب** کہتے ہیں کہ اگر لیث و امام مالک اکٹھا ہو جائیں تو امام مالک لیث کے سامنے گونگے ٹھہریں گے اور لیث جب چاہیں گے مالک کو بیچ دیں۔

(کتاب رحمۃ غیثیہ ابن حجر مکی ص ۶)

**یحییٰ بن سعید** کہتے تھے کہ سفیان ہر چیز میں مالک پر فوقیت رکھتے ہیں (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۱۶۴)

**احمد بن حنبل کا قول** ہے کہ ابو ذویب سعید بن مسیب کے مشابہ تھے اور امام مالک سے

افضل تھے البتہ امام مالک کو رجال کی پرکھا چھی آتی تھی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۱۷۶)

## امام مالک اور حکام:

امام مالک نے اموی دور حکومت کے ۴۰ برس اور عباسی عہد حکومت کے ۴۶ برس پائے ہیں انکی پیدائش ۹۳ ہجری اور وفات ۱۷۹ ہجری علی الاختلاف اقوال۔ امام مالک کی پیدائش ولید بن عبدالملک کے زمانہ حکومت میں ہوئی۔

امام مالک کو کوئی نہیں جانتا تھا مگر جب اہل الرائے اور اہل حدیث کا آپس میں اختلاف شدید ہوا تو اسوقت امام مالک کی پہچان ہوئی ایک وقت تھا کہ حکومت امام مالک کی سخت مخالف تھی یہاں تک کہ جناب کو کوڑوں سے اتنا مارا گیا اور بیل پر بٹھایا گیا مگر چند ہی دنوں بعد وہی حکومت امام مالک کی گرویدہ ہوگئی تھی اب اسمیں کیا راز تھا کہ امام مالک نے کونسی حکومتی فرمائش کو تسلیم کر لیا تھا کہ اب حکومت امام مالک کی شیدائی بن گئی بقول شاعر

**ایسے زخموں کا کیا کرے کوئی**
**جنکو مرہم سے آگ لگ جائے**

## امام مالک کو کیوں مارا گیا:

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ منصور نے امام مالک کی مخالفت کی تھی کہ یہ حدیث (لیس علی مستکرہ طلاق) جس شخص کو طلاق پر مجبور کیا جائے اسکا طلاق نہیں ۔کسی سے بیان نہ کریں پھر منصور نے مخفی طور پر ایک شخص کو بھیجا اس نے جا کر یہی سوال کیا امام مالک نے اس سے حدیث بیان کر دی اس پر منصور نے امام مالک کو اتنے کوڑے مارے کہ انکے دونوں کندھے اتر گئے۔

(دیکھیے ابن عبدالبر کی کتاب۔ الانتقاء ص ۴۳ و ص ۴۴)۔

# امام مالک کی منصور سے وابستگی:

غالباً منصور سے امام مالک کی وابستگی اور تقرب خصوصی ۱۶۲ ہجری میں ہوا جب کہ ابن قتیبہ نے روایت کی ہے منصور نے امام مالک کو لکھا کہ اگلے سال حج کے لیے آئیے میں بھی آنیوالا ہوں چنانچہ حج میں دونوں کی ملاقات ہوئی اور کافی باتیں ہوئیں اور منصور نے امام مالک سے مار پیٹ کی معذرت کی اور کہا کہ ایسی کتاب لکھے جس کا سب کو پابند بنایا جائے اس کتاب کے نسخے ہر شہر بھیج دیئے جائیں اور اس کتاب کو اپنا عملیہ قرار دیں اور شرعی مسائل میں بھی اسی پر عملدر آمد ہو امام مالک نے کہا عراق والے ہمارے علم پر راضی نہیں ہونگے منصور نے کہا نہیں زبردستی مجبور کیا جائیگا ورنہ ہم ان کے سروں کو تلواروں سے قطع کر دیں گے اور انکی پیٹھ توڑ ڈالیں گے پھر منصور نے کہا کہ امام مالک کو ہزار دینار دیا جائے اور گراں بہا خلعت دی جائے اور انکے لڑکے کو بھی ہزار دینار دلوائے۔

(دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ ج ۲ ص ۱۹۵)

جب منصور سے انکے لڑکے نے کہا کہ آپ اپنی رعایا میں سے ایک شخص کو اتنی قربت عنایت کرتے ہیں اور اسے اتنا قریب بٹھاتے ہیں منصور نے کہا روئے زمین پر صرف دو آدمی ایسے ہیں جن سے شرم کی جاسکتی ہے مالک اور سفیان ثوری۔

(دیکھیں مناقب مالک للزاوی ص ۲۵)۔

غرض یہ کہ امام مالک نے منصور کی حکومت کے آخری دنوں میں بہت بڑا درجہ حاصل کر لیا تھا ایسا درجہ کہ منصور کے نزدیک تمام مسلمانوں کو امام مالک ہی کی تقلید کرنا واجب تھی اگر کوئی مخالفت کرتا تو لائق گردن زنی تھا منصور کے بعد مہدی خلیفہ ہوا اسکے زمانہ میں بھی امام مالک کی منزلت بلند و بالا رہی اسی طرح جب ہارون رشید خلیفہ ہوا تو وہ بھی اپنے آبا و اجداد کے نقش قدم پر چلا اس نے بھی امام مالک کی منزلت کا پورا پورا لحاظ رکھا اور انکی خوب خدمت کی مدینہ آیا تو خود امام مالک کے پاس

حاضری دی بات یہ ہے کہ کوئی زمانہ تھا امام مالک گمنامی کی زندگی گزار رہے تھے اور کوڑے کھا رہے تھے مگر اب تو قسمت ہی بدل چکی ہے اب یہ وہ زمانہ ہے جب درہم و دینار بھی ہیں اور بادشاہ خود حاضری دے رہے ہیں آخر ہر صاحب انصاف یہ اندازہ بخوبی لگا سکتا ہے کہ امام مالک کے اتنے روابط کس شرط کی منظوری کے بعد معرض وجود میں آئے یہ زیادہ وضاحت کرنے سے قاصر ہیں ،دوستان خود بڑی بڑی مفصل کتابوں میں رجوع کریں تمام حالات سے آگاہی ہو جائیگی۔

# امام مالک کے اساتذہ اورشاگرد:

امام مالک کا زمانہ جلیل القدر علماء سے چھلک رہا تھا اپنی علمی شہرت اور غیر معمولی عظمت کی وجہ سے وہ علماء مرجع خلائق تھے اس وقت مدینہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی درسگاہ نے چار چاند لگا رکھے تھے بنی امیہ کی حکومت آخری سانسیں لے رہی تھی رکاوٹیں دور ہو جانے کے سبب دور دور سے مسلمانوں کے وفود اس درسگاہ میں پہنچتے اور صادق آل محمدؐ کے ارشادات سے مالا مال ہوتے امام جعفر صادق علیہ السلام کی درسگاہ حدیث رسول اللہ کی پابند تھی قیاس کو احکام شرعیہ میں کوئی دخل نہ تھا اس درسگاہ سے فیضیاب ہونے والوں میں ایک امام مالک بھی تھے امام مالک نے زیادہ تر احادیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے حاصل کیں آپ ان کے بزرگ ترین اساتذہ میں سے تھے یہ اسوقت کا ذکر ہے جب امام مالک مسلک اہلبیتؑ سے منحرف نہیں ہوئے تھے امام مالک کے دیگر اساتذہ میں سے یہ نام قابل ذکر ہیں۔

عامر بن عبداللہ بن زبیر، زید بن اسلم، ابی حازم، صفوان بن سلیم، صالح بن کیسان، اسماعیل ابن ابی حکیم، حمید بن قیس مکی۔

انکے علاوہ مخصوص اساتذہ بھی تھے ابن ہرمز حضرت عمر کے آزاد کردہ غلام نافع ابن شہاب زہری، ربیعہ بن عبدالرحمان معروف بہ ربیعۃ الرائی اور ابوالزناد۔

بہتر ہے کہ ان کے مختصر حالات لکھ دیں۔

## ابن ہرمز:

اس نام کے دو شخص گزرے ہیں عبدالرحمان بن ہرمز جن کا لقب اعرج اور کنیت ابوداؤد تھی یہ قاری اور محدث تھے ۱۱۷ ہجری میں مرے اور دوسرے عبداللہ بن یزید بن ہرمز انکی کنیت ابوبکر تھی ۱۴۸ ہجری میں مرے۔ اسمیں اختلاف ہے کہ کونسے ابن ہرمز سے امام مالک کو خصوصیت رہی بعض کہتے ہیں کہ پہلے ابن ہرمز ہے۔

## نافع عدوی:

نافع عدوی عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام تھے ان کا انتقال ۱۱۲ ہجری سے لیکر ۱۱۷ ہجری تک کسی سال میں ہوا ہے انہوں نے عبداللہ بن عمر، ابولبابہ، ابوہریرہ اور عائشہ بنت ابوبکر سے حدیثیں سنیں اور اسی نافع کی حدیثیں صحاح ستہ میں موجود ہیں۔

## ابن شہاب زہری:

ان کا نام محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب ان کا نتقال ۱۲۴ ہجری میں ہوا خاندان نبی امیہ میں انکی بڑی قدر ومنزلت تھی یزید بن عبدالملک بن مروان نے انہیں قاضی مقرر کیا تھا عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور حکومت میں تمام بلاد اسلامی کو یہ فرمان جاری کیا تھا کہ تم پر لازم ہے ابن شہاب زہری کی پیروی کرو امام مالک نے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے انہی ابن شہاب زہری نے عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے پیغمبرؐ اسلام کی حدیثیں مدون کیں اور یہی ابن شہاب زہری حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے شاگردوں میں سے تھے امام زین العابدینؑ نے انہیں ایک نوشتہ لکھا تھا جسمیں انہیں وعظ ونصیحت کی تھی اور ان حکام سے انہیں خبردار کیا تھا جنہوں نے انہیں اپنے اعتراض ومقاصد کے تحت تقرب بخشا تھا۔

## ابو الزناد:

ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان بنی امیہ کے آزاد کردہ غلام تھے ۱۳۰ ہجری میں انتقال کیا بنی امیہ کی طرف سے بعض اہم عہدوں پر فائز رہے یہ انکے آزاد کردہ غلاموں سے تھے اور اموی حکومت نے انہیں بہت سر پر چڑھایا اور دوسروں پر فوقیت دی۔

# امام مالک کے شاگرد:

مناقب لکھنے والوں نے تو بہت کچھ لکھا یہاں تک کہ امام مالک کے مشہور اساتذہ کو ان کے شاگردوں میں بٹھا دیا تا کہ امام صاحب کی عظمت اور نمایاں ہو جائے۔ ہم یہاں نہایت اختصار کے ساتھ ان کے چند شاگردوں کا ذکر کریں گے۔

## ابن وھب:

عبداللہ بن وہب بن مسلم بربری (المتوفی ۱۹۹ ہجری) امام مالک کے سب شاگردوں میں سے بڑے عالم تھے مگر ضعیف راویوں سے روایات نقل کرتے امام مالک کی وفات کے بعد مصر گئے اور وہاں امام مالک کے مذہب کی اشاعت کی مغربی ممالک میں بھی انہیں کی بدولت مالکی مذہب کی ترویج ہوئی امام مالک ہر شاگرد کو جھڑ کتے تھے مگر ابن وہب کو کبھی نہیں جھڑکا اور ان کا بہت احترام کرتے تھے۔

## ابن القاسم:

ابوعبداللہ عبدالرحمان بن القاسم عتکی المتوفی ۱۹۱ھ ہجری۔ امام مالک کے مخصوص شاگرد تھے مگر ان کے کچھ خیالات ونظریات اپنے استاد مالک کے خلاف تھے، ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ یہ فقیہ تھے

ان پر امام مالک کے برخلاف رائے وقیاس کا غلبہ تھا جسطرح بادشاہوں سے بے تعلق رہنے اور ان کے انعامات قبول نہ کرنے میں وہ امام مالک کے مخالف تھے ان کا نظریہ تھا کہ حاکموں کی نزدیکی میں کوئی بھلائی نہیں۔

## الشہب :

ابوعمرو الشہب بن عبدالعزیز قیسی عامری (المتوفی ۲۰۴ ہجری) ابن قاسم کے بعد مصر کی مذہبی ریاست انہی کے ہاتھ آئی یہ امام شافعی کے سخت مخالف تھے انکے مرنے کی دعا مانگا کرتے تھے امام شافعی کے مرنے کے چند دنوں بعد مرے میں کہوں گا کہ خوش قسمت تھے دشمن کی موت دیکھ کر مرے۔

## عبداللہ بن حکم :

حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام تھے ۲۱۰ ہجری میں انتقال کیا الشہب کے بعد مصر کی ریاست دینی انہیں کے ہاتھ آئی۔

## ابن فرات :

اسد بن فرات بن سنان متوفی ۲۱۳ ہجری یہ اصل میں خراسان کے تھے امام مالک کے پاس سفر کر کے آئے اور آپ سے موطا پڑھی پھر عراق گئے وہاں ابوحنیفہ کے شاگرد ابو یوسف، محمد بن حسن شیبانی اور اسد بن عمر سے ملے اور ان سے فقہ کی تعلیم حاصل کی قیروان کے قاضی مقرر ہوئے مذہب ابی حنیفہ کے مطابق تمام مقدمات کے فیصلے کیئے قیروان میں حنفی مذہب کی اشاعت انہیں کیوجہ سے ہوئی مالکی مذہب کے بارے میں بھی ایک کتاب لکھی۔

## لیثی :

یحیٰی بن یحیٰی بن کثیر لیثی (المتوفی ۲۲۴ ہجری) اصل میں بربر کے رہنے والے تھے مالک بن انس سے حدیثیں سنیں چنانچہ موطا کے راویوں میں سے تھے اندلس میں دینی ریاست انہی سے مخصوص

رہی بادشاہ اندلس کے دربار میں مقرب ہونے کی وجہ سے اندلس میں مذہب کی اشاعت زیادہ تر انہی کی وجہ سے ہوئی۔

## علامہ ابن حزم لکھتے ہیں:

دو مذہب شروع شروع میں حکومت اور بادشاہ کیوجہ سے پھیلے ایک ابوحنیفہ کا مذہب کیونکہ جب ابو یوسف قاضی القضاۃ مقرر ہوئے اور یہ اسی شخص کو قاضی مقرر کرتے جو انکا ہم مسلک ہوتا تھا ۔دوسرا امام مالک کا مذہب کیونکہ یحییٰ بادشاہ اندلس کے مقرب بارگاہ تھے بادشاہ اندلس انہیں کے مشورہ سے شہروں میں قاضی مقرر کرتا۔اور وہ سوائے اپنے اصحاب اور اپنے ہم مذہب کے کسی کو قاضی مقرر نہ کرتے۔عوام الناس دنیا کے طلب گار ہوئے ہیں ہر شخص اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے مالکی مذہب اختیار کر لیتا۔(نفح الطیب ج ٦ ص ٢٣)

## ابن الماجشون:

عبدالملک بن عبدالعزیز الماجشون بنی تمیم کے موالی میں سے تھے ٢٦٢ ہجری میں انتقال ہوا ان کے باپ امام مالک کے دوست تھے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے امام مالک سے پہلے ایک کتاب بنام موطا لکھی یہ اپنے زمانہ میں مرجع تقلید تھے انہی پر فتویٰ کا دارومدار تھا انہوں نے اپنے باپ اور امام مالک سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

یہ وہ شاگردان خاص تھے جنہوں نے مذہب امام مالک کی اشاعت میں بہت کام کیا اب ظاہر یہ حضرات حکومتوں کے قریب رہے بادشاہان وقت کے منظور نظر، قضاوت کا عہدہ انہیں کے پاس ہی ہوتا جسکی بدولت مالکی مذہب نے بہت ترقی کی۔

# مالکی مذہب کی کتابیں:

مالکی فقہ کے دو طریقے ہیں ایک تو امام مالک کی موطا ہے جسے امام مالک کے شاگردوں نے پڑھا اور اپنے طور پر مرتب بھی کیا مشہور ترین راوی اور مرتب یحیٰ بن یحیٰ ہیں انہی کا مرتب کیا ہوا نسخہ عام طور پر پڑھایا بھی جاتا ہے اور مصر میں چھپتا بھی ہے موطا کا ایک نسخہ محمد بن حسن کا مرتب کردہ ہے جو پاکستان و ہندوستان میں مروج ہے۔ (دیکھیے اہلسنت کی کتاب تاریخ التشریع الاسلامی ص ۲۵۵ ) ان کے علاوہ بھی کم از کم ۳۰ آدمیوں نے اسکو مرتب کیا۔ (دیکھئے کتاب زرقانی ج ۱ ص ۷)

دوسرا طریقہ ان کی فقہ کا وہ ہے جو امام مالک مسائل کے جوابات دیتے انکے شاگرد لکھ لیتے

مالکی مذہب کی چار مشہور کتابیں ہیں

المدونہ

الواضحہ

العتبیہ

الموازیہ

**المدونہ:** وہ مالکی مذہب کی اصح ترین کتاب ہے اسکا مصنف اسد بن فرات ہے۔

**الواضحہ:** اسکو عبدالملک بن حبیب نے ابن قاسم اور ان کے طبقہ کے علماء سے استفادہ کر کے لکھا۔

**العتبیہ:** محمد بن احمد عتبی قرطبی (متوفی ۲۵۵ ہجری) نے مرتب کیا اس کتاب میں بہت عجیب و

غریب مسائل ہیں جو کہ کذب وافتراء پر مبنی ہیں۔

**الموازیہ:** اسے محمد بن ابراہیم بن زیاد اسکندر مشہور بہ مواز (متوفی ۲۶۹ ہجری) نے مرتب کیا۔

یہ چاروں کتابیں جو مالکی مذہب کی بنیادی کتابیں ہیں اور جن پر عمل کا دارومدار ہے تنہا امام مالک کے اقوال کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ امام مالک کے نظریات کا بھی مجموعہ ہیں اور انکے اصحاب کے نظریات کا بھی اور یہ اصحاب اپنے خیالات وافکار میں خود مجتہد تھے۔

## مالکی مذہب کے اصول فقہ:

امام مالک کے مذہب اور دیگر مذاہب اہلسنت میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ مذہب مالکی کے اصول فقہ بہ نسبت دیگر مذاہب کے بہت زیادہ ہیں حنفی مذہب کے اصول فقہ ہیں۔ کتاب، سنت، اجماع، قیاس، استحسان، عرف، شافعی والوں کے اصول فقہ ہیں کتاب، سنۃ، اجماع، قیاس، لیکن مالکی مذہب کے اصول فقہ تقریباً ۹ ہیں۔ کتاب، سنۃ، اجماع، قیاس، استحسان، عرف، اجماع اہل مدینہ، مصالح، سد ذرائع۔

## موطا امام مالک:

چونکہ یہ کتاب منصور کی فرمائش پر لکھی گئی تھی اور منصور نے امام مالک سے حج پر ملاقات کی تھی اور انعام واکرام بھی کیا اور پٹائی پر معذرت خواہی بھی کی اور کہا کہ ایک فقہ کی کتاب لکھیں مگر شرط یہ ہے کہ سب سے روایت نقل کرنا مگر علیؑ سے روایت نقل نہ کرنا مالک نے اس شرط کو پورا کیا اور اپنی موطا میں حضرت علیؑ امیر المؤمنین امام حق سے کوئی حدیث روایت نہیں کی چنانچہ منصور کی انہی عنایات کی بنا پر مالک کی موطأ دوسری صدی کی مشہور مؤلفات میں شمار ہوتی ہے۔

موطا میں کل ۱۷۲۰ احادیثیں ہیں جن میں مسند ۶۰۰، مرسل ۲۲۸، موقوف ۶۱۲ جبکہ تابعین کے

اقوال ۲۸۵ ہیں۔ ابن حزم لکھتے ہیں کہ موطا میں ۷۰ حدیثیں ایسی ہیں جن پر خود امام مالک نے عمل نہیں کیا اسمیں بہت سی ضعیف حدیثیں ہیں۔ (ملاحظہ کریں کتاب مفتاح السنۃ للخوئی ص ۲۴)

# امیرالمومنین امام علیؑ کے بارے امام مالک کا نظریہ :

امام مالک کے شاگرد مصعب کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک سے پوچھا رسول اللہؐ کے بعد افضل ترین مردم کون ہے؟

کہا ابوبکر۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ کہا عمر۔ پوچھا ان کے بعد؟ کہا عثمان میں نے پوچھا ان کے بعد؟ تو امام مالک نے جواب دیا یہاں پہنچ کر لوگوں نے توقف کیا ہے۔

یہ بغض علیؑ حیدر کرار کی منہ بولتی تصویر ہے بعض روایات میں ہے کہ امام مالک سے جب پوچھا گیا کہ رسول اللہؐ کے بعد کون افضل ہے تو کہا:

ابوبکر۔ اس کے بعد؟ عمر بعد میں عثمان اور بعد میں تمام صحابہ برابر ہیں۔ یہ روایتیں بتاتی ہیں کہ امام مالک کی رائے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں وہی تھی جیسے باقی تمام صحابہ کے برابر۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ امام مالک نے اس قول میں معاویہ و بنی امیہ کے احساسات کی ترجمانی کی ہے امام مالک اپنی صفائی میں جو کچھ کہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی تلوار، برادر رسولؐ، زوج بتولؑ اور اس بزرگ ہستی کے متعلق جن سے پیغمبر کی ذریت چلی ایسا نظریہ قائم کرنا اموی جذبات و میلانات کی دلیل ہے۔ (امام مالک مصنفہ استاد محمد ابوزہرہ مطبوعہ مصر صفحہ ۴۹۔۷۱)

# اھلسنت کے تیسرے امام شافعی:

امام شافعی کا سلسلہ نسب محمد بن ادریس بن عباس بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف یہ مطلب جن تک امام شافعی کا سلسلہ نسب منتہی ہوتا ہے عبد مناف کے چار بیٹوں میں سے ایک تھے یعنی مطلب، ہاشم عبد شمس بنی امیہ کا مورث اعلیٰ اور نوفل انہیں مطلب نے اپنے بھتیجے جناب عبد المطلب جد پیغمبر کی پرورش کی تھی اس سلسلہ نسب کی بنا پر امام شافعی قریشی تھے مگر بعض علماء کہتے ہیں شافعی نسبی حیثیت سے قریشی نہ تھے بلکہ یہ قریش کے آزاد کردہ غلام تھے اس لیے کہ شافعی کے دادا ابولہب کے غلام تھے انہوں نے حضرت عمر سے خواہش کی کہ ہمیں موالی قریش سے قرار دے دیں مگر انہوں نے انکار کیا حضرت عثمان کا جب عہد حکومت آیا تو انہوں نے یہی درخواست سرکار سے کی اور انہوں نے منظور کر لی اور انکو قریش کے موالی سے قرار دے دیا اس بنا پر امام شافعی موالی قریش میں سے تھے جیسا کہ بعض علماء اہلسنت نے ذکر کیا۔ دیکھیے۔

مناقب شافعی فخر الدین رازی ص ۳

حاشیہ کتاب الانتقاء ابن عبد البر ص ٦٦

الشافعی مصنفہ محمد ابوزہرہ مطبوعہ مصر۔

انکی ماں قبیلہ ازد سے تھیں انکی کنیت ام حبیبہ تھی بعض مورخین کہتے ہیں کہ انکی ماں قبیلہ بنی اسد سے تھیں روایت یہ پیش کی جاتی ہے کہ جب امام شافعی مصر آئے تو بعض لوگوں نے انکو اپنا مہمان بنانا چاہا مگر انہوں نے کہا کہ میں بنی اسد کا مہمان بنوں گا جو ہمارے ننھال ہیں دیکھیے۔ طبقات الشافعیہ ج اص ۱۰۰۔

## ولادت:

امام شافعی ۱۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے جس سال ابو حنیفہ مرے مگر جائے پیدائش میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں عسقلان میں بعض کہتے ہیں غزہ میں اور بعض کہتے ہیں یمن میں۔ ماں نے یمن میں انکی تربیت کی ماں کی آغوش میں گمنام اور مفلس و نادار گھرانے میں پلے بڑھے امام شافعی دس برس کی عمر میں مکہ آئے اور وہیں قرآن پاک حفظ کیا پڑھنا لکھنا سیکھا حدیثیں لکھیں مکہ سے دیہاتی علاقوں میں چلے گئے قبیلہ بنو ہذیل سے شعراء کے حالات اور انکے اشعار سنے بنو ہذیل کی مصاحبت کی وجہ سے ان کی زبان کافی ٹھیک ہوگئی پھر مکہ آئے۔ دیکھیے۔(معجم الادباء ص ۷۰)۔

دیہات میں ان کا قیام دس برس سے زیادہ رہا۔ بعض محققین کہتے ہیں کہ ۲۰ برس تک دیہات میں رہے۔(البدایہ النھایہ ابن کثیر ج ۱۰ ص ۲۵۲) اس مدت میں کوئی علمی شہرت حاصل نہ کی علامہ نووی لکھتے ہیں کہ شروع میں شافعی کو شعر و شاعری ادب سے لگاؤ تھا پھر انہوں نے فقہ حاصل کی۔

امام شافعی کو فقہ حاصل کرنے کی رغبت کیسے ہوئی خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلے مکہ میں قرآن حفظ کیا، کتابت سیکھا پھر مکہ سے نکل کر بنو ہذیل کے پاس دیہات میں چلا گیا ان سے شعر و شاعری سیکھی یہ قبیلہ افصح عرب تھے ۱۷ برس ان میں گزارے جب وہ سفر کرتے یا قیام کرتے میں ان کے ہمراہ رہتا

اسی اثنا میں زبیریوں میں سے ایک شخص میرے پاس سے گزرا اس نے کہا کہ تم اتنے ذہین ہو فقہ کیوں نہیں حاصل کرتے دیکھیے۔(معجم الادباء ج ۱۷ ص ۲۸۴ حلیۃ الاولیاء) اور امام شافعی کے پہلے استاد مفتی مکہ مسلم بن خالد زنجی (متوفی ۱۸۰ ہجری) ہیں ان سے تعلیم فقہ کی ابتداء کی۔

## امام شافعی مدینہ میں:

ان دنوں مدینہ میں امام مالک کی شہرت عروج پر تھی امام شافعی چاہتے تھے کہ مدینہ جائیں

اور امام مالک سے حصول تعلیم کریں چنانچہ انہوں نے گورنر مدینہ کے نام ایک سفارشی خط لیا جو کہ گورنر مکہ نے لکھا تھا جب گورنر مدینہ کے پاس بمعہ خط پہنچے تو گورنر نے کہا کہ صاجزادے مدینہ سے مکہ تک پیدل اور ننگے پاؤں چلنا آسان ہے مگر امام مالک سے ملنا مشکل ہے امام شافعی کے اصرار پر عصر کا وقت لیا گیا گورنر صاحب منزل امام مالک تک پہنچے تو اندر سے ایک حبشی کنیز آئی گورنر نے کہا کہ اپنے آقا سے کہو کہ میں حاضر ہوا ہوں کنیز اندر گئی تھوڑی دیر بعد واپس آئی کہ آقا فرماتے ہیں اگر کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو لکھ بھیجیں جواب مل جائیگا اگر حدیث سننا ہے تو مقررہ دن آجانا حدیث سن لینا گورنر نے اصرار کیا کہ گورنر مکہ کا بہت ضروری خط ہے وہ کنیز اندر گئی اور ایک کرسی اٹھالائی امام مالک گھر سے بر آمد ہوئے اور کرسی پر بیٹھ گئے گورنر مدینہ نے وہ خط پیش کیا۔ دیکھیے معجم الادبا جلد ۱۷ ص ۲۷۵

مناقب شافعی میں خوارزمی بیان کرتے ہیں کہ امام مالک نے وہ خط پڑھ کر پھینک دیا اور کہا کہ سبحان اللہ کیا رسول خدا کا علم سفارشوں سے حاصل کیا جاتا ہے امام شافعی نے معذرت کی اور اپنے واقعات وحالات بیان کیے اسکے بعد امام شافعی امام مالک کی خدمت میں رہنے لگے اور ان سے موطا پڑھی امام مالک امام شافعی کا بہت خیال کرتے تھے جب ۱۷۹ ہجری میں مرے تو شافعی کو پھر وہی مالی حالات ومشکلات کا سامنا کرنا پڑا اتفاقاً یمن کا حاکم مدینہ آیا اور قریشیوں سے امام شافعی کی سفارش کی کہ شافعی کو اپنی ملازمت میں رکھ لو والی نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا اور بہت سے سرکاری کام ان سے لیے۔ (دیکھیے۔ مناقب فخر رازی ص ۱۰)۔

## مناقب:

ہم اس سے قبل بھی یہ واضح کر چکے ہیں کہ آئمہ اربعہ کے بعض مقلدین نے اپنے اپنے آئمہ کے فضائل کی حد کر دی ہے ابو حنیفہ والوں نے ابو حنیفہ کے فضائل کی انتہا کر دی ہے، مالک والوں نے اس سے بھی زیادہ سرکار کی پوزیشن ظاہر کر دی ہے اور اب تیسرے نمبر والے سرکار امام شافعی ہیں ان

کے متعلق بھی ایسی ایسی باتیں منسوب کردیں ہیں جن کا تعلق نہ اسلام سے ہے اور نہ قرآن سے۔

ایک تو یہ کہ امام شافعی کی طرف کسی مسئلہ میں غلطی وخطاء کی نسبت دینا حرام ہے اس لئے کہ ایسا کرنے سے انکی اہانت ہے اور کسی قریشی کی اہانت جائز نہیں دوسرے یہ کہ امام شافعی کی عداوت و بغض سے پرہیز کرنا لازمی ہے (مناقب فخر رازی ص ۱۳۶)۔

تیسرے یہ کہ شافعی کو سب پر ترجیح دینا ضروری ہے کیونکہ پیغمبرؐ خدا فرما چکے ہیں کہ قدموا قریشاً تعلموا من قریشی۔ قریش کو ترجیح دو اور ان سے علم حاصل کرو۔

اس طرح کی اور بھی کافی باتیں امام شافعی کے متعلق گھڑی گیٔں ہیں جو بالکل مہمل ومتروک ہیں مثلاً جیسے امام الحرمین اور ابن سمعانی اور علامہ کیاہراسی وغیرہ اپنے شاگردوں سے کہا کرتے تھے تم پر لازم ہے کہ اپنے امام شافعی کی تقلید کرو ان سے روگردانی کر کے خدا سے کوئی عذر نہیں کرسکتے۔ (دیکھیے میزان الشعرانی ج ا ص ۴۰)۔

# امام شافعی کے اساتذہ اور تلامذہ:

امام شافعی نے فقہ وحدیث مکہ، مدینہ، یمن وبغداد کے اساتذہ سے حاصل کی ابن حجر مکی نے ان کے اساتذہ کی تعداد ۸۰ سے زیادہ بیان کی ہے مگر ان میں ۱۱۹ اساتذہ شہرت کے حامل تھے جن میں ۵ مکہ کے تھے ۶ مدینہ کے، ۴ یمن کے اور ۴ عراق کے تھے۔

امام شافعی کے پہلے استاد ابو خالد مسلم بن خالد مخزومی مکی۔ زنجی کے نام سے مشہور ہیں ۱۸۰ میں انتقال کیا یہ قبیلہ مخزوم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

مسلم بن خالد حدیث کے معاملہ میں ضعیف راوی قرار پائے ہیں اس کے بعد امام مالک کی خدمت میں گئے۔

ابو عثمان سعید بن سالم قداح خراسانی ثم المکی (متوفی ۱۸۱ ہجری) امام شافعی نے ان سے حدیث حاصل کی۔

ابن عبدالرحمان العطار (انتقال ۱۷۵ ہجری) شافعی کا بیان ہے ان سے بڑھ کر میں نے پرہیز گار نہیں دیکھا۔

سفیان بن عینیہ بن ابی عمران (المتوفی ۱۹۸ھ) امام جعفر صادقؑ کے ارشد تلامذہ سے تھے۔

امام مالک بن انس (متوفی ۱۷۹ھ) عبداللہ بن نافع الصائغ بنی مخزوم کے آزادہ کردہ غلام تھے ۲۰۲ میں انتقال کیا۔

یحیی بن حسان بن حیان بکری مصری ۲۰۸ھ میں انتقال ہوا۔

ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ مدنی (وفات ۱۴۸ ہجری)

حماد بن اسامہ کوفی بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے ۲۰۱ ہجری میں انتقال کیا۔

ابراہیم بن سعد انصاری زہری یہ بھی شافعی کے اساتذہ میں تھے امام شافعی کا بیان ہے میں نے ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔

عبدالوہاب بن عبدالمعید بن صلت بصری ۱۹۴ھ میں انتقال کیا یہ بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے تلامذہ میں سے تھے۔

ہشام بن یوسف ابو عبداللہ قاضی صنعا (وفات ۱۹۷ ہجری)۔

اسماعیل بن ابراہیم اسد قریشی۔

یہ مختصر سا نمونہ تھا امام شافعی کے اساتذہ کا جن سے زیادہ تر علم حاصل کیا۔

# امام شافعی کے شاگرد اورانکے مذھبی ناشرین:

امام شافعی کے علوم دوطریقوں سے پھیلے ایک ذریعہ تو انکے شاگرد بنے اور دوسرا طریقہ انکی کتب تھیں تلامذہ میں سے کچھ عراق کے تھے کچھ مصر کے جنہوں نے مذہب شافعی کی ترویج کی۔ وہ تلامذہ جنہوں نے مذہب شافعی کی ترویج کی مختصراً یہ ہیں۔

## خالد بن یمانی کلبی:

بغداد کے رہنے والے تھے یہ خود بھی بہت بڑے مجتہد تھے اور ان کا مسائل میں امام شافعی سے بہت اختلاف تھا۔ حسن بن علی کرابیسی اور امام احمد بن حنبل نے انہیں مطعون قرار دیا ہے حسن بن محمد صباح زعفرانی بغدادی وفات ۲۸۰ ہجری احمد بن عبدالعزیز بغدادی۔ یہ اکابر تلامذہ امام شافعی میں تھے مگر انہوں نے کافی مسائل میں اختلاف کیا ہے۔

## ابوعبد الرحمان احمد بن یحییٰ اشعری بصری:

یہ امام شافعی کی شبیہ و مثیل تھے یہ بادشاہ وقت کے مقرب خاص تھے جسکی وجہ سے مذہب شافعی کی کافی نشرواشاعت ہوئی۔

## امام احمد بن حنبل:

فرقہ حنابلہ کے امام ان کا ذکر آئے گا مگر حنبلی حضرات کہتے ہیں کہ امام شافعی نے ان سے استفادہ کیا ابن جوزی نے امام شافعی کو امام احمد بن حنبل کا شاگرد قرار دیا ہے۔

امام شافعی کا مذہب بہ نسبت دیگر مصر میں زیادہ پھیلا کیونکہ امام شافعی کے مصری شاگردوں نے اسکی اشاعت میں کافی سرگرمی سے کام لیا اور بہت سی کتابیں مذہب شافعی کے متعلق لکھیں مصر میں

امام شافعی کے بہت شاگرد ہوئے جن کی وجہ سے یہ مذہب مصر میں کافی پھیلا۔

## تالیفات امام شافعی:

امام شافعی نے دیگر آئمہ کے مقابلہ میں شرف وامتیاز کتابوں کی وجہ سے پایا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ کتابیں خود امام شافعی نے تالیف کی ہیں۔

رسالہ ادلۃ الاحکام، کتاب اختلاف الحدیث اور کتاب المسند مگر ان کے علاوہ اور بھی کتابیں امام شافعی کی طرف منسوب ہیں۔

ان کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ کی اپنی کوئی تصنیف نہیں امام مالک کی فقط ایک موطأ ہے۔ سب سے اہم کتاب جو امام شافعی کی بیان کی جاتی ہے وہ کتاب الام ہے جو چھ جلدوں میں چھپی ہے مگر اسکے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ امام شافعی کی تالیف ہے یا کسی اور کی۔ مگر اکثر کہتے ہیں کہ یہ امام شافعی کی تالیف نہیں اس پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ بہت سی ایسی عبارتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے یہ امام شافعی کی تالیف نہیں۔ مثلاً قال قال الربیع قال الشافعی وھوالذی تقول کہنے والے نے کہا ربیع نے بیان کیا کہ امام شافعی نے کہا۔ یا مثلاً قال الربیع اخبرنا الشافعی ربیع نے کہا کہ شافعی نے خبر دی ہے شافعی کا خود کہنا کہ شافعی نے خبر دی ہے مہمل سی بات ہے یا یہ جملے قیل للشافعی فاجاب بکذا شافعی سے پوچھا گیا تو انہوں نے یہ جواب دیا۔ قلت للشافعی فاجابہ بکذا۔ میں نے شافعی سے کہا تو انہوں نے مجھے یہ جواب دیا یہ جملے بتاتے ہیں کہ یہ سرکار شافعی کی تالیف نہیں۔ علامہ غزالی اور ابو طالب مکی نے کہا ہے کہ یہ یا تو بویطی شاگرد امام شافعی یا ربیع بن سلیمان کی تالیف ہے۔ اور یہی زیادہ اصح قول ہے۔

# امام شافعی کا نظریہ امامت:

امام شافعی کا نظریہ یہ تھا کہ امامت قریش میں ہوگی اسکے لئے بیعت کی شرط نہیں انکے شاگرد حرملہ نے روایت کی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا:

ہر وہ شخص جو خلافت پر تلوار کے ذریعہ قابض ہو جائے اور لوگ بھی اس پر اتفاق کرلیں وہ خلیفہ ہے

# اختراع مذہب:

امام شافعی نے چونکہ دونوں مذہبوں حنفی و مالک کی تعلیم حاصل کی تھی اہل الرائے اور اہل حدیث کا مذہب انہوں نے دیکھا کہ دونوں مذہبوں میں کمی ہے لہذا انہیں خیال ہوا کہ اس کمی کو پورا کرنا چاہیے انہوں نے اپنے مسلک اور طریقہ کا اجتہاد کا خلاصہ یوں بیان کیا ہے اصل قرآن وسنت ہے اگر کسی مسئلہ میں قرآن وسنت دونوں خاموش ہوں تو دونوں پر قیاس کیا جائیگا اور جب کوئی حدیث پیغمبرؐ اسلام سے متصلا مروی ہو اور اسناد بھی صحیح ہو تو وہ سنت ہے اور خبر واحد سے اجماع بڑی چیز ہے حدیث کو اسکے ظاہری معنوں پر محمول کیا جائیگا اور اگر اس حدیث سے متعدد معانی نکلتے ہوں تو ظاہری معنی کو ترجیح دیجائیگی۔

اور جب کسی مسئلہ میں متضاد حدیثیں ملیں تو جو حدیث زیادہ صحیح الاسناد ہوگی وہی واجب التعمیل ہوگی حدیث منقطع کی کوئی قیمت نہیں سوائے ابن مسیب کی منقطع حدیثوں کے کسی اصل کا قیاس کسی دوسری اصل پر نہیں کیا جائیگا نہ کسی اصل کے متعلق پوچھا جائیگا کہ کیسے اور کیوں؟ فرع کے متعلق سوال کیا جاسکتا ہے جب اس فرع کا قیاس صحیح ہوگا وہ فرع صحیح ہوگی اور اس سے استدلال صحیح ہوگا۔

پس اس طریقے سے امام شافعی نے امام مالک کی مخالفت کی کیونکہ امام مالک کسی صحابی یا تابعی کے قول کے مقابلہ میں اپنی ذاتی رائے کے مقابلے میں صحیح حدیثوں کو نظر انداز کر دیتے تھے اور ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب پر بھی حملہ کیا اس لئے کہ حنفی حضرات وہی حدیث قابل قبول سمجھتے جو مشہور ہو وہ قیاس کو جز واحد پر ترجیح دیتے تھے چاہے اس جز واحد کے اسناد صحیح ہی کیوں نہ ہوں۔

امام شافعی نے حنفیوں پر اعتراض کیا کہ انہوں نے بہت سی حدیثوں کو محض اس بنا پر ترک کر دیا کہ وہ زیادہ مشہور نہ تھیں اور ایسی حدیثوں پر عمل کیا جو علما حضرات کے نزدیک صحیح نہ تھیں قیاس کے معاملہ میں امام شافعی نے درمیانی راہ اختیار کی انہوں نے نہ اتنی سختی سے انکار کیا جتنی سختی سے امام مالک انکار کرتے تھے اور نہ اتنی زیادتی سے استعمال کیا جتنی زیادتی سے ابوحنیفہ قیاس سے کام لیتے تھے۔ (دیکھیے تمہید لتاریخ الفلسفۃ الاسلامیہ مصنف عبدالرزاق ص ۲۲۵، ضحیٰ الاسلام ج ۲ ص ۲۳۳)۔

یہ مختصر سا خاکہ تھا مذہب امام شافعی کی بنیاد و ایجاد کا کہ انہوں نے ان دونوں کے درمیانی راہ کو اپنا کر ایک علیحدہ راہ نکالا جس سے مذہب شافعی وجود میں آیا اور اب مذہب شافعی کا زیادہ چرچا مصر وغیرہ میں ہے قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ چار آئمہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کا شاگرد عزیز ہے مگر چونکہ یہ لوگ بادشاہان وقت کے زیر سایہ رہے لہذا ہر بادشاہ نے اپنی مصلحت وتقاضا وقت کے مطابق ان حضرات سے مذہب بنوائے۔

## امام شافعی پر علماء کے اعتراضات:

امام شافعی پر بہت سارے اعتراضات کیے گئے ہیں اور ان اعتراضات کا تعلق مختلف امور سے ہے مثلاً ان کے اجتہاد پر اعتراض، ان کے اعتقاد وحدیث پر اعتراض، اور ان پر معتزلی اور شیعہ کی تہمت کا بھی اعتراض لگایا گیا ہے۔

## مختصر سا خاکہ:

بخاری ومسلم نے اپنے صحیحین میں انکی کوئی حدیث درج نہیں کی، اگر وہ ضعیف الروایت نہ ہوتے تو بخاری ومسلم نے جسطرح دوسرے لوگوں کی روایات کو درج کیا شافعی کی روایت کو بھی درج کرتے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ امام شافعی کا اپنی کوتاہیوں کا خود اقرار اعتراف ہے۔

ابوثور کہتے ہیں کہ شافعی کو حدیث کی کوئی معرفت نہ تھی ہم بتاتے اور لکھاتے ہیں۔ دیکھیے:

البدایہ والنہایہ، ج۹ص ۲۲۷،

طبقات حنابلہ ج اص ۲۸۲،

آداب الشافعی ص ۹۵۔

امام شافعی پر شیعہ ہونے کا اتہام بھی لگایا گیا ہے کیونکہ وہ ایسے اشعار کہا کرتے تھے جن میں شیعہ کی طرف میلان ظاہر ہوتا ہے۔

## مذہب شافعی کی نشرواشاعت:

امام شافعی کے مذہب نے مصر میں جنم لیا اور یہیں سے پروان چڑھا اور پھر یہاں دیگر ممالک میں پہنچا یہ امام شافعی کے شاگردوں کا کارنامہ ہے جن کی بدولت مذہب شافعی ترقی کی راہ پر گامزن ہوا امام شافعی کے شاگردوں کا ایک کارنامہ یہ تھا کہ مالکی وحنفی مذہب جو مصر میں رائج تھا اسکو وہاں ختم کر کے اپنا مذہب رائج کرایا۔

علامہ سبکی طبقات الشافعیہ میں لکھتے ہیں کہ جب سے یہ مذہب شافعی ظہور پذیر ہوا یہ دونوں ملک شام ومصر شافعی مذہب کے مرکز رہے اس مذہب کی اشاعت میں امام شافعی کے ان تلامذہ کا بہت بڑا حصہ ہے جو انہی ملکوں کے تھے قاضی وخطیب سوائے شامی کے کوئی مقرر ہی نہیں ہوتا تھا جب ابوزرعہ محمد بن عثمان دمشقی شافعی قاضی مقرر ہوئے اور چونکہ یہ بہت ذی وجاہت بزرگ تھے لہذا انکی وجہ سے شام میں مذہب شافعی پھیلا ایک بات یہ تھی کہ امام شافعی کا قریشی مشہور ہونا اور رسول خداؐ سے

قرابت کیوجہ سے انکی پوزیشن اور مضبوط ہوگئی اس وجہ سے مصر والے امام شافعی کا بہت احترام کرتے تھے مصر کے گورنر عبداللہ بن عباس بن عیسیٰ کے ساتھ امام شافعی کے گہرے تعلقات تھے اور پھر ہارون الرشید نے گورنر کو لکھا کہ امام شافعی کے ساتھ حسن سلوک روا رکھنا یہ وجہ بھی مذہب شافعی کی ترقی کا سبب بنی اور جس قبیلے میں امام شافعی کا قیام رہا قبیلہ بنی حکم یہ مصر کا معروف اور ذی وقار قبیلہ تھا لہٰذا اور بھی کئی سبب تھے مگر ہم اختصار کیوجہ سے اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

# اہلسنت کے چوتھے امام احمد بن حنبل :

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن حبان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط............الخ۔ علامہ جوزی نے اپنی تالیف مناقب احمد کے صفحہ نمبر ۱۶ پر یہی سلسلہ نسب لکھا ہے اور قاضی ابن ابی یعلی نے طبقات حنابلہ ا ج ص ۴ پر یہی سلسلہ نسب لکھا ہے۔

## ولادت:

امام احمد ۱۶۴ ہجری کے ماہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور یہ زمانہ مہدی عباسی کی خلافت کا تھا انتقال امام احمد بن حنبل کا ۲۴۱ ہجری درزمان متوکل عباسی ہے۔ امام احمد کی والدہ قبیلہ شیبان سے تھیں اور ان کا نام صفیہ بنت سمونہ بنت عبدالملک شیبانی تھا امام احمد نے یتیمی میں ماں کی آغوش میں تربیت پائی امام احمد بغداد میں پلے بڑھے اور ابتدائی تربیت وہیں سے پائی اس زمانہ میں بغداد لوگوں کے عقائد ونظریات سے چھلک رہا تھا علماء ومحدثین بھی کثرت سے تھے۔

امام مالک ۱۵ سال کے تھے تو تحصیل علم کی طرف راغب ہوئے اسکے بعد مختلف ممالک کا سفر کیا جہاں شیوخ حدیث سے ملاقات ہوئی ان سے پیغمبر اسلام کی حدیثیں حاصل کیں پھر امام شافعی سے پوری طرح وابستہ ہو گئے یہ امام شافعی سے بہت محبت کرتے اور امام شافعی بھی انکا احترام کرتے جب تک امام شافعی بغداد میں رہے امام احمد حنبل ان کے ساتھ رہے امام شافعی کے متعلق کہتے کہ ہر پڑھا لکھا آدمی امام شافعی کا ممنون احسان ہے۔

## سب سے پہلے استاد:

امام احمد حنبل نے سب سے پہلے قاضی ابو یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ سے تحصیل علم کی جنکا انتقال ۱۸۲ھ میں ہوا امام احمد کہتے ہیں سب سے پہلے قاضی ابو یوسف سے حدیث سنی اور لکھی۔ ۱۸۶

ہجری میں تحصیل علوم حدیث کیلئے اپنے سفر کا آغاز کیا اور حجاز، بصرہ، یمن وکوفہ گئے امام آحمد کی زندگی بڑی تنگدستی میں گزری خصوصاً تحصیل علم کیلئے کافی تکالیف اٹھائیں امام آحمد بن حنبل کو ابتداً کچھ شہرت نہ ملی مگر آخری ایام زندگی میں بہت شہرت پائی اس زمانے میں محدثین اور معتزلہ کا شدید اختلاف تھا متوکل نے محدثین کی پشت پناہی کی اور معتزلہ کو شکست ہوئی۔

اسی زمانہ میں امام آحمد کے مقدر کا ستارہ چمکا متوکل نے امام آحمد بن حنبل کی طرف خصوصی توجہ دی اور ۴۰۰۰ درہم ان کا وظیفہ مقرر کیا۔ (دیکھیے تاریخ ابن کثیر جلد ۱۰ ص ۳۳۹) متوکل کے کہنے پر امام آحمد بن حنبل سامرہ گئے اور متوکل نے خوب عزت وتکریم کی امراء و اعیان حکومت امام آحمد کی خدمت میں حاضر ہوتے اور خلیفہ کا سلام پہنچاتے تو متوکل کی نظروں میں امام آحمد کی منزلت بڑھی اور یہ منزلت فقط انکی حکومتی چال تھی نہ کہ کوئی عقیدت تھی چونکہ عباسی حکومت کی یہ سیاست رہی کہ دینداری کا پورا مظاہرہ کیا جائے اس لئے خلفائے بنی عباس نے علماو فقہا کو اور علوم اسلامیہ میں منہمک حضرات کو تقرب بخشا امام آحمد جب تک حکومت کے مخالف رہے مصائب ومشکلات سے دو چار رہے مگر جب وقت نے پلٹا کھایا اور نظریات حکومت کے ساتھ دیا تو سب پریشانیاں تمام ہوگئیں امام آحمد کے مکتوبات میں یہ ملتا ہے۔

## امام آحمد اور نظریہ خلافت:

آئمہ اور مومنین کے امیر کی اطاعت وفرمانبرداری واجب ولازم ہے خواہ وہ نیکوکار ہوں یا بدکار اسی طرح جو شخص بھی منصب خلافت پر فائز ہو لوگ اسکی خلافت پر متفق اور اس سے راضی ہوں یا جو شخص تلوار کے ذریعہ منصب خلافت پر فائز ہو جائے اور امیر المومنین کہا جانے لگے اسکی اطاعت و پیروی لازم ہے اور امراء کے ماتحت ہو کر جہاد کرنا قیامت تک کیلئے جائز ہے خواہ یہ امراء نیکوکار ہوں یا بدکار مال غنیمت کی تقسیم اور حدود کا اجراء ہمیشہ آئمہ کے ہاتھوں رہیگا کسی کو ان پر اعتراض کرنے یا ان

سے اختلاف کرنے کا حق نہیں۔

ان امرا کو زکوۃ ادا کرنا جائز ہے اوران کو زکوۃ ادا کر کے آدمی بری الذمہ ہو جائیگا چاہے وہ نیکوکار ہوں یا بدکار نماز جمعہ ان کے پیچھے پڑھی جائیگی اور ہر حاکم کے پیچھے ان کی امامت جائز ہے اور جو شخص ان کی مخالفت کرے یہ بدعتی اور تارک آثار اور مخالف سنت ہے اگر وہ آئمہ کے پیچھے نماز نہ پڑھے خواہ وہ نیکوکار ہوں یا بدعتی تو اسے جماعت کی کوئی فضیلت حاصل نہ ہوگی بس سنت یہ ہے کہ تم ان کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھو اور اس بات کا اعتقاد رکھو یہ پوری نماز ہے اس کے متعلق تمہارے سینہ میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے،

اگر کوئی شخص آئمہ مسلمین میں سے کسی ایسے امام کے خلاف خروج کرے جسکی امامت پر لوگوں نے اجماع کرلیا ہو اور اسکی خلافت تسلیم کرلی ہو کسی صورت سے بھی سہی خواہ برضا ورغبت خواہ غلبہ وتسلط کے ذریعہ تو اس خروج کرنے والے نے مسلمانوں کی شیرازہ بندی ختم کرنے کی کوشش کی۔ آثار پیغمبری کی مخالفت کی اور ایسے خروج کرنے والے کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

دیکھیے۔(مناقب آحمد للجوزی ص ۷۵،۷۶) امام آحمد کے اقوال صاف صاف بتا رہے ہیں کہ ان کا نظریہ یہ تھا کہ جو بھی حاکم بن جائے اسکی اطاعت واجب ولازم ہے خواہ وہ شخص نیک ہو یا بدکار، شرابی ہو یا زانی، حلالی ہو یا حرامی کوئی فرق نہیں کیونکہ ایسا آدمی خلیفۃ المسلمین ہے۔

## امام آحمد کے مناقب:

جس طرح امام ابوحنیفہ ومالک وشافعی کے پیروکاروں نے طرح طرح کی غیر مہذب وجھوٹی کہاوتیں انکی تعریف وشان میں پیش کی ہیں اور بعض نے تو کہا کہ یہ خوشخبری رسول اسلامؐ نے دی کہ وہ میرے دین کا محافظ ہے اوراس کے ذریعے سے دین محفوظ رہے گا مگر چونکہ امام آحمد بن حنبل کا زمانہ تا خیر کا زمانہ ہے لہذا ان کے مریدوں اور مقلدین نے خوابوں کا سہارا لیکر امام صاحب کی شان کو بلند کیا

ہے۔

**حسن صواف:** یہ کہتا ہے کہ میں نے خواب میں خداوند کریم کو دیکھا خداوند نے مجھ سے کہا کہ اے حسن جس نے احمد کی مخالفت کی اس پر عذاب ہوگا۔

**اسود بن سالم:** انکا کہنا ہے کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا اے اسود خدا تمہیں سلام کہتا ہے اور تم سے کہتا ہے کہ یہ امام احمد ہیں جو امت اسلامیہ کو گمراہی سے باز رکھیں گے اگر تم نے ان کی پیروی نہ کی تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

**یحییٰ جمانی:** یہ بیان کرتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں ایک سائبان میں ہوں ناگاہ پیغمبرؐ نمودار ہوئے آپؐ نے دروازہ کے دونوں بازو پکڑ لئے پھر آپ نے اذان و اقامت کہی اور فرمایا نجات پانے والوں نے نجات پائی ہلاک ہونے والے ہلاک ہوئے میں نے عرض کی نجات پانے والے کون ہیں؟ پیغمبرؐ نے فرمایا احمد بن حنبل اور انکے اصحاب۔

دیکھیے۔(مناقب ابن جوزی ص ۵۰۴)۔

یہ ایسے قصے ہیں جن کے جھوٹے ہونے میں کوئی شک نہیں اس قسم کے اور بھی بہت ہیں مگر اختصار کیوجہ سے زیر قلم نہیں لا سکتے بس امام احمد کے اتنے مناقب کافی ہیں زیادہ سے قارئین گھبرا جائیں گے۔

**ہر جھوٹ ہر فریب یہاں بے مثال ہے**

# امام احمد کے اساتذہ اور تلامذہ:

ہم مختصراً پہلے اساتذہ کو شمار کرتے ہیں۔

سفیان بن عینیہ، ابراہیم بن سعید، یحییٰ بن سعید قطان (المتوفی ۱۹۸ھ)، ابن مہدی (متوفی ۱۹۸ھ)، عبدالرزاق بن ہمام (متوفی ۲۱۱ھ)، جریر بن عبدالحمید (المتوفی ۱۸۸ھ)، قاضی ابو یوسف (المتوفی ۱۸۲ھ

)،ابن نمیر (التوفی ۲۰۶ھ )اورامام شافعی کی خدمت میں رہ کر فقہ واصول کی تعلیم حاصل کی (۱۹۵ھ تا ۱۹۷ھ)۔

## تلامذہ:

امام آحمد کے بہت شاگرد تھے ہم مختصراً ذکر کریں گے۔مگر پہلے ایک اہم بات کو ذکر کریں گے۔امام آحمد کوتمام علمانے بالاتفاق محدثین میں شمار کیا ہے اسمیں کسی کواختلاف نہیں کہ وہ بہت بڑے حافظ حدیث تھے لیکن علماء میں اختلاف ہے کہ آیا وہ فقیہ بھی تھے یانہیں اکثر حضرات نے انہیں فقہاء کے زمرہ میں شامل نہیں کیا یہاں تک کہ ابن جریر طبری نے فقہا کے اختلاف کے سلسلہ میں انکے مذہب کوشمارہی نہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ امام آحمد حدیث والے ہیں فقہ والے نہیں تھے اس طرح مقدسی نے بھی انکاذکر محدثین میں کیا ہے ابن قتیبہ نے بھی اپنی کتاب معارف میں ان کاذکر فقیہوں کے سلسلہ میں نہیں کیا ابن عبدالبر نے اپنی کتاب الانتقاء میں صرف تین اماموں کا ذکر کیا ہے ابوحنیفہ ،مالک،شافعی،۔

## شاگردان کا مختصر تذکرہ:

آحمد بن محمد بن ہانی معروف بہ اثرم (متوفی ۲۶۱ھ) حنبلی حضرات کے نزدیک بہت معزز ومحترم تھے۔

آحمد بن محمد الحجاج بن عبدالعزیز المروذی (التوفی ۲۷۵ھ) یہ امام آحمد کے مخصوص شاگرد تھے انہوں نے امام آحمد کوغسل دیا تھا۔

ابراہیم بن اسحاق حربی (متوفی ۲۸۵ھ) ۲۰ سال تک امام آحمد بن حنبل سے حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی اور بہت سی کتابیں لکھیں)۔

صالح بن آحمد بن حنبل امام آحمد کے سب سے بڑے لڑکے تھے بہت سے فتوے نقل کیے

فقہ و حدیث پڑھی)۔

عبداللہ بن آحمد حنبل (متوفی ۲۹۰ھ) انہوں نے مسند آحمد حنبل کی ترتیب وتدوین کی انہوں نے اپنے باپ سے روایتیں نقل کی ہیں ایک عجیب وغریب روایت ہے امام آحمد نے کہا اہلسنت خواہ گناہان کبیرہ کے مرتکب ہی کیوں نہ ہوں ان کی قبریں باغ ہوں گی اور بدعتی لوگوں کی قبریں خواہ وہ کتنے زاہد ہی کیوں نہ ہوں گڑھے کی حیثیت رکھیں گی اہلسنت کے فاسق وفاجر اولیاء خدا ہیں اور بدعتی لوگوں کے زاہد و پرہیزگار اشخاص دشمنان خدا ہیں)۔

دیکھیے (طبقات حنابلہ جلد ا ص ۱۸۴)۔

## مسند امام آحمد:

یہ بہت بڑا مجموعہ احادیث ہے جسمیں ۴۰ ہزار حدیثیں ہیں دس ہزار حدیثیں مکرر ہیں)۔

علامہ ابن جوزی نے مسند آحمد کی بہت سی حدیثوں کو وضعی قرار دیا ہے۔

علامہ ذہبی سیرۃ النبلاء میں لکھتے ہیں کہ مسند آحمد میں بہت ضعیف حدیثیں ہیں جن کا نقل کرنا جائز نہیں۔

علامہ ابن تیمیہ نے اسکی معذرت کی ہے کہ عبداللہ بن آحمد نے مسند آحمد میں بہت سے اضافے کیے ابوبکر قطیعی نے بھی اضافے کیے اور بہت سی من گھڑت حدیثیں داخل کردیں یہ ایک شرمناک خطاء ہے۔

**جو حق کی بات کو خنجر کی زد پہ روکو گے**
**لکھیں گے نوک سے خنجر کی ہم بیاں اپنا**

# متوکل عباسی اور علیؑ کے شیعہ:

متوکل کا عہد سادات علویین کے لئے انتہائی مصیبت و پریشان حالی کا دور تھا یہ اہلبیتؑ رسول اللہؐ کا شدید ترین مخالف تھا اور ان کے دوست داروں اور محبوں کے خون کا پیاسا تھا بڑے بڑے نامور دوستداران اہلبیتؑ کو اس نے قتل کیا، جلاوطن کیا نہ کسی پر ترس کھاتا نہ ان کے بارے میں اسے خوف خداتعالی لاحق ہوتا جس کے متعلق بھی یہ تہمت لگا دی جاتی کہ یہ علویوں کیطرف میلان رکھتا ہے اس کا انجام جان سے ہاتھ دھونا ہوتا یا پھر حبس دوام)۔

دشمنی وعداوت اہلبیتؑ جسے ناصبیت کہا جاتا ہے اسی کے زمانہ سے ظہور پذیر ہوئی اہلبیتؑ سے بغض وعداوت کی کثرت ہوئی بہت سے لوگوں۔ نے اہلبیتؑ اور انکے شیعوں کی مذمت کر کے اس کا تقرب حاصل کیا اسکے انعامات اور بخششوں سے مالا مال ہوئے ابوالشمط مروان بن ابی الجنوب نے چند اشعار کہے جن میں متوکل کی مدح اور سادات علویین کی ہجو کی تھی ان میں سے دوشعر ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ: اولاد دختری (یعنی بنی فاطمہؑ) میراث کے امیدوار ہیں جو لوگ تمہاری (بنی عباس) کی میراث کے دعویدار ہیں انہیں سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ متوکل نے اس شاعر کو ۴ حلے اور ۳ ہزار دینار انعام میں دیئے جو اس کے سر پر نچھاور کیے گئے اور بحرین و یمامہ کی حکومت بھی دیدی گئی ایک مرتبہ یہی بے دین شاعر اہلبیتؑ اور انکے شیعوں کی مذمت میں کچھ اشعار لکھ کر آیا دس ہزار درہم نچھاور کیے تھے۔ دیکھئے (تاریخ کامل ج ۷ ص ۳۸)۔

متوکل کو جس کسی کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ یہ علیؑ و اولاد علیؑ سے عقیدت رکھتا ہے اس کا مال و اسباب بھی ضبط کر لیا جاتا اور اسے قتل بھی کر ڈالتا متوکل کے اس رجحان کو دیکھ کر اہلبیتؑ اور انکے شیعوں سے نفرت و بیزاری اور ان کے خلاف تعصب عام ہو گیا تھا محبان اہلبیتؑ طرح طرح کی

مصیبتوں میں مبتلا کیے گئے سخت ترین اذیتیں پہنچائی گئیں قبر سید الشہد امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو نہ جانے دیتا تھا اور روضہ حسینی کے آس پاس کے سارے مکانات منہدم کرا دیے گئے اس زمین پر ہل چلا کر اسے کھیت بنا دیا اور اعلان کرا دیا کہ آج کے تیسرے دن ہم جسکو حسینؑ کی قبر کے پاس پائیں گے اسے قید خانہ میں ڈال دیں گے۔ دیکھیے (تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ ص ۳۸)

## یزید بن عبداللہ ترکی:

یہ متوکل کی طرف سے گورنر مصر تھا اس نے کوئی سختی واذیت ایسی نہ چھوڑی تھی جو اہلبیتؑ کے شیعوں کو نہ پہنچائی ہو بہت سے شیعوں کو مصر سے نکال دیا۔ کندی اپنی کتاب الولاۃ میں لکھتا ہے کہ یزید ترکی نے کسی فوجی کو کسی جرم میں دس کوڑے مارنے کا حکم دیا اس فوجی نے یزید ترکی کو امام حسن وامام حسینؑ کا واسطہ دیا کہ مجھے معاف کردو اس نے دس کے بجائے ۳۰ کوڑے لگوائے اور متوکل کو یہ واقعہ لکھ بھیجا متوکل نے لکھا کہ اس فوجی کو سو کوڑے مارو پھر ہمارے پاس بھیج دو۔

۲۳۸ ہجری میں اس یزید ترکی نے سادات علویین کی ایک بڑی تعداد کو مصر سے عراق جلا وطن کر دیا جتنے دشمنان اہلبیتؑ اور ناصبی افراد تھے وہ سب متوکل کے مخصوصین اور مقرب بارگاہ تھے جیسے۔ علی بن جہم شاعر، عمر بن فرخ الرجی، ابو السمط جو مروان بن حفص کی نسل اور بنو امیہ کے موالی میں سے تھا یہ سب دشمنان سادات واہلبیت اپنی مثال آپ تھے علامہ سعودی لکھتے ہیں کہ متوکل کا جود وسخاوت سے کوئی واسطہ نہ تھا بخل و کنجوسی اسکی مشہور تھی۔ شراب کا رسیا رقص وسرور، گانے بجانے ،عیاشی فحاشی اس کا مشغلہ خاص تھا یہ تمام بنی عباس خلیفہ سے نمبر لے گیا جو اسکی حالت تھی وہی اسکے وزراء و مشیروں کی تھی متوکل کی عیش کوشیاں اور شراب نوشیاں زندگی کے آخری لمحات تک اسکے ساتھ رہے جس وقت یہ قتل ہوا اس وقت بھی یہ شراب وکباب اور ستار و بانسری کے درمیان تھا۔

بحتری اسکے مرثیہ میں کہتا ہے شریفوں کی موت اسی طرح ہونی چاہیے ، بانسری، ستار اور

دائمی نشہ اسکے زمانہ میں عوام الناس طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہوئے اور کئی بار آسمان سے عذاب نازل ہوا حتی کہ قلعے اور پل منہدم ہوگئے پتھر برسے جن کا وزن پانچ پانچ کلو تھا عراق میں ایسی سخت گرم ہوا چلی کہ کوفہ، بصرہ، اور بغداد کی کھیتیاں جل کر راکھ ہوگئیں انسان مرگئے یہ لو پچاس دن تک چلتی رہی اور دمشق، جزیرہ، موصل، قوس، نیشاپور نیز تمام اسلامی شہروں میں زلزلے آئے۔ دیکھیئے اہلسنت کی معتبر کتب۔

تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۳۸۔

شذرات ابن عبادہ ج ۶،

تاریخ یعقوبی ج ۳ ص ۵/۲ طبری واقعات ۲۴۱ھ۔

ان حالات کے باوجود بھی یہ انسان کا بچہ نہ بنا اور اسکی زندگی وسرمستی عیش وطرب کی وہی کیفیت تھی کنیزوں غلاموں کا رقص وسرود شب وروز جاری رہتا۔ ستار بجتے رہے موسیقی کی تانیں بلند رہتیں دربار میں فحش مذاق، لہو ولعب کا ناٹک ہوتا رہتا اسی اثناء میں روم والوں نے موقع غنیمت پایا اور اسلامی علاقہ میاط پر حملہ کردیا جی کھول کر غارت کی، مکان جلادیئے اور ۶ سو عورتوں کو پکڑ کر لے گئے مگر خلیفہ صاحب کو غیرت نہ آئی میں کہتا ہوں غیرت تو تب آتی اگر پہلے سے ہوتی جب تھی ہی نہیں تو پھر بیچاری کہاں سے آتی اس کو فقط یہ فکر رہتی کہ علیؑ وآل علیؑ اور انکے شیعوں کو کہاں سے پکڑیں اور کیسے قتل کریں۔

**رنگینیاں جو ھیں در و دیوار شہر پر**

**شاید یہاں بہا ھے کئی بیکسوں کا خون**

ہمیں حیرت اور تعجب اس بات پر زیادہ ہے کہ اسکے باوجود بھی اہلسنت اسکی بڑی مدح وثناء کرتے ہیں تقوی و پرہیزگاری سے متصف کرتے ہیں سنت کو زندہ کرنے والے اور بدعت کو مردہ

کرنے کا سہرا اس کے سر پر باندھتے ہیں اب اسکی وجہ خود اہلسنت ہی بتا سکتے ہیں جو اسکی بدمعاشیوں اور زناکاریوں کی تائید کرتے ہیں اور یہ بے دین خلیفہ اسی تعصب وناصبیت کی بھینٹ چڑھا اور اپنے لڑکوں اور افسران فوج کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا یہ پہلا عباسی خلیفہ تھا جو اعلانیہ قتل ہوا اسکے بعد تو پھر بہت سارے ایسے قتل ہوئے۔

## امام احمد اور متوکل:

متوکل نے امام احمد کا رتبہ بہت بلند کیا ان کے اصحاب کو قربت بخشی ، اب ان لوگوں کیلئے گنجائش تھی کہ اپنے مذہب کو پروان چڑھائیں اور دوسرا مخالفین سے چن چن کر بدلہ لیں متوکل امام احمد کی بہت عزت وتکریم کرتا ہر وقت اسکی زبان پر ان کا چرچا رہتا امام احمد کے اوپر انعامات کی بارشیں رہتیں یہاں تک کے کسی کو قاضی مقرر کرنا ہوتا تو امام احمد سے مشورہ کر لیتا ایک مرتبہ متوکل نے دریافت کیا کہ ابن ثلجی کو قاضی مقرر کریں یا نہیں؟ امام احمد نے کہا قاضی تو درکنار چپڑاسی بھی مقرر کرنا ٹھیک نہیں اس ابن ثلجی میں کیا نقص تھا کہ یہ امام ابو حنیفہ کے اکابر اصحاب میں تھا یعنی حنفی تھا اور امام احمد کا خیال تھا کہ یہ بدعتی اور ہوا وہوس کے بندے ہیں۔ دیکھیے۔ (المنتظم ابن جوزی ج ۵ ص ۵۷)

باوجود یہ کہ متوکل امام احمد کی عزت کرتا مگر یہ اسکو قطعاً پسند نہ تھا کہ امام احمد کا تعلق سادات علویین سے ہو ایک مرتبہ کسی نے شکایت کردی کہ امام احمد مائل بہ شیعہ ہیں یا اولادِ علیؑ کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور یہ چغلی بھی کھائی کہ امام احمد نے کسی علوی کی بیعت کر لی ہے یا کسی علوی کو اپنے گھر میں چھپا رکھا ہے متوکل سنتے ہی آپے سے باہر ہو گیا جس محلے میں امام احمد رہتے تھے اس محلہ کو پولیس نے اپنے نرغہ میں لے لیا سپاہی امام احمد کے گھر میں گھس پڑے مگر جب کچھ ثابت نہ ہوا اور امام احمد نے مزید صفائی میں کہا کہ میں تو خوشحالی وتنگ حالی دونوں میں متوکل کا اطاعت گزار ہوں چاہے وہ اچھا ہو یا برا، عادل ہو یا ظالم متوکل نے امام احمد سے کہا کہ میں تجھ سے حلف لوں گا کہ آپ نے کسی کو چھپا

نہیں رکھا تو امام احمد نے یوں حلف دیا خدا کی قسم کھاتا ہوں اور ساتھ کہا کہ اگر میں نے کوئی ایسی چیز چھپا رکھی ہو امیر المومنین (متوکل) جسکی تلاش میں ہیں تو میری بیوی کو طلاق۔ امام احمد کے بیٹے صالح کے گھر کی بھی تلاشی لی گئی مگر کچھ نہ نکلا۔ دیکھیے۔ مناقب احمد ابن جوزی ص ۳۶۰ و ۳۶۲۔ اور اسمیں شک نہیں کہ امام احمد بہر کیف اہلبیتؑ کے فضائل و مناقب بیان کرنے میں بہت جری تھے۔ اپنی مسند میں اتنی حدیثیں اہلبیتؑ کے فضائل و مناقب میں درج کی ہیں کہ بہت سے محدثین وارباب سنن نے اپنی کتابوں میں درج نہ کی ہونگی اسی طرح وہ زبانی بھی علیؑ کے فضائل بیان کرتے۔

## امام احمد اور فضائل علیؑ ابن ابیطالبؑ:

امام احمد کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ امام احمد سے پوچھا تفضیل کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: سب سے افضل ابوبکر پھر عمر پھر عثمان، میں نے پوچھا اور علیؑ؟ امام احمد نے فرمایا بیٹا علی ابن ابی طالبؑ اہلبیتؑ میں سے تھے اور اہل بیتؑ کا موازنہ کسی سے کیا ہی نہیں جا سکتا۔ دیکھیئے۔

(طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلیٰ جلد ۲ ص ۱۲۰)۔

(مناقب احمد لابن الجوزی ص ۱۶۳)۔

محمد بن منصور بیان کرتا ہے کہ ہم لوگ امام احمد کی خدمت میں حاضر تھے ایک شخص نے ان سے پوچھا آپ اس حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: انا قسیم النّار میں جہنم کا تقسیم کرنیوالا ہوں امام احمد نے فرمایا: اس حدیث پر تم لوگوں کو کیا اعتراض ہے کیا ہم لوگوں نے پیغمبرؐ کی یہ حدیث نہیں سنی کہ آپ نے علیؑ سے فرمایا: لایحبّك الامومن ولا یبغضك الامنافق اے علیؑ تم کو مومن ہی دوست رکھے گا اور منافق ہی دشمن۔ ہم نے کہا بیشک ہم لوگوں نے

یہ حدیث سنی ہے امام احمد نے پوچھا کہ مومن کہاں ہوگا ہم نے کہا جنت میں امام احمد نے پوچھا اور منافق کہاں ہوگا؟ ہم نے کہا جہنم میں۔امام احمد نے فرمایا تو پھر علیؑ جنہم کے تقسیم کرنیوالے ہوئے کہ نہیں۔دیکھیے۔(طبقات الحنابلہ جلد۱ص۳۲۰)۔

عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں کہ ایک دن میں باپ کی خدمت میں حاضر تھا کہ کرخ کے کچھ لوگ آئے انہوں نے ابوبکر کی خلافت کا ذکر کیا پھر عمر کی خلافت کا پھر عثمان کی خلافت کا ذکر کیا علیؑ کی خلافت کا ذکر کیا اور بہت دیر تک تذکرہ کرتے رہے میرے باپ نے ایک مرتبہ سر اٹھایا اور کہا لوگو تم نے علیؑ اور خلافت کے بارے بہت کچھ کہا۔خلافت نے علیؑ کو زینت نہیں دی بلکہ علیؑ نے خلافت کو چار چاند لگا دیئے۔دیکھیئے۔مناقب احمد ص۱۶۳۔

# علامہ ابن ابی الحدید کا تبصرہ:

علامہ ابن ابی الحدید ان فقرات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ کلام اپنے مفہوم و معنی کے لحاظ سے ثابت کرتا ہے دوسروں نے خلافت سے زینت پائی ان میں جو کمی تھی وہ خلافت کے ذریعہ سے پوری ہوئی اور علیؑ میں کوئی کمی و نقص تھا ہی نہیں کہ وہ خلافت کے ذریعے اس کمی کے پورا ہونے کے محتاج ہوتے بلکہ خود خلافت میں کمی و نقص تھا اور وہ کمی و نقص علیؑ کے مسند نشین خلافت ہونے سے دور ہوا۔دیکھیئے۔شرح نہج البلاغہ ج۱ص۱۷۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو تعلق امام احمد کو علیؑ و اہل بیت طاہرینؑ سے تھا ویسا ہی علماء تشیع سے بھی تھا چنانچہ انہوں نے بہت علماء شیعہ سے تحصیل علم کی ان کے شیوخ و اساتذہ میں کافی تعداد علماء تشیع کی ملے گی علامہ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن صالح جو مشہور شیعہ تھے امام احمد کے پاس آتے جاتے اور امام احمد انکی بہت عزت و تکریم کرتے کسی نے امام احمد سے کہا کہ حضور عبدالرحمان تو رافضی ہیں تو امام احمد نے جواب میں فرمایا: کیا ایسا شخص جو اہلبیت رسولؐ سے

محبت رکھتا ہے ہم اس سے کہیں کہ تو اہل بیتؑ سے محبت نہ رکھو کوئی شک نہیں کہ عبدالرحمن بن صالح ثقہ ہیں دیکھیئے تاریخ بغداد ج ۱ص ۲۲۱۔

ابن جوزی نے مناقب میں کافی علماء شیعہ کو امام احمد کے اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ ابو اسحاق اسمعیل بن ابان ازدی کوفی التوفی ۲۱۶ھ شیعہ تھے اور امام بخاری و ابن معین کے بھی اساتذہ میں سے تھے۔ ابو عبدالرحمن بن منصور سلومی کوفی متوفی ۲۰۵ انکی حدیثیں ارباب صحاح ستہ نے اپنے صحاح میں درج کی ہیں۔ ابو سلیمان تلید بن سلیمان المحاربی الکوفی التوفی ۱۹۰ھ ترمذی نے انکی حدیثیں جامعہ ترمذی میں درج کی ہیں امام احمد ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کا مذہب شیعہ تھا اور میں ان میں کوئی خرابی نہیں پاتا۔ ابو الہیثم خالد بن مخلد قطوانی جن کا انتقال ۲۱۲ ہجری میں ہوا امام بخاری کے اکابر اساتذہ میں سے تھے انکی حدیثیں بخاری، مسلم اور نسائی نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔

اس طرح امام احمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بہت سے شاگردوں سے تحصیل علم کی جیسے ابراہیم بن سعد بن عبدالرحمان الزہری التوفی ۱۸۳ ہجری۔ ابراہیم بن زیاد التوفی ۲۲۸ھ۔ جریر بن عبدالحمید متوفی ۱۸۸ھ۔

اختصار کی وجہ سے باقی بزرگوں کو تحریر نہیں کیا جاتا شائقین محققین حضرات علامہ السید شرف الدین الموسوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب المراجعات کی طرف رجوع فرمائیں۔

## امام حنبل اور علماء اہلسنت:

یہاں ہم مختصر علماء اہلسنت کے چند اقوال نقل کرتے ہیں تا کہ ناظرین خود اندازہ لگائیں کہ اہلسنت کے اس چوتھے فقیہ سے (یعنی خود امام احمد کے زمانہ میں) کتنے افراد ان سے زیادہ فقیہ و عالم تھے۔ دیکھیئے تاریخ بغداد ج ۱۰ص ۳۱ ابو زرعہ کہتے ہیں ابو بکر بن شیبہ سے بڑھ کر کسی کو حافظ حدیث نہیں پایا۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ص ۱۹ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ کو

حدیثیں یاد رکھنے لوگوں سے سننے اور علل حدیث سے واقف ہونے میں امام آحمہ پر فوقیت دی ہے۔

دیکھیے تاریخ بغداد ج ۱ ص ۱۲۵

ابراہیم بن طالب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قدامہ سے شافعی اور امام آحمہ و اسحاق اور ابو عبید کے متعلق دریافت کیا ابو قدامہ نے کہا شافعی ان سب میں زیادہ فہم والے ہیں مگر انہوں نے حدیثیں کم روایت کی ہیں آحمہ زیادہ متقی و پرہیزگار تھے اسحاق زیادہ حافظ حدیث تھے اور ابو عبید لغات عرب کے سب سے زیادہ عالم تھے۔ دیکھیے۔ تہذیب التہذیب جلد ۸ ص ۳۱۶۔ امام آحمہ نے خود فرمایا عراق میں اسحاق کی نظیر مجھے نظر نہیں آئی دیکھیے۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ ص ۲۰۔ بس ہم انہیں اقوال پر اکتفا کرتے ہیں وہ لوگ جو امام آحمہ حنبل کو حد سے بڑھاتے ہیں اور نہ جانے کیا کیا باتیں فرماتے ہیں

## امام حنبل کے مذہب کی اشاعت:

امام آحمہ حنبل کے مذہب کو ویسی شہرت نصیب نہیں ہوئی جیسی دیگر مذاہب ثلاثہ کو ہوئی جب موفق الدین بن عبداللہ بن محمد بن عبدالملک حجازی قاضی التوفی ۷۵۹ھ قاضی مقرر ہوئے تو ان کے ذریعہ حنبلی مذہب کی اشاعت ہوئی اس مذہب کی رفتار اشاعت بہت سست تھی کیونکہ اس مذہب کے پیروکار بہت کم تھے علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ امام آحمہ کے مقلدین کی تعداد کم تھی کیونکہ ان کا مذہب اجتہاد سے دور تھا اور ان کے مذہب کا دارومدار احادیث و اخباری تائید پر تھا حنبلیوں کی زیادہ تعداد عراق و بغداد اور اسکے مضافات میں تھی۔

مقدمہ ابن خلدون ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی ہے چونکہ مذہب حنبلی عہدہ قضا پر فائز نہیں ہوئے حنبلی حضرات نے بغداد میں شیعوں سے ٹکر لینے کی کوشش کی مگر وہ شیعوں پر غالب نہ آسکے۔ دیکھیے (احسن التقاسیم مصنفہ شمس الدین محمد بن آحمہ معروف بہ بشاری) ۳۲۳ میں مذہب حنبلی نے کافی ترقی اور شافعی مذہب کے لوگوں کو ڈنڈوں سے بہت مارا بہت سے شافعی انکے ڈنڈوں کی مار سے

مر گئے۔ دیکھئے کامل ابن اثیر ج ۸ ص ۱۱۷۔

اٹھارہویں صدی میں حنبلی مذہب کو بہت ترقی ہوئی کیونکہ وہابیوں کا زور ہوا چونکہ ان کے مذہب پر ابن تیمیہ کی تعلیمات کی گہری چھاپ لگی اس لیے مذہب حنبلی کو نئی اور مضبوط صورت سے فروغ حاصل ہوا۔ وہابیوں نے حنبلی مذہب کی بڑی سرگرمی سے حمایت کی۔

## فقہ حنبلی:

حنبلی علماء نے امام احمد کے اقوال و روایات پر مشتمل بہت سی کتابیں مدون کیں اور انہیں کل کتابوں سے مل کر ایک مجموعہ فقہ تیار ہوا جو امام احمد کی طرف منسوب کر دیا گیا بنیادی کتابیں یہ ہیں۔

**کتاب مختصر** جسے عبداللہ بن ابی بکر بن ابی البری نے ۲۶۰ھ میں تحریر کیا اور اس کتاب کی ۲۰ شرحیں لکھی گئیں سب سے بڑی اور مضبوط شرح موفق الدین مقدسی کی المغنی ہے۔

**المستوعب** جسے محمد بن عبداللہ بن حسین السامری متوفی ۶۱۰ھ نے مرتب کیا۔

**الکافی** شیخ موفق الدین مقدسی صاحب مغنی۔ ابن تیمیہ کی

**المحرر** ابن تیمیہ کی لکھی ہوئی ہے

**المقنع** موفق الدین مقدسی نے لکھی ہے

یہ اس مذہب کی معروف کتابیں ہیں بعد میں اور بھی تحریر کی گئیں۔

## قارئین حضرات:

امید ہے کہ آپ نے بغور مطالعہ فرمالیا ہوگا ہم نے بہت اختصار کے ساتھ آئمہ اربعہ اہلسنت کے حالات و واقعات کو آپ تک صحیح پہنچانے کی کوشش کی ہے صرف اس نیت و خلوص کے ساتھ کہ آپ

ان فقہا کو بھی دیکھیں اور شیعیان حیدر کے آئمہ اطہارؑ کو بھی تا کہ آپ صحیح معنوں میں سمجھ سکیں کہ اصل دین واصل مذہب کیا ہے ہمارے مذہب کی بنیاد رسول اللہؐ کے بعد آئمہ اثنا عشر ہیں جبکہ اہلسنت حضرات کے مذہب کی بنیاد ان مذکورہ بالا آئمہ اربعہ پر موقوف ہے۔

اور آپ یہ بھی سمجھ چکے ہوں گے کہ ان مذاہب کی تشکیل کیسے اور کیونکر ہوئی اگر ہم حقائق وواقعات کی روشنی میں دیکھیں تو ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ ان مذاہب کے ہست وبود میں جذبات وجنبہ داری، باہمی عداوت وعناد اور گروہ بندی کا بھی بہت بڑا حصہ موجود ہے اور وقتی سیاست کی کار فرمائیوں کا بھی بہت بڑا عمل دخل ہے ہر قسم کے تعصب اور گروہ بندی کو بالائے طاق رکھ کر اگر انسان تحقیقی پہلو سے ان عوامل کا مطالعہ کرے تو اسے ضرور غلط وصحیح کی پہچان نصیب ہوگی مگر یہ بڑے حوصلے اور ہمت کا کام ہے اس منزل میں بڑے بڑے راہگیر راہ ومنزل سے دور ہو جاتے ہیں دنیا جانتی ہے کہ مذہب اہلبیتؑ وہ پاکیزہ مذہب ہے جسکی تمنا انبیا معصوم کرتے رہے کہ اللهم اجعلني من شيعة امير المومنين عليؑ کوئی شک نہیں کہ ان مذاہب کی چھان بین کرنے والوں کو بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں عصبیت اور جماعت بندی کی سینکڑوں رکاوٹیں پیش آتی ہیں لیکن جب کوئی انسان حق کی تلاش میں نکلتا ہے تو وہ ضرور حق کو پالیتا ہے۔

**کھلی کتاب ھے تاریخ کائنات امم**

**پڑھے تو کوئی صاحب نظر کیطرح**

**(اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عزیزی اور مذاہب اربعہ)**

# حنفی، مالکی ،شافعی اور حنبلی کے بارے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا جواب :

## روایت:

اہلسنت کے معتبر عالم ومحدث حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز فتاویٰ عزیزی صفحہ نمبر ۱۳ وصفحہ نمبر ۸۲ (چاپ محمد اسحاق صدیقی مالک کتب خانہ رحیمیہ ،دیوبند،یو،پی ،ہندوستان)

**میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب**
**اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں**

شرح رویای مولانا شاہ عبدالعزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت سال میگذرد کہ بیست وہفتم ماہ رجب شب معراج علی اکثر روایات فقیر در خواب دیدکہ میدانی است فراخ دران فرش سفید مراق گستردہ اند وبران فرش مردم بسیار باشکال نورانی ولباس ہائی فاخرہ منتظر قدوم برکت لزوم جناب حضرت امیرؑ نشستہ اند، فقیر ہم بدریافت این معنی دران مقام بر فرش مذکور جاگرفتہ ناگاہ جناب امیرؑ از جناب قبلہ نمایاں شدند وسمت آن فرش توجہ فرمودند ومردم برائے تعظیم برخاستند ودر جانب فرش منتظر ایستادند وفقیر نیز در وسط فرش منتظر ایستادہ

الخ.........

یہاں پر ہم حضرت شاہ عبدالعزیز کے خواب کی نوعیت بیان کرتے ہیں کہ شاہ صاحب نے

جو خواب میں حضرت امیر علی علیہ السلام کی زیارت کی اور ان سے مذاہب اربعہ کے بارے میں سوال کیا تو اس کے جواب میں حضرت علیؑ نے کیا فرمایا؟

شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں: سات سال گزرے تھے کہ ۲۷ رجب شب معراج اکثر روایات کی بنا پر کہ فقیر نے ایک خواب دیکھا کہ کافی لوگ لباس ہائے فاخرانہ اور نورانی شکلوں کے ساتھ حضرت امیرؑ کی زیارت کے منتظر بیٹھے ہیں کہ بندہ ناچیز نے ان حضرات سے اس کا سبب پوچھا اور خود اس فرش پر بیٹھ گیا کہ اچانک حضرت امیر علیہ السلام قبلہ کی طرف سے تشریف فرما ہوئے اور ساتھ ہی اس فرش کی طرف جہاں لوگ کھڑے تھے متوجہ ہوئے جونہی آپ نے توجہ فرمائی تمام لوگ آپکی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے اور فرش کے کنارے انتظار میں کھڑے رہے فقیر بھی اسی فرش کے درمیان میں منتظر کھڑا تھا اور ہجوم کے سبب بقیہ لوگ وہاں تک نہ پہنچ پائے۔ مگر جناب امیرؑ باقی تمام صفوں کو چھوڑ کر میرے پاس تشریف لائے اور میں باادب کمال دوزانو حضور کی خدمت میں بیٹھ گیا اور حضرت نے میرے اوپر بہت شفقت و مہربانی فرمائی اور اس حال میں کسی سے ہمکلام نہ ہوئے فقط فقیر سے ہمکلام ہوئے اور میں نے اس وقت کو غنیمت سمجھا اور چند سوال جو کہ میرے ذہن میں تھے جناب کی خدمت میں عرض کیے جن کے جناب نے ٹھیک ٹھیک جواب ارشاد فرمائے۔

سب سے پہلے حضرت نے فرمایا:

ایک شخص نے پشتو زبان میں ایک کتاب لکھی ہے جسمیں میرے خلاف لکھا ہے جو کہ موجب تحقیر ہے آیا تمہیں اس بات کی اطلاع ہے یا نہیں؟ عرض کیا کہ نہیں میں تو پشتو نہیں جانتا کہ اس کتاب کی لکھائی پڑھ سکوں۔ اس کے بعد فقیر (یعنی شاہ عبدالعزیز) نے عرض کیا کہ جناب فقہا (اربعہ) میں سے کونسا مذہب مختار اور آپکا پسندیدہ ہے تو اسکے جواب میں فرمایا:

ان میں سے کوئی مذہب مجھے پسند نہیں یا اسطرح فرمایا کہ یہ مذہب ہمارے میں سے نہیں

بلکہ یہ مذہب تو افراط و تفریط پر مبنی ہیں (یعنی کمی و زیادتی پر یہ مذاہب اربعہ وجود پذیر ہوئے ہیں)
ارباب انصاف خود انصاف کریں کہ جن فقہا کو حضرت علیؑ نے پسند نہیں کیا تو شیعہ حضرات ان کو کیسے پسند کر سکتے ہیں

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بو دوست
مصروف حق ہوں بندگی بو تراب میں

# باب پنجم

## عقائد اہلسنت والجماعت

سوز ہم دار پہ بھی حق کی کریں گے باتیں
اپنی فطرت کا تقاضا ہے اسے کیا کیجئے

## قارئین:

ہم یہاں پر عقائد اہلسنت والجماعت کی مختصر سی جھلک خود انکی اپنی کتابوں سے پیش کرتے ہیں تا کہ حق واضح و آشکار ہو جائے اور دنیائے اسلام کو پتہ چل جائے کہ اہلسنت والجماعت کا خداوند متعال کے بارے میں کیا عقیدہ ہے جو کہ قرآن و سنت کے صریح مخالف ہے۔

خداوند کریم اپنی لاریب کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے لاتدرکہ الابصار (سورۃ انعام آیت ۱۰۳) آنکھیں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ولیس کمثلہ شئی (سورۃ شوریٰ آیت ۱۱) ''اس کے مثل کوئی شئی نہیں،، اور پھر سورہ توحید پڑھ کر دیکھیں قل ھو اللہ الاحد اللہ الصمد۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کریم سے قوم کے اصرار پر دیدار کی خواہش کی تو فرمایالن ترانی (اے موسیٰ) تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے

(سورۃ اعراف آیت ۱۴۳)

پس علماء اہلسنت والجماعت نے بخاری و مسلم میں جو حدیثیں خداوند کریم کے متعلق پیش کی ہیں انکی کیا وضاحت ہے آیا ایسے باطل عقیدے والا انسان خدا پرست ہو سکتا ہے وہ اپنے آپ کو موحد کہلوانے کا حقدار ہے؟ نہیں ہر گز ہر گز نہیں۔ یہ لوگ اتنے بے شرم ہیں کہ جنہوں نے خداوند متعال کی قدرت کاملہ کو بھی مختلف شکلوں میں پیش کر کے مشرک ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

# خداوند کریم (جل جلالہ) کے متعلق بخاری و مسلم کی روایات:

خداوند عالم اپنی مخلوق کے سامنے جلوہ افروز ہوگا اور لوگ اسے چودھویں کے چاند کی طرح سے دیکھیں گے۔ دیکھئے

(صحیح بخاری صفحہ نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۰۵)، (صحیح مسلم ج ا ص ۱۱۲)

خدا ہر شب جمعہ کو آسمان سے دنیا پر اترتا ہے۔ دیکھیئے (بخاری شریف ج ۲ ص ۴۷)

قیامت کے دن خداوند متعال جہنم سے پوچھے گا کیا تو بھر گئی ہے کہے گی نہیں تو بس خدا (نعوذ باللہ) اپنا پیر ڈال دیگا اور وہ بھر جائیگی اور کہے گی بس بس۔ دیکھیئے

(صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۷۸، ۱۸۷ کتاب التوحید)۔

اور اسی طرح تجرید البخاری میں بھی روایت موجود ہے۔ اور وہ (خدا) اپنی پنڈلی کھول دیگا تا کہ مومنین پہچان لیں۔ دیکھیئے

اہلسنت کی معتبر کتب۔ صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۸۲ و صحیح مسلم ج ا ص ۱۱۵۔

وہ ہنستا ہے اور حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ٦ ص ۲۳۔

اسکے علاوہ اور بہت سی اس جیسی بے ہودہ اور شرمناک روایات کتب اہلسنت میں خداوند کریم کی شان و توحید کے مخالف موجود ہیں جن کو بیان کرنا زیب نہیں دیتا۔ مثلاً ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیں۔

خدا تعالی کے دو ہاتھ ہیں، دو پیر ہیں، پانچ انگلیاں ہیں پہلی انگلی آسمانوں پر دوسری زمینوں پر تیسری درختوں پر چوتھی پانی اور ثریٰ پر اور پانچویں تمام مخلوقات پر رکھے ہوئے ہے۔ دیکھیے اہلسنت

والجماعت والحدیث وہابی وغیرہ کی معتبر کتب: بخاری ومسلم ج ۸ص ۱۸۳، ج اص ۱۲۴۔

اس قسم کی لاتعداد جھوٹی ومن گھڑت روایات مذہب اہلسنت میں موجود ہیں جو کہ ان کے صحابہ مثلاً ابو ہریرہ وغیرہ سے درج ہیں یا وہ روایت کہ جو ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ میں نے خداوند متعال کو ۱۰۰ مرتبہ خواب میں دیکھا اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۱۵۲۔ جس مذہب میں توحید کے بارے یہ نظریہ ہو خداوند متعال محفوظ فرمائے باقی دین کی کیا بات ہوگی یہ وہ جھوٹی اور شرمناک روایات ہیں کہ جن کو لکھنے میں بھی تہذیب مانع ہے مگر کیا کریں نقل کفر، کفر نباشد۔ ان روایات کے بعد بھی اہلسنت اپنے آپ کو صحیح موحد کہلانے کے حقدار ہیں؟ اللہ تعالی سے افعال قبیحہ صادر ہوئے ہیں ۔اہلسنت کی معتبر کتاب الجہد المقل ص ۴۱ (مقدمہ مفتم تالیف علامہ محمود حسن دیوبندی)۔

تفسیر سورۂ ق:۔ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جہنم ھل من مزید کہتی رہیگی حتی کہ خداوند متعال اپنا قدم اس میں رکھ دیگا وہ کہے گی تیری عزت کی قسم بس۔ بس اور وہ باہم سمٹ جائیگی اہلسنت کی معتبر کتاب۔ جامع ترمذی مترجم متوفی ۲۷۹ ہجری قمری۔ ص ۵۱۵ مترجم علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی۔

اور یہی روایت اہلسنت کی معتبر کتاب الصحیح المسند ابی عوانۃ میں بھی موجود ہے جلد ص ۱۸۷ مصنف ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی متوفی ۳۱۶ ناشر المکتبۃ الحسینیہ گوجرانوالہ قذاقی روڈ۔

اللہ تعالی کرسی پر بیٹھے گا تو کرسی چر چرائے گی اہلسنت کی معتبر کتاب مشکوۃ المصابیح ص ۴۹۳ ناشر نور محمد جامع مسجد دہلی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب غنیۃ الطالبین (اردو) ص ۱۱۷ مترجم مولانا محبوب احمد (ناشر کتبہ تعمیر ادب اردو بازار لاہور) میں اللہ تبارک وتعالی کے متعلق یوں تحریر ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا میں نے خداوند متعال کو روبرو بالمشافہ دیکھا ہے۔ اہلسنت کا عقیدہ توحید آپکی نظر میں کیا ہے۔ امید ہے

قارئین خود فیصلہ فرمائیں گے کہ حق کیا ہے۔ روایتیں اور بھی ہیں مگر اختصار ملحوظ خاطر ہے۔

**ایسے زخموں کا کیا کرے کوئی**

**جن کو مرہم سے آگ لگ جائے**

## اهلسنت کا عقیدہ نبوّت:

و وجدك ضالاً فهدى ۔ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ۔

کان کافراً فی اوّل الامر ثم عداه الله وجعله نبیا ۔ قال الکلبی وجدك ضالاً عینی کافرا فی قوم ضلال (العیاذ باللّٰہ) نقل کفر، کفر نباشد۔ یعنی رسول کریم اوّل امر میں کافر تھے بعد میں خداوند متعال نے آپ کو نبیؐ بنایا۔ اور کلبی نے بھی یہی کہا ہے اہلسنت کی معتبر کتاب جز ۸۔ من مفاتیح الغیب المشتہر بالتفسیر الکبیر امام فخر الرازی

نبی کریمؐ روزہ کی حالت میں حضرت عائشہ سے بوس و کنار کرتے اور انکی زبان چوسا کرتے تھے (العیاذ باللّٰہ)

اہلسنت کی معتبر کتاب۔ مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۰۔ حضرت سرور کائنات محمد مصطفیؐ بی بی عائشہ کو حبشی عورت کا ناچ دکھاتے تھے۔ (العیاذ باللہ)۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جامع الترمذی مترجم (علامہ بدیع الزمان ص ۷۵۷۔

اور اسی قسم کی ایک روایت اہلسنت کی معتبر کتاب سنن النسائی بشرح حافظ جلال الدین السیوطی ص ۲۳۶ حضرت رسول اکرمؐ بی بی عائشہ کو مسجد میں حبشیوں کا کھیل دکھاتے تھے.

# توھین انبیاء کرام کی ناقابل فراموش داستان:

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوسرے مردوں کی قبروں کی طرح انبیاء کرامؑ کی قبور سے جو آوازیں آتی ہیں وہ شیطان کی چالیں ہوتی ہیں، دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب الوسیلہ۔ اردو ترجمہ۔ احسان الہی ظہیر ص ۵۱ تالیف امام ابن تیمیہ۔

شیطان ملعون نے رسول خداؐ کی زبان پر بتوں کی تعریف کی۔ (العیاذ باللہ)

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب غنیۃ الطالبین ص ۱۷۲ اردو۔ مترجم مولانا محبوب آحمد ناشر مکتبہ تعمیر ادب لاہور۔ اور یہی روایت اہلسنت کی معتبر کتب میں بھی ذکر ہوئی ہے۔ جو کہ توہین سرکار کونین کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دیکھیے۔ اہلسنت کی معتبر کتب۔ تفسیر الکشاف، تفسیر سورہ الحج ص ۵۲ ج ۳ ناشر دار الکتاب العربی بیروت لبنان، ناشر دار احکام القرآن الجصاص ص ۲۴۶ ناشر سہیل اکیڈمی لاہور، ناشر دار جامع البیان۔ طبری جز ۱۷ ص ۱۸۶ ناشر دار ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری ج ۷ مطبوعہ نولکشور، تفسیر القرآن العظیم حافظ ابی الفداء الدمشقی ج ۳ ص ۲۲۹، ناشر دار فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۸ ص ۳۵۴ تفسیر الجلالین، جلال الدین سیوطی (مع) الکمالین وجامع البیان ص ۲۸۴

**ایک اور شرمناک روایت:** اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابوداود مترجم اردو۔ ص ۴۷ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک گھوڑے پر سوار آئے آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا (العیاذ باللہ) مزید دیکھیے الصحیح المسند ابی عوانہ ص ۱۹۷، ناشر المکتبہ الحسینیہ گوجرانوالہ، مزید دیکھیے تیسیر الباری شرح صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۰۵۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں توہین رسالت مآب کی عجیب

اور شرمناک روایت۔ جس سے غیرت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ ص ۱۹۱۔

حضرت ابوبکر حضرت رسول اللہ سے علم میں زیادہ تھے۔ توہین رسول مقبول کا ایک نیا پہلو۔

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابوداود ج ۱ ص ۳۵۰ مترجم، ناشران قرآن محل کراچی رسول اللہ نماز پڑھتے وقت چند آیتیں بھول گئے۔

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیت نماز میں نہیں پڑھی فرمایا کہ مجھے نماز میں کیوں نہیں یاد دلایا کہا کہ میں سمجھا شائد یہ آیات منسوخ ہوگئی ہیں۔ اور بخاری شریف اردو باب ۴۶۱ میں ہے کہ رسول اللہ نے بھول کر چار رکعتی نماز کی بجائے دو رکعتی پڑھا دی یہی روایت دوسری کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ صحیح بخاری۔ اردو۔ ج ۳ ناشران محمد سعید اینڈ سنز۔ ص ۵۸۔ بخاری شریف مترجم اردو (ناشران محمد سعید اینڈ سنز) ص ۱۳۱ باب طلاق میں دیکھیے

حضرت عائشہ کے گھر رسول اللہ کی موجودگی میں ساز اور گانے:

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف اردو ص ۳۹۳ باب ۶۰۳۔ ناشر حامد اینڈ کمپنی۔ رسول اللہ کی قبر ایک بت ہے۔ العیاذ باللہ۔ دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب۔ شرح الصدور۔ تصنیف محمد بن عبدالوہاب

اور اہلسنت کی معتبر کتاب ہدایۃ المستفید میں ہے کہ قبر نبیؐ پر صلوٰۃ وسلام کرنا شریعت میں ممنوع ہے۔ ص ۸۱۱، اردو ترجمہ عطاء اللہ ثاقب ایک نئی داستان، علماء دیوبند رسول اللہ کے استاد ہیں۔ دیکھیے اہل سنت کی معتبر کتاب البراھین القاطعہ ص ۲۶ رشید احمد گنگوہی۔

**ایک نیا کفر:۔** اگر حضرت نبیؐ اکرم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب۔ تحذیر الناس۔ قاسمی پریس دیوبند محمد قاسم نانوتوی۔ اہلسنت کی

کتاب الوسیلہ ص ۴۱ تالیف امام ابن تیمیہ اردو ترجمہ

**احسان الٰہی ظہیر کا ایک کفریہ نظریہ:۔** شیطان نبیوں، اولیاؤں اور خلفاء کی شکل میں آکر لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

فتاویٰ رشیدیہ میں ایک ایمان شکن بکواس۔ ص ۲۱۸ تالیف رشید احمد گنگوہی۔ ناشران محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی۔

رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اکرمؐ نہیں بلکہ دیگر انبیاء، اولیاء علماء بھی موجب رحمت عالم ہیں۔

**توہین انبیاء کا عبرتناک پہلو:** اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت ص ۳۵۹۔ انبیاء کرام خطا کار اور گنہگار ہیں یہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے تین جھوٹ بولے تھے۔ العیاذ باللہ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف اردو ج ۲ ص ۲۶۶ اہلسنت کی معتبر کتاب میں۔

انبیاءؑ کی توہین کے لرزہ خیز واقعات ملاحظہ فرما سکتے ہیں مزید روایت حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ اور سرکار خاتم المرسلین کی توہین کا بیباک انداز۔

حضرت ابوبکر کی برابری نہ موسیٰؑ کر سکتے ہیں اور نہ عیسیٰؑ۔

یہ تمام روایتیں اہلسنت کی معتبر کتاب، کتاب شہادت ص ۱۰ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی یہ اہلسنت کا عقیدہ نبوت تھا جو ہم نے آپکی خدمت میں نہایت ایمانداری کے ساتھ پہنچایا۔ ہمارا مقصد فقط اصلی اسلام کی طرف اقوام عالم کو متوجہ کرنا ہے نہ کہ فتنہ و فساد۔

اور اصل اسلام وہیں سے آپ کو مل سکتا ہے کہ جس رسول اسلام کا قصیدہ قرآن کریم ہے۔ جبرائیل جن کے غلام ہیں اور جو غائی علت کائنات ہیں اور آپکی طیب و طاہر آلؑ کے دروازہ سے جو

معدن رسالت ہیں اور علوم الہی کے خزینہ دار ہیں اور اسلام محمدیؐ کے محافظ بھی ہیں اور عالم بھی۔

## قرآن کے متعلق عقیدہ اہلسنت:

اس مختصر بحث میں ہم اہلسنت کے عقیدہ قرآن کو ذکر کریں گے تا کہ قارئیں پر واضح و آشکار ہو جائے کہ شیعہ پر تحریف قرآن کا جھوٹا الزام لگانے والے خود اپنے مذہب میں قرآن کریم کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں بس نہایت اختصار کے ساتھ ہم چند روایات کو ذکر کریں گے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فیض الباری علی صحیح البخاری ج ۳۔ کتاب الشہادات ص ۳۹۵ میں لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں لفظی تحریف ہوئی ہے۔ مزید دیکھیے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مسند امام آحمد بن حنبل ج ۶ ص ۲۶۹ موجودہ قرآن کریم میں آیت رجم غائب ہے۔ بخاری شریف ج ۶ باب والنہار اذا تجلی میں ہے کہ سورۃ واللیل اذا یغشی سے والذکر والانثی غائب ہے۔

اور یہی روایت اہلسنت کی معتبر کتاب السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم ابن الحجاج ص ۴۰۳ سورۃ واللیل میں بھی یہی تحریر ہے کہ اس سورۃ میں آیہ مذکور غائب ہے۔

### شرمناک عقیدہ:

اہلسنت کی معتبر کتاب اصول الکرخی مترجم عبدالرحیم اشرف بلوچ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ص ۲۴ صحابی کی رائے اگر قرآن کریم کے مخالف ہو تو قرآن کی ہر آیت منسوخ سمجھی جائیگی۔

بس ہم شیعیان حیدر کرارؑ کا یہی تو مسلک ہے کہ اگر قرآن کے خلاف کوئی حدیث مل جائے تو وہ حدیث رسول اللہ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی کی رائے کو قرآن کے مقابل میں کوئی حیثیت دی جائے گی مگر قربان ایسے مسلک و مذہب پر کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مقابلہ میں عام انسانوں کی رائے کو ترجیح دے رہے ہیں بس یہی تو فرق ہے کہ ہم ایسے صحابہ کا کہ جنہوں نے قرآن جلائے یا قرآن کے خلاف اپنی رائے کو قائم کیا نہ اسلام سے تعلق ہے اور نہ ہی ایمان سے کوئی واسطہ ہے پس ایسے صحابہ

سے ہم دنیا و آخرت میں بیزار ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۱ ص ۱۵ جلال الدین سیوطی ناشر دار المعرفۃ بیروت لبنان سورۃ الحمد میں کمی اور زیادتی کی گئی ہے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المصاحف ابی داود السجستانی ص ۴۲ ص ۴۳ ص ۶۰۔ ملاحظہ فرمائیں۔ قرآن کریم میں چار حرف غلط ہیں۔

قرآن میں کتابت کی غلطیاں ہیں، حضرت عمر نے سورۃ الحمد میں اضافہ کیا۔ قرآن کریم لفظ الی اجل مسمی غائب ہے سورہ پ ۵ صفحہ ۹۴ پر ہے کہ حضرت عائشہ کا قرآن موجودہ قرآن سے مختلف تھا قرآن کریم کی توہین کا بیباک انداز۔ اہلسنت کی معتبر کتاب۔ فتاویٰ قاضی خان ص ۷۸۰ مطبوعہ نولکشور اور الفتاویٰ السراجیہ ص ۷۵۔ کتاب الکراہۃ۔ باب اللبس قرآن کریم کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ العیاذ باللہ۔

تفسیر الدار المنثور ج ۵۔ ص ۱۸۰ سورۃ الاحزاب کا بیشتر حصہ حضرت عثمان نے غائب کر دیا۔ اور ص ۳۰۲ پر ہے کہ نازل شدہ بعض آیات قرآن کریم غائب ہیں۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ج ۲ ص ۵۷۔ حافظ شوکانی ص ا مصر، قرآن مجید میں حضرت علیؑ کا نام موجود تھا۔

**ایک ہوشربا روایت:** اہلسنت کی معتبر کتاب الاتقان۔ السیوطی ص ۲۵ ناشر سہیل اکیڈمی لاہور۔ موجودہ قرآن ناقص ہے۔

اختصار کی وجہ سے انہیں روایات پر اکتفا کرتے ہیں۔ محققین حضرات کتب اہلسنت کا مطالعہ کریں انصاف کی نگاہ سے خود فیصلہ کریں آیا اسکے بعد بھی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

## صحابہ اور اہلسنت:

توہین اہلبیتؑ کا ایک دلخراش واقعہ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب، قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین

۔مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۸۸۔ حضرت عمر حضرت فاطمہ الزہرا دختر رسول اسلامؐ کے دروازہ پر آگ لگانے کیلئے آئے۔

اور یہی روایت تاریخ الامم والملوک ج ۲ ص ۴۴۳ پر جریر طبری نے بھی نقل کی ہے علاوہ اہلسنت کی معتبر کتب العقد الفرید ج ۳ ص ۲۷۳ اور الامامۃ والسیاسۃ ص ۱۲ ج ا پر بھی یہی روایت موجود ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ج ۲ اردو ص ۱۶۱ میں ہے کہ وفات حضرت رسول اللہؐ کے بعد حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے حضرت ابوبکر سے اس ترکہ میں سے جو اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم کو بطور فے عنایت فرمایا تھا ان کا میراثی حصہ ان کو دے دیں تو ابوبکر نے انکار کر دیا اور کہا کہ ترکہ رسولؐ صدقہ ہے اس پر حضرت زہراؑ حضرت ابوبکر پر ناراض ہوئیں اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئیں اور ابوبکر سے کلام نہیں کی حتی کہ وفات رسول اللہؐ کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور اپنی وفات تک ابوبکر سے کلام نہیں کی۔

یہی روایت جلد ۳ بخاری شریف باب ۹۲۰ ص ۶۰۳ (اردو)۔

اور یہی روایت برق سوزاں اردو ترجمہ صواعق محرقہ ص ۷۱ پر بھی موجود ہے کہ حضرت فاطمہؑ زہراء کو فدک نہیں ملا اور آپ ابوبکر پر ناراض ہوئیں اور وفات تک حضرت ابوبکر سے گفتگو نہیں کی اور وفات پا گئیں تو حضرت علیؑ نے رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو اسکی اطلاع تک نہ دی اور آپ ہی نے ان کا نماز جنازہ پڑھا۔

مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

# بنت رسولؐ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی توہین کا روح فرسا واقعہ:

دختر رسول اللہؐ جناب فاطمہؑ زہراء فدک کے حصول کیلئے ابوبکر کے پاس گئیں اور جناب حضرت ابوبکر نے جناب فاطمہؑ زہراء کو لکھ کر دے دیا اتنے میں حضرت عمر آئے اور ابوبکر سے کہا کہ یہ کیا لکھ کر دیا ہے تو ابوبکر نے کہا کہ میں نے جناب فاطمہؑ زہراء کو ان کے بابا رسول خداؐ کی میراث لکھ کر دی ہے اتنے میں عمر نے لکھا ہوا حضرت فاطمہؑ زہراء کے ہاتھ سے چھین لیا اور پھر کاغذ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون تالیف علی بن برہان الدین الحلبی ج ۳ ناشر شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفٰی البابی الحلبی واولادہ بمصر۔

# معاویہ کا اھلبیتؑ رسولؐ سے نا روا سلوک:

جسکو دیکھ کر شرمائیں یہود

معاویہ کان یلعن فی قنوتہ علیاً وحسناً وحسیناً وابن عباس والاشتر النخعی

معاویہ قنوت میں مولا علیؑ امام حسنؑ امام حسینؑ وحضرت ابن عباس اور جناب مالک اشتر پر سب وشتم کرتا تھا۔ (العیاذ باللہ)

دیکھیے اہلسنت کی مایہ ناز کتاب البدایۃ والنھایۃ ج ۴

ناشر دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔

**معاویہ کا کفریہ عقیدہ:** معاویہ کے دربار میں خداوند کریم حضرت رسول خداؐ اور حضرت علیؑ کو گالیاں دی جاتی تھیں۔ دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب العقد الفرید ج ۳ ص ۳۵۵ (ناشر دار الاندلس)۔

عمرو بن العاص اور امیر معاویہ نے حضرت امام حسنؑ کو زہر کے ذریعے شہید کروایا

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب حضرت علیؑ تاریخ اور سیاست کی روشنی میں ص ۲۱۴ مصنف ڈاکٹر طہٰ حسین اردو ترجمہ علامہ عبدالحمید نعمانی اکیڈمی لاہور۔

## ازواج نبیؐ کی توھین اور مذھب اھلسنت:

طلحہ بن عبید اللہ نے ام المومنین زوج رسول مقبولؐ عائشہ سے شادی کی خواہش کی۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب الدر المنثور فی التفسیر الماثور۔ جلال الدین سیوطی ص ۲۱۴ ناشر دار المعرفۃ،

اور یہی روایت دیکھیے۔ اہلسنت کی معتبر کتب فتح القدیر ج ۴۔ طبعہ مصر ص ۲۹۰، تفسیر مظہری ص ۴۰۷، الاحزاب معالم التنزیل جلد ۳ ص ۱۸۳۔

رسول اللہؐ نے حضرت عائشہ کے گھر کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اس گھر سے فتنے برآمد ہوں گے۔

دیکھیے بخاری شریف الجزء الرابع ص ۴۶

حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے دل ٹیڑھے ہوگئے تھے

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف مترجم جلد ۳ ص ۱۰۹۔ (ناشران محمد سعید اینڈ سنز کراچی) اور یہی روایت جامع ترمذی اردو ص ۵۳۷ تفسیر سورہ تحریم پر بھی موجود ہے (ناشر فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)۔

## مذہب اہلسنت میں حضرت عائشہ کی توہین:

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عبداللہ بن یزید حضرت عائشہ کے پاس گئے اور غسل جنابت کے بارے پوچھا تو حضرت عائشہ نے ہمیں غسل کر کے دکھایا اور ہمارے اور ان کے بیچ ایک پردہ تھا انہوں نے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا ابوسلمہ نے کہا کہ رسول اللہ کی بیبیاں بال کتراتی تھیں اور کانوں تک بال رکھتی تھیں۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتب تیسر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری۔ ترجمہ وحید الزمان۔ ص ۲۱۹ باب الغسل ناشر نعمان کتب خانہ اردو بازار لاہور صحیح مسلم شریف اردو ترجمہ وحید الزمان جلد اول ص ۴۳۲۔ کتاب الحیض۔

# زوجہ رسول مقبولؐ حضرت عائشہ کا سنسنی خیز قتل:

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون حصہ دوم ،،اردو،، علامہ عبدالرحمن بن خلدون مترجم علامہ حکیم احمد حسین الہ آبادی ناشر نفیس اکیڈمی کراچی۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ج ا ص ۸۰ ذکر احوال خاتم الانبیاءؐ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب۔ مولی اور معاویہ ص ۴۰۷ مولفہ جناب علامہ حاجی سید بابا خلیل احمد چشتی۔

**عبارت:** معاویہ کا زمانہ بالخصوص اور بنی امیہ کا زمانہ بالعموم مومنین کیلئے اور خصوصاً حق گویوں اور حق پرستوں کیلئے کس قدر آفات اور مصائب کا زمانہ تھا ناظرین کو بخوبی معلوم ہے کہ یہ وہ خطرناک زمانہ تھا کہ جہاں کہیں کسی مومن کامل نے معاویہ کی برائی یا بنی امیہ کی شرارتوں اور خباثتوں کا تذکرہ کیا یا جہاں کہیں کسی نے مولی یا اہلبیت رسول کی مدح وثنا میں زبان کھولی وہیں اسی وقت اسکی گردن اڑا

دی جاتی تھی یا اُسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا ہزاروں حق گو حضرات محض اس جرم کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے کہ انہوں نے مولی پر لعنت نہیں کی اور معاویہ کی برائی بیان کی۔

آخر حضرت حجر بن عدیؓ اور انکے ساتھیوں کی کون سی خطا تھی؟ صرف یہی تو خطا تھی کہ آپ حضرات نے حق گوئی سے کام لیا حق وصداقت سے پیچھے قدم نہیں ہٹایا اور اپنی جانیں جان آفرین کے سپرد کر دیں حضرت مالک اشتر کو کس بیدردی کے ساتھ زہر پلا دیا گیا حضرت خالد بن ولید کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بھی اسی حق گوئی کے شکار ہو گئے یہاں تک کہ محبوبہ محبوب رب العالمین یعنی ام المومنین جنابہ صدیقہ کا بھی کوئی پاس ولحاظ نہ کیا اور محض اتنی سی بات کہہ دینے پر کہ (او معاویہ تو یزید کو اپنا ولی عہد بنانے میں کس کی اقتدا کر رہا ہے) آپ کو زندہ درگور کر دیا۔ جس کا مفصل ذکر میری کتاب قول فیصل میں موجود ہے حبداران معاویہ کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

# حضرت عمر اور ازواج نبیؐ:

ملاحظہ فرمائیں:۔

نبی اکرمؐ کے نجی معاملات میں حضرت عمر کی دخل اندازی کا ایک اور واقعہ ہے جو شاید نہ ہوتا اگر ان کی صاحبزادی حضرت حفصہ امہات المومنین میں شامل نہ ہوتیں واقعہ یہ ہے

ایک دن رسول اللہؐ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ازواج مطہرات نے زینبؓ بنت جحش کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ ان سے انصاف نہیں کیا جاتا عائشہؓ کی محبت میں ان پر زیادتی ہوتی ہے اس کے بعد جب حضرت ماریہؓ کے ہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور رسول اللہؐ از راہ محبت بچے سے شفقت فرمانے لگے تو حضرت حفصہ حضرت عائشہؓ اور انکی دیکھا دیکھی تمام امہات المومنین نے شکایت کی یہاں تک کہ حضورؐ نے ان سے علیحدگی اختیار کر لینے کی تہدید کا خیال ظاہر فرمایا۔

قارئین حضرات آپ نے پڑھا اور خوب سمجھا کہ خود ہمارے برادران اہلسنت کی کتب میں کس قدر توہین کی گئی ہے کہ جن کے ہاں نہ خداوند کریم کی توحید کا لحاظ ہے نہ رسول اللہ کی رسالت کا کوئی پاس ہے اور نہ ہی ازواج واہلبیتؑ اور صحابہ کرام کا یہی تو وجہ ہے کہ ہم ان حضرات کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ لکم دینکم ولی دین کے تحت ہمیں مت چھیڑو کیونکہ ہم ہر میدان میں فتح یاب ہوئے ہیں چاہے وہ میدان غدیر خم کا ہو یا مباہلہ کا شب ہجرت کی رات ہو یا در خیبر ہو خندق کی گھاٹی ہو یا احد میں مشرکین کے ساتھ جنگ ہمارے پیشواؤں نے ہر موقع پر رسولؐ اور دین رسولؐ کی حفاظت فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون (آگاہ رہو فقط اللہ تعالیٰ کی حزب ہی غالب ہے) اور ہم اپنے اہلسنت بھائیوں کو یہ مشورہ بھی دیتے ہیں کہ بجائے دوسرے کسی مذاہب کے خلاف بات کرنے سے پہلے خود اپنے گھر کی کتب کا مطالعہ کریں اور اپنے آپ کو درست کریں۔

ہاں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ہم وہ ہیں کہ جن کے آئمہ اطہارؑ کے افعال پر آیات قرآن بنی ہیں، آل محمدؐ بولیں تو قرآن بنے، چلیں تو قرآن بنے، زکوٰۃ دیں تو قرآن بنے، جہاد کریں تو قرآن بنے بس یہی تو وجہ ہے کہ رسول اسلامؐ نے فرمایا اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب وکامران ہونے والے ہیں۔

**اگر ہوں چپ تو نہ سمجھو ناتواں ہوں میں**

**قیامت آئے گی اٹھوں جو لے کے انگڑائی**

## حضرت عائشہ کی وفات:

۵۸ھ میں حضرت عائشہؓ کی عمر شریف سڑسٹھ ۶۷ سال کی ہو چکی تھی اسی سال ہی رمضان المبارک میں آپ بیمار پڑیں چند روز تک علالت کا سلسلہ جاری رہا زمانہ علالت میں جب کوئی مزاج پرسی کرتا تو فرماتیں اچھی ہوں ابن سعد۔

جب لوگ عیادت کو آتے اور تسلی دیتے تو فرماتیں کاش میں پتھر کی ہوتی جنگل کی بوٹی ہوتی۔

آپکی وصیت تھی کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس حجرہ پاک میں دفن نہ کرنا میں نے ایک جرم کیا ہے (یعنی جنگ جمل میں شرکت) مجھے دیگر ازواج کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کرنا۔

ہم برادران اہلسنت کو ایک بات سمجھاتے جائیں کہ کم از کم وہ شخص جس نے زوجہ رسول کا قتل کیا ہو اس کے بارے میں اتنی خاموشی کیوں اس کے بارے میں تمہارے ذہنوں میں سناٹا کیوں؟ کیا ابھی بھی قاتل زوجہ رسولؐ اسلام تک پہنچنا کوئی مشکل کام ہے مگر شاید آپ کے ہاں

**ابھی تک ہے بہت محفوظ قاتل**

**کہ مقتل کے در و دیوار چپ ہیں**

**پتہ راہزن کا خلقت جانتی ہے**

**مگر بستی کے پہریدار چپ ہیں**

# صحابہ کرام رضؓ کے بارے اھلسنت کانظریہ، توھین کا ایک اور باب:

کیا انکو لکھوں اس سے ھوتا ھے الم اور
کرتا ھوں رقم اور تو ھوتا ھے رقم اور
رکنے کا کیا راہ میں جب میں نے ارادہ
منزل نے پکارا میری دوچار قدم اور

# امام حضرت ابو حنیفہ کا بیان:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یقول سمعت ابا حنیفہ یقول !ایمان ابی بکر الصدیق ، وایمان ابلیس واحد.

اہلسنت کی معتبر کتاب ،تاریخ بغداد۔ الثالث عشر ص ۲۷۳ روای کہتا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ہ حضرت ابو بکر کا ایمان اور ابلیس کا ایمان برابر ہے۔

ہم نہ کہتے تھے کہ اے داغ تو زلفوں نہ چھیڑ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الادب المفرد ص ۳۳۴ تالیف امام بخاری اردو ترجمہ مولانا خلیل الرحمان نعمانی ناشر دارالاشاعت بندر روڈ کراچی۔

# حضرت ابو بکر کا ایمان
# اور رسول اللہ کا فرمان:

کچھ حقیقت نہیں اک ڈھال ہے بزدل کیلئے
مصلحت کا ٹھکانہ ہے جہاں جوش نہ ہو
رُخ زمانے کا وہ کیا خاک بدل سکتا ہے
اپنی حالت کے بدلنے کا جسے ہوش نہ ہو

قال سمعت معقل بن الالیسار یقول انطلقت مع ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ان النبیؐ یقال: یا ابا بکر اشرک فیکم اخفی من دبیب النمل۔

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے فرمایا اے ابو بکر شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی بہت خفیف طور پر رینگتا ہے۔

اور یہی روایت اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء ۱۹۹ مصنف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ناشر سہیل اکیڈیمی لاہور) نے بھی تحریر کیا ہے۔قال الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل۔

رسول اللہؐ نے فرمایا اے ابو بکر تیرے اندر شرک چیونٹی کی رفتار سے بھی کم چال چل رہا ہے۔

اور یہی روایت اہلسنت کی معتبر کتاب۔ تفسیر الدر المنثور علامہ جلال الدین سیوطی جز رابع طبع بیروت لبنان ص ۵۴۔

مزید دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر القرآن العظیم مصنف ابو الفداء دمشقی ص ۳۶۵ الجز الثانی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۶۳ مصنف شیخ عبدالرحمٰن بن حسن آل شیخ۔

اب مزید دیکھیے حضرت ابوبکر پر توہین امہات المومنین کا الزام بھی علماء اہلسنت نے لگایا ہے کہ حضرت ابوبکر نے ازواج رسول اللہ کی توہین کی ہے۔

ثبوت کیلئے ملاحظہ ہوں کتب اہلسنت تاریخ الخلفاء ص ۵۵، حیاۃ الحیوان الدمیری الجز الاول ص ۷۰، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (مولف محدث شاہ ولی اللہ دہلوی) مقصد دوم، مختصر سیرۃ الرسولؐ مصنف محمد بن عبد الوہاب ص ۱۹۴، الصواعق المحرقہ ص ۱۷ مصنف ابن حجر مکی، حیاۃ الصحابہ ص ۲۵ علامہ الشیخ محمد یوسف الکاندھلوی جز ثانی۔

# بنت رسولؐ حضرت فاطمہؑ الزہرا اور کتب اہلسنت کی روایات :

اہلسنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ مولف امام الوہابیین ابن تیمیہ المتوفی ۷۲۶ھ الجز الاول۔ حضرت فاطمہ زہراؑ ہر نماز کے بعد حضرت بوبکر پر بدعا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ جب میں اپنے بابا سے ملاقات کروں گی اپنے بابا کے پاس تمہاری شکایت کروں گی۔ اسی کتاب کے اوپر والی سطور پر یہ بھی مرکوز ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

**رضا فاطمه من رضای وسخط فاطمة من سخطي فمن أحب فاطمة ابنتي فقد احبني ومن ارضى فاطمة فقط ارضاني ومن اسخط فاطمة فقد اسخطني.**

ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا فاطمہؑ کی رضا میری رضا ہے اور فاطمہؑ کی ناراضگی میری ناراضگی ہے جس نے فاطمہؑ کو راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا اور جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

ارباب انصاف آیا اس کے بعد بھی کوئی حیل وحجت کا مقام باقی رہ جاتا ہے کہ خود علماء اہلسنت نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ جناب فاطمۃ الزہراءؑ ہر نماز کے بعد حضرت ابوبکر پر بددعا کیا کرتی تھیں اور فرمایا کہ میں اپنے بابا سے انکی شکایت کروں گی آیا اسکے بعد بھی کوئی صاحب انصاف وعقل یہ بات کہہ سکتا ہے کہ دختر رسول خداؐ حضرت ابوبکر پر راضی تھیں بس یہی تو وجہ ہے کہ ہم شیعیان حیدر کرارؑ طرفداران اہلبیتؑ کہتے آئے ہیں کہ بنت رسول خداؐ حضرت فاطمۃ الزہراءؑ حضرت ابوبکر پر راضی نہ تھیں اور یہ بھی مسلمات عقاید اسلامیہ میں سے ہے کہ جناب فاطمۃ الزہراءؑ کی رضا اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی رضا ہے اور انکی ناراضگی اللہ تعالیٰ کی اور اسکے رسولؐ کی ناراضگی ہے۔

اور بخاری شریف میں تو یہ بھی موجود ہے کہ جناب فاطمۃ الزہراءؑ نے فرمایا کہ یا علیؑ مجھے رات کو دفن کرنا اور ان لوگوں کو میرے جنازے میں شریک نہ ہونے دینا جنہوں نے میرا حق غصب کیا ہے۔

ہمارے برادران اہلسنت ہم شیعہ پر یہ طعن کرتے ہیں کہ شیعہ حضرات صحابہ کرام کو نہیں مانتے اور انکو برا بھلا کہتے ہیں مگر ہم ان حضرات کی خدمت میں اتنا کہنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں کہ ہم صحابہ کرامؓ کے غلام ہیں مگر فرق یہ ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ جن پر خدا اسکا رسولؐ اور رسولؐ کی آل بھی راضی رہی ہو اب یہ فیصلہ خود تاریخ سے کروائیں کہ کن کن صحابہ پر اللہ اسکا رسولؐ اور رسولؐ کی آلؑ راضی رہی ہو اور جہاں تک یہ ہے کہ صحابہ کو برا بھلا کہنا نہ ہمارے مذہب میں ہے اور نہ ہی شریعت رسولؐ میں جائز ہے۔

مگر جب ہم برادران اہلسنت کی کتب معتبرہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں مجبوراً راستہ میں ایک ایسا سٹاپ ملتا ہے کہ جس سٹاپ پر صحابہ کرام کے خلاف کتب اہلسنت کا ایک مکمل باب نظروں میں آتا ہے جسے ہمیں پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات صحابہ کے کس قدر خیر خواہ ہیں۔

اب دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر (ملا علی قاری) ناشر قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۷۱ لکھتے ہیں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں اور جہاں تک صحابہ کے تعلقات اور میل جول کا تعلق ہے تو آیئے مزید چند قدم آگے چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کتب اہلسنت میں صحابہ کرام کا آپس میں حسن سلوک۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم الجزء الثانی عشر ص ۷۵ اہلسنت کی معتبر کتاب۔ مسند الامام احمد بن حنبل المجلد الثالث ص ۱۲۸۔ مسند ابی عوانہ۔ الجزء الرابع ص ۱۳۷۔ نیل الاوطار۔ علامہ شوکانی ص ۸۸۔ الجزء السادس طبع مصر۔

ان کتب اہلسنت میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اور جناب ابن عباس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو کاذب (جھوٹا) اور خائن سمجھتے تھے۔

# صحابہ کرام کی دوستی کا ایک خوبصورت پہلو:

اہلسنت کی معتبر کتاب حیاۃ الصحابہ للعلامۃ الشیخ محمد یوسف کاندھلوی الجزء الثانی ص ۲۳ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کی داڑھی مبارک کو پکڑا اور ماں کی گالی دی۔

فوثب ابوبکر۔ وکان جالساً فاخذ بلحنیه عمر وقال ثکلتك امك وعدمتك یا ابنالخطاب۔

# حضرت عمر کا اجتہاد:

دیکھئے اہلسنت نے صحابہ کرام کی کہاں کہاں پر توہین کی ہے اور انکے اجتہاد کو خدا اور رسول کی حلال کردہ اشیاء کے خلاف جاری کیا ہے۔ مثلاً نمونہ کے طور پر دیکھتے ہیں کتب اہلسنت کی چند جھلکیاں،

اہلسنت کی معتبر کتاب التفسیر الکبیر لامام الفخر الرازی الجزء التاسع ص ۷۰ طبع مصر صحیح البخاری، الجزء الخامس ص ۱۵۸۔

المغنی، الجزء العاشر طبع قاہرہ مصر مصنف محمد عبداللہ بن احمد المقدس الجماعیلی الحنبلی ص ۱۷۶۔

زاد المعاد۔ الجزء الثانی ص ۱۸۳ الامام ابن قیم الجوزیہ کتاب الاوئل۔

لابی هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری وروی ان عمر قال۔ متعتان کا نتا علی عهد رسول الله أنا انهی عنهما واعاقب علیهما، متعة النساء متعة الحج۔

روایت کی گئی ہے کہ حضرت عمر نے کہا دو متعہ زمانہ رسول خداؐ میں تھے اور میں ان دونوں سے منع کرتا ہوں اور ان دونوں کے فاعل کو سزا بھی دوں گا۔ ایک متعہ النساء ہے اور دوسرا متعہ الحج ہے۔

آپ حضرات نے دیکھا کہ اہلسنت کے علماء نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں تو متعہ النساء اور متعہ الحج تھا مگر حضرت عمر نے ان دونوں سے منع فرمایا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ انکے انجام دینے والے کو سزا دوں گا آیا یہ حق حضرت عمر کو ہے کہ حلال خدا کو حرام قرار دیں۔

مزید اس موضوع پر بندہ حقیر کی کتاب متعہ اور صحابہ کرام کو دیکھ سکتے ہیں یقیناً مذہب اہلبیت حق ہے۔

برادران اہلسنت نے حضرت عمر کے متعلق یہ کیسے لکھا ہے؟

**خوں ہم نے دیا جب بھی پڑا وقت چمن پر**

**تاریخ کا ایک ایک گواہی میں ورق ہے**

**مجبور کہاں تک ہمیں سمجھے گا زمانہ**

**جینے کا ہمیں حق نہیں مرنے کا تو حق ہے**

اہلسنت کی معتبر کتاب ھدی الساری مقدمہ فتح الباری ابن حجر عسقلانی ص ۴۰۴۔

(قول عمرفی حديثه ياحذيفة بالله أنا من المنافقين)

حضرت کا اپنا قول کہ اے حذیفہ (حضرت حذیفہ معتبر صحابی رسولؐ ہیں) انکے سامنے حضرت عمر کا بیان ہے (کہ اللہ کی قسم میں منافقین میں سے ہوں) اب اگر کوئی شیعہ اسکو بطور حوالہ بیان کرے تو سب وطعن صحابہ کا سارا بوجھ ان پر پڑ جاتا ہے جو سراسر ناانصافی پر مبنی ہے۔

اس طرح حضرت عمر کی شان میں ایک اور بات لکھتے ہیں اہلسنت کی معتبر کشف الغمہ مصنف عبدالوہاب شعرانی ص ۵۲:

(حضرت عمر صحابیٔ رسول کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے) آیا یہ توہین صحابہ نہیں۔

اگر توہین ہے تو پھر جس مذہب کے علماء نے یہ باتیں لکھی ہیں انکو توہین صحابہ کے سبب کس مذہب وملت کا فرد کہا جائیگا اگر کوئی شیعہ کتب اہلسنت سے روایات توہین صحابہ کو ذکر کرے تو آیا یہ توہین شیعہ نے کی ہے؟ اگر خود علماء اہلسنت نے کی ہے تو پھر براہ کرم موجودہ دور کے اہلسنت حضرات ان علماء کے لیے وہی کچھ کہیں جو آج کل شیعہ کیلئے کہا جاتا ہے اور اگر یہ روایات سچ ہیں تو پھر میرا مشورہ یہ ہے۔

تم نے چاہا ہی نہیں چاہنے والوں کی طرح

اہلسنت کی معتبر کتاب العقد الفرید ج ۱ ص ۴۵ طبع مصر پر ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوہریرہ کو ماں کی فحش گالیاں دیں

اہلسنت کی معتبر کتاب کنزل العمال ج ۴ ص ۳۲۷ پر ہے کہ حضرت عمر نے بحالت روزہ جماع کیا

اور اسی طرح توہین صحابہ میں اہلسنت کی معتبر کتاب المستطرف فی کل فن مستظرف ج ۲ طبع مصر ص ۳۳۰ پر ہے کہ اسلام لانے کے بعد بھی حضرت عمر شراب نوشی کرتے تھے۔

## حضرت عثمان اور انکی نماز:

ھیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے

کھتے ھیں کہ ھے غالب کا انداز بیاں اور

اہلسنت کی معتبر کتاب خلافت وملوکیت صفحہ نمبر ۱۰۶ پر لکھا ہے کہ جب حضرت عثمان جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اپنی پالیسی سے ہٹتے چلے گئے انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے عطا کیے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں مثلاً انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس ۵ لاکھ دینار مروان کو بخش دیا۔

شروع شروع میں حضرت عبدالرحمن حضرت عثمان کے مخالف نہ تھے مگر حالات کچھ ایسے ہوئے کہ انہوں نے حضرت عثمان کا بائیکاٹ کر دیا نہ ان سے ملتے تھے نہ گفتگو کرتے تھے کہا جاتا ہے کہ حضرت عبدالرحمن نے مرنے سے پہلے حاضرین سے کہا: اس سے پہلے کہ عثمان تم پر اور اپنی جان پر ظلم کریں تم ان کو مہلت نہ دو لیکن اس قسم کی باتوں میں تصنع ہے اور تکلف ہاں اس قدر یقینی ہے کہ عبدالرحمن نے دین کی دو باتوں میں حضرت عثمان کی مخالفت کی ایک تو اس وقت جب حضرت عثمان نے نماز پوری ادا کی حالانکہ رسول اللہ اور شیخین قصر کرتے تھے۔ دیکھئے اہلسنت کی معتبر کتاب حضرت

عثمان تاریخ اور سیاست کی روشنی میں تالیف نامور محقق ڈاکٹر طہ حسین اردو ترجمہ علامہ عبدالحمید نعمانی ص ۱۵۱ ناشر نفیس اکیڈیمی کراچی۔

## حضرت عثمانؓ اور صحابیؓ رسولؐ:

حضرت عثمان تاریخ اور سیاست کی روشنی میں کے ص ۱۷۶ پر ہے کہ حضرت عمارؓ نے بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی لیکن بعد کے واقعات نے ان کو حضرت عثمانؓ کا شدید مخالف بنادیا ایک دن لوگوں میں چہ میگوئیاں ہورہی تھیں کہ حضرت عثمانؓ نے بیت المال کے جواہرات میں سے کچھ لے لیا ہے اور اپنے گھر کے لئے کسی کا زیور بنالیا ہے لوگ اس بات سے ناراض ہوئے اور حضرت عثمانؓ پر اعتراضات کیے حضرت عثمانؓ غصہ میں آئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہا: ہم اس خراج کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق ضرور لیں گے کچھ لوگ ناراض ہوں تو ہوں اس پر حضرت علیؑ نے کہا! آپ کو اس سے روکا جائیگا

عمار بن یاسرؓ نے کہا! میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ سب سے پہلا ناراض میں ہوں

حضرت عثمان نے کہا لونڈی کے بچے! مجھ پر تیری یہ جرات پکڑو اسکو چنانچہ وہ پکڑے گئے اس کے بعد حضرت عثمان نے ان کو اس قدر مارا کہ وہ بیہوش ہو گئے اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر اٹھا کر لائے گئے جہاں وہ پورے دن بیہوش رہے اسی میں ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں بھی جاتی رہیں پھر جب ہوش آیا تو وضو کیا اور نماز پڑھ کر فرمایا: اے خدا تیرا شکر ہے تیرے بارے میں اذیت پانے کا یہ پہلا موقع نہیں ہے کہا جاتا ہے کہ ام سلمہؓ اور عائشہؓ نے آنحضرت کے کچھ بال کپڑا اور جوتا نکالا اور فرمایا یہ اللہ کے رسول کا بال ہے ان کا کپڑا اور جوتا ہے ابھی یہ پرانا نہیں ہوا اور تم انکی سنت چھوڑ رہے ہو لوگ چلا اٹھے اور حضرت عثمان آپے سے باہر ہو گئے ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہیں۔

**درس دیتے ہیں ہمیشہ جو قناعت کا ہمیں**

انکی تقریر میں سکوں کی کھنک آتی ہے

## حضرت عائشہ اور حضرت عثمان:

اہلسنت کی معتبر کتاب العقد الفرید ج ۳ ص ۲۹۷ پر ہے کہ حضرت عائشہؓ لوگوں کو حضرت عثمان کے قتل پر آمادہ کرتی تھیں۔

اور اسی طرح اہلسنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۳ ۳۹۱ صخر بن قیس مؤلف علامہ ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان کا قتل حضرت عائشہ کے ایما پر ہوا ہے۔

اور اسی طرح اہلسنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب ج ۳ ص ۱۶ پر ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت عثمان کے بارے کہا کہ اس نعثل کو قتل کر دو خدا اس پر لعنت کرے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں ہے کہ حضرت عثمان کو حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے قتل کیا۔ دیکھئے ص ۳۸ ج ۱۔

## حق کا بول بالا:

اہلسنت کی معتبر کتاب حضرت علیؑ تاریخ اور سیاست کی روشنی میں مصر کے معروف محقق ڈاکٹر طٰہٰ حسین (اردو ترجمہ علامہ عبدالحمید نعمانی) صفحہ نمبر ۶۴ پر لکھا ہے کہ بصرہ کی لڑائی کا نام حضرت علیؑ نے غداروں کی لڑائی رکھا تھا اور شام کی لڑائی کو دو گمراہوں کی لڑائی کہا کرتے تھے اس لئے کہ بصرہ والوں نے بیعت توڑ دی تھی اور شام والے (معاویہ) راہ حق سے منحرف تھے غداروں سے لڑائی کی فراغت پاتے ہی حضرت علیؑ نے گمراہوں سے مقابلے کی تیاری شروع کر دی۔

## حضرت امام حسن مجتبیٰ اور تین صحابہ:

روایت یہ ہے کہ حضرت عمرو بن عاص نے منبر پر چڑھ کر جناب امیر پر کچھ اعتراض کیا پھر اسی طرح مغیرہ بن شعبہ نے اس پر حضرت حسنؑ سے کہا گیا کہ آپ بھی منبر پر چڑھ کر دونوں کا جواب

دیجیے حضرت حسنؑ نے فرمایا جب تک تم لوگ اس کا وعدہ نہ کرو کہ اگر میں حق کہوں تو میری تصدیق کرو گے اور ناحق کہوں تو میری تکذیب کرو گے اس وقت تک میں ہرگز ایسا نہ کروں گا آخر بعد (عہد و پیان) حضرت حسن منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمد و ثنا فرمایا اے عمرو اے مغیرہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسولؐ خدا نے سائق اور قائد پر لعنت فرمائی ہے جن میں ایک وہ فلاں شخص ہے دونوں نے کہا ہاں پھر فرمایا:

اے معاویہ اے مغیرہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے نبیؐ نے عمرو پر تمامی ان جملوں کے ساتھ جن کے ساتھ لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں لعنت فرمائی، انہوں نے کہا ہاں پھر فرمایا: اے عمرو اے معاویہ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ نبیؐ نے اس شخص کی قوم پر لعنت فرمائی ہے دونوں نے اقرار کیا اسکے بعد حضرت حسنؑ نے فرمایا:

میں اس خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے تم کو اس جماعت میں کیا جو علیؑ سے بیزاری ظاہر کرنے والی ہے حالانکہ علیؑ ایسے شخص تھے جن کو رسول خداؐ نے کبھی برا نہیں کہا بلکہ ان کو عنایت و عظمت وجلال کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب تنویر الایمان ترجمہ تطہیر الجنان مصنف علامہ ابن حجر مکی (مترجم علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی) صفحہ نمبر ۹۴۔

## جنت میں جگہ نہیں ملے گی:

تاریخ و کتب حدیث کے مطالعہ کے بعد انسان بخوبی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ تمام صحابہ کو جنت کی سند دینے والے خود جنت سے کس قدر دور ہیں۔ دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتب اور صحابہ کرام۔

صحیح مسلم ج ۷ طبع بیروت لبنان ص ۱۲۴

مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۹۰ طبع بیروت

مشکوۃ المصابیح ص ۵۳۹ ناشر قدیمی کتب خانہ کراچی

مشکواۃ شریف ص ۵۷۷ طبع نول کشور ہند

ترجمان السنہ ج ۴ ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

ترجمان السنہ کی روایت پڑھتے ہیں۔

حضرت حذیفہ نے نبیؐ کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میری امت میں بارہ منافق ہونگے ان میں سے آٹھ جنت میں داخل نہ ہونگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہ ہو جائے انکی پشت پر پھوڑا نکلے گا اور وہی ان کیلئے کافی ہو جائیگا۔

# امیر معاویہ اور کتب اہلسنت:

**اس سے کیا ظلم کی روداد کہیں ہم جس نے**
**ظلم کو ظلم نہ کہنے کی قسم کھائی ہے**
**کیا ڈرائیں گے زمانے کے حوادث ہم کو**
**غم سے نسبت ہے اور کہنہ شناسائی ہے**

علماء اہلسنت نے معاویہ کی شان میں کیا حقیقت کا اظہار فرمایا ہے جو واقعاً قابل داد و صد تحسین ہے اگر علماء اہلسنت اپنی بیچاری عوام کو بھی اسی طرح حق گوئی کا فریضہ ادا کرتے رہیں تو یقیناً اکثریت گمراہی سے محفوظ رہے گی اور زیادہ سے زیادہ دین مبین ترقی کریگا اور عوام حق کا راستہ پا کر قرب خداوندی حاصل کرلیں گے۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ علماء اہلسنت نے معاویہ کے بارے کیسی حق گوئی کی مثال قائم کی ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتب۔ فتح الباری شرح بخاری تالیف علامہ ابن حجر عسقلانی ج ۷ ص ۱۰۷۔

اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ علامہ جلال الدین سیوطی ج ۱ ص ۴۲۴ طبع مصر منہاج السنۃ۔
ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی دمشقی ج ۲ ص ۲۰۷ طبع مصر۔
فوائد المجموعۃ فی بیان احادیث الموضوعۃ ناشر مطبع محمدی لاہور ص ۱۴۷۔
شرح سفر السعادت تالیف مولانا عبدالحق دہلوی ص ۵۲۲ ناشر مکتبہ رضویہ سکھر۔
ترجمہ مشکواۃ شریف طبع نولکشور دہلی ص ۷۱۶۔
تنزیہ الشرعیۃ المرفوعۃ ج ۲ ناشر دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۷۔
الموضوعات ج ۲ عبدالرحمن محمد عثمان ناشر مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ ص ۲۴۔
کشف الخفاء مولف شیخ محدث اسماعیل بن محمد العلجونی ج ۲ ص ۴۲۰ طبع بیروت

## موعود خلافت راشدہ :

حضرت معاویہ کے نادان حامی غالی گروہ مولف حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی ص ۴۱ عبارت پیش خدمت ہے۔

ابن حجر عسقلانی حضرت معاویہ کے بارے لکھتے ہیں۔

لم یصح فی فضائل معاویۃ لبشی۔
حضرت معاویہ کے فضائل کے بارے میں کچھ بھی صحیح نہیں ہے (فتح الباری ج ۷ ص ۸۰)

حضرت معاویہ کے فضائل کے بارے میں جو احادیث وارد ہیں ان میں سند کے اعتبار سے کوئی حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔

قارئین حق تلاش بندہ حقیر پوری ایمانداری کے ساتھ بمعہ حوالہ جات کتب اہلسنت مذہب اہلسنت کے بارے میں جو کچھ قرطاس قلم کر رہا ہے اس سے مقصود فقط یہ ہے کہ ہم شیعیان حیدر کرارؑ ان جیسی تمام لغویات سے دور ہیں ہمارا مذہب اہل بیتؑ ہے ہم اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک معبود

مانتے ہیں، حضرت محمد مصطفیٰ کو اللہ تعالیٰ کا معصوم رسولؐ خاتم مانتے ہیں، قرآن کریم کو آسمانی اور آخری کتاب جو ہمارے نبی مصطفیٰ پر نازل ہوئی برحق مانتے ہیں، رسول اسلامؐ کے بارہ جانشین حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ سے لیکر قائم آل محمد امام مہدی (عج) تک معصوم اور منصوص من اللہ مانتے ہیں، قیامت برحق ہے، جنت وجہنم برحق، عذاب قبر، سوال منکر ونکیر برحق، پل صراط برحق، کوثر برحق، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام برحق، واجبات کی ادائیگی پر اجر اور محرمات کی بجا آوری پر زجر ملے گا، صحابہ کو ویسے مانتے ہیں جیسا اللہ تعالیٰ، اسکا رسولؐ اور رسول اللہ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ مانتی ہیں۔

مگر تعجب تو اس بات پر ہے کہ جو لوگ ہمارے مذہب پر طعن وتشنیع کرتے ہیں اور جو الزام ہم پر وارد کرتے ہیں وہ تو خود ان کے اپنے مذہب میں موجود ہیں اور ان کے علما نے لکھے ہیں ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں فقط اس لئے کہ عوام دھوکہ میں نہ رہیں، قیامت کے دن کوئی حجت باقی نہ رہے، کسی کو یہ بہانہ نہ ملے کہ ہمیں تو علم ہی نہیں تھا اس سے مقصد کوئی انتشار وفساد نہ ہے ہمارے برادران اس مختصر کتاب کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں تا کہ دنیاوی واخروی نجات کے مستحق قرار پائیں ورنہ......

# باب ششم

## گلشن فتاویٰ

آپ ہی اپنے فتوؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر کچھ بھی لکھیں گے تو شکایت ہو گی

# قارئین حضرات:

اس باب میں ہم مذہب اہلسنت سے مختصراً چند فتوؤں کی فہرست جاری کریں گے اور قاری صاحبان خود موازنہ کریں کہ آیا ایسے فتوؤں سے اسلام کی عظمت باقی رہ جاتی ہے؟ چونکہ برادران اہلسنت کی فقہ کے امام چار ہیں جن کی فقہ پر ان کے مذہب کا دارومدار ہے اور چونکہ ہمارے ملک پاکستان میں خود اہلسنت کئی فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں مثلاً سنی بریلوی، دیوبندی، وہابی، مرزائی اہلحدیث، اہل کتاب وغیرہ مگر سب پر لفظ اہلسنت کا اطلاق ہوتا ہے ہم ان کے چار اماموں کی فقہ سے باہر نہیں جائیں گے فقط انہی کے فتوؤں کو منظر عام پر لانے کی کوشش کریں گے تاکہ حق تحریر ایمانداری سے ادا ہو جائے اور مذہب اہل بیت سے دوری اختیار کرنے والے برادران اپنے گریبان میں جھانکیں ہو سکتا ہے کہ ان فتوؤں سے توبہ تائب ہو کر در رسولؐ و آل رسولؐ پر نیاز جبین جھکا دیں اور حقیقی وارثان اسلام یعنی حضرات محمدؐ و آل محمدؐ کی عظمت کو پہچان کر انکے مذہب کو قبول کریں اور آخرت کی شرمندگی اور دردناک عذاب سے بچ جائیں جسکا اندازہ اس دنیا میں نہیں لگایا جا سکتا اور جس کی ابتدا تو ہے مگر انتہا کی کوئی خبر نہیں قرآن کریم میں خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے ھم فیھا خلدون ۔ (اسمیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا) اب اس ہمیشہ کے بارے میں دنیا کا کوئی انسان نہیں جانتا کہ ہمیشہ کی مدت کیا ہے؟

# قرآن کریم کے بارے:

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ج ۴ صفحہ ۸۷ پر موجود ہے کہ (کتاب الخطر لو کتب بالبول او بالدم او علی جلد المیتۃ لاباس بہ) اگر قرآن پاک کو پیشاب یا خون یا مردار کی کھال پر لکھا جائے تو کوئی گناہ نہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الدر المختار جلد ۴ صفحہ نمبر ۵۵ پر ہے کہ (تقبیل المصحف بدعة)۔ قرآن مجید کا چومنا بدعت ہے۔

قرآن کریم کے متعلق حضرت عمر کی تحقیق اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۸۸ (القرآن الف الف حرف و سبعة وعشرون الف حرف) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں۔ برادران اہلسنت شیعہ پر اتہام لگاتے ہیں کہ یہ قرآن کی تحریف کے قائل ہیں مگر اہلسنت کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے پس اگر اس حضرت عمر والی روایت کو سنی حضرات صحیح مانتے ہیں اور انکو ماننا چاہیے کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ (الصحابه كلهم عدول) کہ تمام صحابہ عادل ہیں۔

اور حضرت عمر بھی انہی صحابہ میں سے تھے اور عادل ہوتا بھی وہی ہے کہ جس سے گناہ کبیرہ سرزد نہ ہو اور یقیناً جھوٹ فریب گناہان کبائر میں سے ہیں پس حضرت عمر چونکہ برادران اہلسنت کے نزدیک عادل ہیں اور مذکورہ بالا روایت کے مطابق قرآن کریم ۹۰ پارے کا ہونا چاہیے اور اس لحاظ سے ۶۰ پارے موجودہ قرآن کریم کے کم ہیں اسی لحاظ سے بیچارے ہمارے اہلسنت بھائیوں کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے جس پر ہم انہیں تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں۔

مگر الحمد للہ کہ ہم شیعیان حیدر کرار کا اسی موجودہ قرآن پر ایمان و اعتقاد ہے کہ جس میں نہ کمی ہے اور نہ ہی زیادتی اور یقیناً کمی و زیادتی کیسے ہو سکتی ہے جسکے بارے میں خود خداوند قدوس ارشاد فرماتے ہیں۔ (و انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحفظون) اور تحقیق ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اب آیئے اور اہلسنت کے ایک بہت بڑے معروف عالم دین علامہ جلال الدین سیوطی کی مایہ ناز تصنیف تفسیر در منشور جلد ۲ ص ۱۳۵ کا مطالعہ کرتے ہیں اور قرآن کریم کے متعلق علامہ کی روایت

جو ام المومنین حضرت عائشہ سے منقول ہے دیکھتے ہیں پھر خود منصف مزاج اور حق شناس لوگوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ آئیے اور دیکھیے۔

عن عائشه قالت نزلت آية الرجم ورضاعة الكبير عشراً و لقد كان في صحيفة تحت سريري فلما مات رسول الله وتشاغلنا بموته دخل واجن فاكلها.

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ قرآن میں آیت رجم اور آیت رضاعت کبیر بھی اتری تھی اور وہ دونوں ایک صحیفہ میں تھیں جسے میں اپنے تخت کے نیچے رکھتی تھی جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا اور ہم اس میں لگ گئے تو بکری کا بچہ آ کر اسے کھا گیا۔

اور پھر علامہ سیوطی کی کتاب الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۸۶ کا مطالعہ کریں تو کچھ حقیقت اور بھی واضح ہو جاتی ہے لکھتے ہیں کہ قرآن میں کل ایک سو بارہ یا ایک سو سولہ سورتیں ہیں اور ایک سورۃ الحفد یا الخلع بھی تھی مگر اب موجودہ قرآن میں نہ آیت رجم ہے نہ رضاعت کبیر اور نہ سورۃ الحفد نہ الخلع ہے۔

**ایک اور فتویٰ:** اور حد نہیں اس عورت کے ساتھ زنا کرنے سے جس کو زنا کے واسطے اجارہ لیا ہو یعنی اگر عورت سے مردیوں کہے کہ میں تمہیں زنا کے لئے اجارہ پر لیتا ہوں یا اس قدر درہم لے تا کہ میں تجھ سے قربت کروں تو اس پر حد نہیں۔ (العیاذ باللہ ثم استغفر اللہ)

دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب دُرّ المختار ص ۳۸۴ اردو۔ (ناشر ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل کراچی)

## مسئلہ :

اگر اپنی محرم عورت سے نکاح کیا اور صحبت کی یا اجنبی عورت سے معین مقام کے سوا اور جگہ سے کام نکالا یا کسی کے ساتھ لواطت کی یا کسی جانور کے ساتھ حرکت کی یا دار الحرب میں یا باغیوں کے

ملک میں زنا کیا تو حد نہیں آئیگی دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ العجم ترجمہ اردو کنز الدقائق طبع نولکشور لکھنؤ ص ۱۷۵

**ایک اور فتویٰ:** ماں، بیٹی، بہن اور خالہ سے بعد از نکاح زنا کرنے پر کوئی شرعی حد نہیں ہے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۸۲۱ طبع نولکشور لکھنو

**ایک اور فتویٰ:** دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب بہشتی زیور ص ۸۷ حصہ دوم طابع شیخ سراج الدین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور۔ کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں سو اگر کتا کسی کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا۔

**ایک اور فتویٰ:** اہلسنت کی معتبر کتاب مغیث الخلق فی ترجیح القول الحق مؤلف۔ عبدالملک الجوینی الشہید بامام الحرمین ص ۵۵ وکذلک جوز الصلاۃ فی جلد الکلب کتے کی کھال پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

بندہ حقیر اس مسئلہ کو مومنین کرام کی خدمت میں پہنچا کر دعاؤں کا طالب ہے اور برادران اہلسنت اس روایت کو پڑھ کر امید ہے حیا کا دامن تھام کر اپنے اس عقیدے سے توبہ کریں گے واقعاً عاشق رسولؐ ہیں تو رسول اللہؐ کے نواسے سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کے قاتل سے تو اپنا دامن بچائیں گے۔

**غور طلب بات:** دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب شرح قصیدہ امالی در مطبع محمدی واقع لاہور

اما مذہب اہلسنت و جماعت آنست کہ لعنت بغیر از کافر مسلمان را نیامدہ است پس یزید کافر نبود بلکہ مسلمان سنی بود۔ اہلسنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ کسی کافر کے بغیر مسلمان پر لعنت جائز نہیں اور یزید کافر نہ تھا بلکہ سنی مسلمان تھا۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار) اے صاحبان بصیرت عبرت حاصل کرو۔ (القرآن)

# آخری بات :

جو حق کی بات کو خنجر کی زد پہ دو کو گے

لکھیں گے نوک سے خنجر کی ہم بیاں اپنا

## علماء اہلسنت کا فیصلہ

## شیعہ مذہب حق ہے :

[illegible]

شیعیان حیدر کرار کے متعلق علماء و دانشوران اہلسنت کے فتاویٰ جات اسمیں کوئی شک وشبہ نہیں کہ شیعہ فرقہ وہ فرقہ ہے کہ جسکی ابتدا خود رسول اسلامؐ کے اسم مبارک سے چلی اور پھر بعد از وفات نبیؐ عاشقان نبی کے مرکز و محور حضرت علیؑ و آل علیؑ قرار پائے ہمارا مذہب اس چیز کا محتاج نہیں کہ کوئی ہمارے مذہب کی گواہی دے کیونکہ ہمارے مذہب شیعہ کے بانی خود رسول اسلامؐ ہیں اور سابقہ ابحاث میں ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ خود قرآن نے بھی انبیاء کو شیعہ کے پاکیزہ اسم سے یاد فرمایا ہے قرآن نے انبیاء کے پیروکاروں کو شیعہ کے نام سے یاد کیا ہے اور از نظر قرآن شیعہ نے اپنے نبی سے مدد بھی طلب کی ہے جسکے نتیجہ میں نبیؑ نے اپنے شیعہ کے مقابلہ میں اس دشمن خداوند متعال اور دشمن دین خدا کو قتل تک بھی کیا ہے۔

ہم اس بحث میں علماء اہلسنت کے فتاویٰ کو اس لیے نقل کر رہے ہیں کہ چونکہ آج اس ترقی یافتہ دور میں بعض فتاوی اور حق سے کوسوں دور ملاؤں نے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ شیعہ یہ ہیں شیعہ وہ ہیں؟۔

لہذا ہم نے انکے غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈہ کے جواب میں خود ان کے علما مثلاً جامعہ الازہر مصر مفتی اعظم دیوبند کے فتوؤں کو درج کریں گے کہ ان منصف مزاج علماء نے لکھے یا کہے اور مذہب

شیعہ کی حقانیت کو قبول فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

## فقہ جعفریہ پر عمل کرنا ہر مسلمان کا حق ہے اور اسکے مطابق عبادت کرنا بھی صحیح ہے:

دار التقریب بین المذاہب الاسلامیہ مصر کے آرگن رسالۃ الاسلام قاہرہ العدد۳ السنہ ۱۱ ص ۲۱۷ پر شیخ الازہر کا ایک انٹرویو شائع ہوا تھا اسمیں شیخ الازہر نے یوں اپنی رائے پیش فرمائی۔

کلنا مسلمون ومذاهبنا جميعاً تنبثق من اصل واحد وهو رسالة محمدؐ كتاب الله و سنته رسوله و نزاع ما سنته والشيعة من عصبية انتهزها الاعداء والمستمعرون للتفريق بين المشعوب الاسلاميه الواحدة و ان الاستعمار بحاول ان يجد تقوياً فيفذمنها الى وحدة المسلمين .

لقدر حجت مذهب الشيعه خصوصاً القوة الدليل فى كثير من مسائل المسلين وان الباحث المتوعب يجد فى مذهب الشيعة ما يقوى دليله ويلتومع اهداف الشريعة من صلاح الاسره والمجتمع وانا افتى فى كثير من المسائل لمذهب الشيعه مثلاً الطلاق الثلاث بلفظ واحد فانه يقع فى اكثر المذاهب السنيه ثلاثة وفى مذهب الشيعه يقع واحدة وقد راى القانون العمل به واصحاب الفتوى بمذهب اهل السنته لايقام لها وزن فى نظر القضاء الشرعى السنى

ترجمہ: ہم سب کے سب مسلمان ہیں اور ہم سب کے مذاہب ایک ہی اصل سے رونما ہوتے ہیں جو کہ نبی اکرم کا منشور ہے یعنی کتاب اللہ اور سنت محمدؐ، سنی اور شیعہ کے مابین تنازع تعصب کی وجہ سے ہے جس کو دشمنوں اور استعماریوں نے وحدت اسلامی میں سوراخ کر کے اس میں نفوذ

کرنے کا حیلہ بنا رکھا ہے

میں نے بذات خود قوت دلیل کو تسلیم کر کے مسلمانوں کے کافی سارے مسائل میں مذہب شیعہ کی فقہ جعفریہ کو ترجیح دی ہے اور مذہب شیعہ کا وقت کے ساتھ مطالعہ کرنے والا خود محسوس کرتا ہے کہ اسکی دلیل مضبوط ہوتی ہے اور مثلاً خاندان اور اجتماع کی اصلاح کے بارے میں اور مقصد شریعت کے عین مطابق ہے میں بہت سارے مسائل میں مذہب شیعہ کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں مثلاً ایک ہی لفظ سے تین طلاقیں دینا اکثر سنی مذاہب میں اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں لیکن مذہب شیعہ میں ایک ہی رجعی طلاق واقع ہوتی ہے اور مصری اسلامی قانون بھی اس پر عمل کر رہا ہے جبکہ سنی مذہب کا فتوی سنی شرعی ہائیکورٹ کی نظر میں فقہ شیعہ نظریہ کے مقابلہ میں بے وزن رہ جاتا ہے۔

# علماء اهلسنت اور فقه جعفریه:

امام اہلسنت ابو سعادت مبارک ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب جامع الاصول فی احادیث الرسولؐ میں لکھا ہے۔

ونحن نذكر آلان المذاهب المشهورة في الاسلام التي عليها مدار المسلمين في اقطار الارض وهى مذهب الشافعي وابى حنيفه ومالك و آحمد رضى الله عنهم ومذهب الاماميه

ترجمہ:۔ ہم یہاں پر اسلام کے ان مشہور مذاہب کا تذکرہ کرتے ہیں جن پر زمین کے تمام اطراف میں مسلمانوں کا دارومدار ہے اور وہ مذہب یہ ہیں مذہب شافعی، مذہب ابوحنیفہ (حنفی) مذہب مالک، مذہب آحمد اور مذہب امامیہ۔ (دیکھئے اہلسنت کی معتبر کتاب جامع الاصول من احادیث الرسولؐ ج ۱۲ ص ۲۲۰، ص ۲۲۱ طبع انصار السنۃ المحمدیہ مصر)

# شیعہ بھی اسلامی فرقہ ہے

# اہلسنت کے عالم کا فتویٰ :

الفرقہ الثانیہ من کبار الفرق الاسلامیہ الشیعة الذین شایعوا علیاً رضی اللہ عنہ تعالیٰ قالوا انہ الامام بعد رسول اللہ بالنص اما جلیاً و اما خفیاً واعتقد وان الامامة لاتخرج عنہ وعن اولاد۔

اسلام کے بڑے فرقوں میں سے دوسرا بڑا اسلامی فرقہ شیعہ ہے اور یہ شیعہ وہ ہیں جو حضرت علیؑ کی پیروی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد حضرت علیؑ منصوص من اللہ امام ہیں خواہ وہ نص جلی ہو یا نص خفی اور ان کا اس پر بھی عقیدہ ہے کہ امامت وخلافت فقط حضرت علیؑ اور انکی اولاد سے باہر نہیں جا سکتی۔ (دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مواقف ص ۵۲۷ طبع لکھنو)۔

# مصر کے سابق وزیر اوقاف کا بیان:

دار التقریب کے اہم رکن اور مصر کے سابق وزیر اوقاف احمد حسن باقوری ازہری جنہوں نے فقہ جعفری کی مشہور کتاب مختصر النافع کو محکمہ اوقاف مصر سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے وہ لکھتے ہیں (فقط ترجمہ پیش خدمت ہے)۔

ہم شیعہ اور سنی میں وہی فرق محسوس کرتے ہیں جو کہ مذہب حنفی امام ابوحنیفہ اور امام مالک یا امام شافعی کے درمیان ہے یہ سب لوگوں کو تلاش حقیقت میں برابر معروف کار ہیں اگر چہ ان کے طریقے مختلف ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ فقہ جعفریہ کی کوششوں کا علمی ماحصل اس قابل ہے کہ اس کا احترام کیا جائے اور اس پر غور کیا جائے اور اسکو اچھی طرح پڑھا جائے چونکہ یہ بھی ایک قابل قدر علمی میراث

ہے میں نے یہ طے کرلیا ہے کہ وزارت اوقاف شیعہ امامیہ کی فقہ کو مصر میں پڑھائے جانے والے دیگر چار فقہی مذاہب کے ہمراہ تدریس میں شامل کرے۔

## شیخ عبد الرحمن خیر عالم کابیان :

رئیس جامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے جاری فتویٰ پر یوں تبصرہ فرمایا:

اجمع المسلمون فی جمیع عصور هم من اجتماع علمائهم و عامتهم فی الحرمین الشریفین کل عام منذ بدء الاسلام حتی الیوم لأدا مناسك الحج ولعمرة الزیارة لافرق فی ذلك بین سینهم و شیعتهم فلا یری الآن العمل بماورد فی السورة البراة من منع المشرکین دخول المسجد الحرام.

اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع واتفاق ہے کہ ابتداء اسلام سے آج تک ہر زمانہ میں علماء و عوام مناسک حج وعمرہ وزیارات کے لیے حرمین شریفین میں جمع ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں سنی وشیعہ میں کوئی فرق نہیں ہے جبکہ اگر ہم شیعہ کو کافر مشرک قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اب سورۃ برات کے اس حکم پر عمل نہیں کیا جارہا جس میں مشرکین کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے (فتویٰ صادرہ از دمشق سوریہ ۲۷ شوال ۱۳۹۴ھ ماخوذ از کتاب الرسول یدعوکم ص ۱۹۴)۔اور بندہ حقیر نے اس کو تحقیقی دستاویزات سے نقل کیا ہے (ناشر مرکز مطالعات اسلامی پاکستان)۔

## شیعہ اسلام کا پاکیزہ چہرہ ہیں:

اہلسنت کے مشہور مفکر علامہ عبدالفتاح عبدالمقصود مصری کا بیان ہے

ان فی عقیدتی ان الشیعة هم وجهة الاسلام الصحیحة ومرأته الصافیه والتاریخ شاهد علی ما قدمه الشیعة من الخدمات الکبیرة فی صیادین الدفاع

عن العقیدة الاسلامیه.

میرا عقیدہ ہے کہ شیعہ اسلام کا صحیح چہرہ اور صاف وشفاف آئینہ ہیں اور اس پر تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کی حفاظت میں شیعوں نے کس قدر بڑی سے بڑی قربانیاں دیں ہیں اور وہ دن دور نہیں جب تمام اسلام مذاہب ایک سٹیج پر جمع ہو جائیں گے۔ دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب سیر الوحدة ص ۵۱۴ طبع مصر۔

# مصر کے عائلی قوانین میں فقہ جعفریہ کے احکام کی شمولیت :

**خدا کی قسم جو بات کی لاجواب کی**

مصر کے مشہور اور جید عالم دین علامہ شیخ شعراوی ازہری مصری مصر کے مشہور رسالہ اہرام السنہ ۱۰۳ العدد ۳۲۹۳۲ میں شیعہ کے حق میں ایک نا قابل تردید بات لکھتے ہیں۔

الشیعة الامامیه الاثنی عشریة وامامهم جعفر الصادق وهو احداساتذة الامام ابی حنیفه وهو لا ۔ الامامیة الجعفریة الذین نوضع انهم من ارباب المذهب النقیه هم الذین اصدر شیخنا المرحوم شیخ الازهر محمود شتلوت فتواه المشهورة فی صحة التعبد علی مذهبهم معللاً ذلك بانه من المذاهب الاسلامیه الثابته بالاصول المعروفة المصادر المتبعة لسبیل المومنین لقد اخذ نا فی مصر طائفة من الاحکام فی قوانین الاحوال الشخصیه عن الشیعة الامامیه ومنها بعض احکام الطلاق والقول بالوصیة الواجبة فی میراث .

شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ان کے امام جعفر صادقؑ ہیں جو امام ابوحنیفہ کے استاد تھے اور یہ وہی امامیہ جعفریہ ہیں جن کے متعلق ہم وضاحت کرتے ہیں کہ یہ لوگ پاکیزہ مذاہب والوں میں سے ہیں اور انہی کے متعلق ہمارے شیخ، شیخ الازہر محمود شلتوت نے اپنا مشہور فتویٰ صادر فرمایا کہ ان کے مذہب

کے مطابق عبادت کرنا جائز ہے کیونکہ یہ ثابت اصول اور مشہور مصادر پر مبنی اسلامی مذاہب میں سے ایک اسلامی مذہب ہے جو کہ مومنین کے لئے قابل اتباع راستہ ہے اور ہم نے مصر میں شخص احوال کے قوانین طلاق اور میراث میں وصیت واجب کا قول نقل کیا ہے۔

علماء دیو بند شیعہ کے بارے کہتے ہیں جو لوگ شیعہ کو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک انکی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونی چاہیے اور بندہ بھی انکی تکفیر نہیں کرتا۔ (فتاویٰ رشیدیہ مصنف حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ص ۵۵ طبع دہلی)۔

## شیعہ کی مسجد بنانا:

شیعہ مسجد وجہ اللہ تعالیٰ (یعنی خالصاً برائے خداوند متعال) بنادے تو وہ مسجد بھی ہے اور نماز پڑھنے کا ثواب بھی اس مسجد میں ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ مولانا رشید احمد گنگوہی ص ۲۰۷ طبع دہلی مترجم صحاح ستہ)

## علامہ وحید الزمان حیدر آبادی :

کہتے ہیں شیعہ امامیہ سے مناکحت (نکاح) جائز ہے کیونکہ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے دیکھئے نزل الابرار من فقہ النبی المختار ج ۳ ص ۳۰ طبع بنارس۔

مبلغ اہلسنت علامہ ابوالحسنات عبدالحی حنفی لکھنوی فرماتے ہیں کہ ذبیحہ (یعنی کسی جانور کو ذبح کرنا) ان (شیعہ) کے ہاتھ کا حلال ہے حرام نہیں مناکحت بھی انکے ساتھ درست ہے۔

مجموعہ فتاویٰ جلد ۲ ص ۷۷ مطبع یوسفی دہلی اور جلد اول ص ۳۰۴ و ۳۰۵ پر ہے کہ سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح بھی جائز ہے۔

مفتی اعظم دیو بند سید احمد علی سعید کہتے ہیں روافق (شیعہ) پر علی الاطلاق کفر کا فتوی لگانا غیر شرعی

جسارت ہے محدثین یا فقہائے مجتہدین میں سے کسی نے بھی فرقہ شیعہ پر علی الاطلاق کفر کا فتوی نہیں دیا اور فتوی معتبر بھی وہی ہے جو مجتہدین فقہا کے کلام سے ماخوذ ہو یا مستند و معتمد کتب فقہ سے حاصل کیا گیا ہو۔

مفتی صحیح حوالہ سے نقل کر رہا ہو گا تو اس کا اعتبار ہو گا ورنہ اس فتوئی کا اطلاق کرنا صحیح نہیں ہو گا ۔ بلکہ کہنے اور لکھنے والے کی اپنی رائے ہو گی

اہلسنت کی معتبر کتاب شافی ج ۴ ص ۲۶۴ نقل از تحقیقی دستاویزات۔

شیعہ امامیہ سچے مسلمان ہیں

## استاد آحمد ابراھیم کا بیان:

شیخ الجامعہ امام شلتوت اور ابو زہرہ مصری کے استاد شیخ آحمد ابراہیم مصری فرماتے ہیں کہ شیعہ امامیہ مسلمان ہیں وہ اللہ تعالی اور اسکے رسولؐ اور قرآن پر ایمان رکھتے ہین جو کچھ محمد عربیؐ لائے ان پر بھی وہ ایمان رکھتے ہیں۔

(اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ التشریع الاسلامی ص ۲۱ طبع دار الانصار قاہرہ)

# امام ابو حنیفہ کا فتویٰ:

عن ابی حنیفہ رحمہ اللہ لم نکفر احدا من اهل القبلة وعليه اكثر الفقهاء

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو بھی کافر نہیں کہتے اور اکثر فقہاء کا یہی مذہب ہے۔ اہلسنت کی معتبر کتب شرح مواقف ص ۲۶ ۷ طبع لکھنؤ،

شرح مقاصد ج ۲ ص ۲۶۹ طبع استنبول،

شرح فقہ اکبر ص ۱۸۹ طبع کانپور ہند۔

## امام شافعی کا فتویٰ:

عن الشافعی ولا اکفر احداً من اهل القبلة مذهب وفی روایة اخری عنه ولا اکفر اهل التاویل المخالف للظاهر بذنب۔

میں قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنے والے کسی شخص کو گناہ کرنے کی وجہ سے کافر نہیں کہتا و بروایت دیگر ظاہری طور پر تاویل کرنے والوں کو کسی گناہ کی بنا پر کافر نہیں سمجھتا

(اہلسنت کی معتبر کتاب الیواقت والجواہر ج ۲ ص ۱۲۶ مطبع حجازیہ قاہرہ مصر)۔

## جمھور متکلمین اھلسنت و فقھاء اھلسنت کا فتویٰ:

ان الجمهور المتکلمین والفقهاء علی انه لایکفراحداً من اهل القبلة۔

جمہور متکلمین اور جمہور فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے کسی کو بھی کافر نہیں کہا جا سکتا۔

(شرح مواقف ص ۷۶۲ طبع لکھنو)

## پیرو کار علیؑ کو شیعہ کھتے ھیں: ۔امام اھلسنت عبد الکریم شھرستانی کا بیان:

الشیعه هم الذین شایعوا علیا رضی الله عنه علی الخصوص وقالوا بامامته و خلافته نصاً وصیة اما جلیاً وخفیا واعتقدوا ان الامامة لاتخرج عن اولاد۔

شیعہ وہ ہیں کہ جنہوں نے حضرت علیؑ کی پیروی کی اور آپکی امامت اور خلافت کے قائل

ہوئے ہیں نص اور وصیت (رسولؐ) کی رو سے خواہ وہ نص جلی ہو یا خفی اور ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ امامت وخلافت اولادِ علیؑ سے باہر نہیں جاسکتی۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الملل والنحل ج ا ص ۱۴۶ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

## علامہ محمد حسن اعظمی کا بیان:

(پرنسپل عربک کالج کراچی)

الشیعة الامامية الاثناء عشريه يشهدون ان لااله الآالله وانه واحد احد فرد صمد لم يلد و لم يلد وانه ليس كمثله شئى وان محمدا رسولؐ الله جاء بالحق من عنده وصدق المرسلين ويوجبون معرفته ذلك بالدليل والبرهان ولايكتفون بالتقليد ويومنون بجميع انبياء الله ورسوله وبجميع ما جاء به من عند ربه ويقولون ان علياً وولده الاحد عشرا حق بالخلافة من كل احد وانهم افضل الخلق بعد رسولؐ اللهوان فاطمة الزهراء سيدة نساء العالمين فان كانوا مصيبين فلذلك والآ لم يوجب قولهم كفرا ولا فسقاً.

ترجمہ۔ شیعہ امامیہ اثناعشریہ وہ ہیں جو توحید کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے وہ صمد (بے نیاز) ہے لم یلد ولم یولد ہے اس جیسا کوئی نہیں حضرت محمدؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں تمام رسولؐ برحق ہیں اور ان چیزوں کی معرفت شیعہ دلیل وبرہان سے واجب سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اصول دین میں تقلید جائز نہیں ہے اور تمام انبیاء ومرسلین پر بھی ایمان رکھتے ہیں انبیاء کرام جو کچھ اللہ تعالیٰ کیطرف سے لائے ہیں اسکو حق جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور ان کے گیارہ فرزند امامت وخلافت کیلئے ہر ایک سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور فاطمہ زہراؑ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں یہ لوگ اپنے عقیدے میں صائب اور حق پر ہیں اور یہ عقیدہ نہ کفر کا اور نہ ہی فسق کا سبب بن سکتا ہے۔

(دیکھیے اہلسنت کی معتبر کتاب۔ الحقائق الخفیہ عن الشیعۃ الفاطمیہ ص ۱۰۳ طبع قاہرہ مصر)

ہو گئی زندگی بھی تمام قلم ٹوٹ گئے

شیعہ او صاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

# باب نمبر 7

## لمحہ فکریہ فقط صاحبان عقل کیلئے

میری ابتداء و نہایت یہی ہے
علیؑ کے فضائل رقم کر رہا ہوں

(موسوی)

قارئین کرام کیلئے خوشخبری ہے کہ کتاب فضائل الشیعہ میں ایک بہترین اضافہ فضائل امیر المؤمنین علیؑ و شیعیان علیؑ کو ضبط تحریر لانے کا خداوند متعال نے موقع عطا فرمایا ہے۔ اس سے قبل واقعاً حقیقتاً جو پذیرائی (فضائل الشیعہ) کو ملی ہے اس پر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں کہ جس کی عنایت کردہ توفیق سے اس کام کو کرنے کا موقع ملا۔ امید کرتا ہوں کہ اس اضافہ سے مزید گم شدگان کو نور آگہی اور ہدایت نصیب ہوگی۔

## عظمت علیؑ کی لاجواب روایت یعنی

## اللہ کے رسولؐ اعظم کی عظیم عنایت

ہماری بات نہ مانو تو ہم کو شکوہ نہیں
مگر رسولؐ کی باتوں کا احترام کرو۔

(موسوی)

قارئین کرام! یہ روایت عظمت علی علیہ السلام اور ان کے محبان کی بخشش کی لاجواب سند ہے جس کا انکار کسی بھی صورت میں نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ روایت برادران اہلسنت کی معتبر کتاب المناقب تالیف الموفق ابن احمد بن محمد المکی الخوارزمی جس کی وفات ۵۶۷ ہجری میں ہوئی۔ انہوں نے اسی

کتاب کی حدیث نمبر ۳۳۳ اور صفحہ نمبر 319 میں لکھا ہے اور یہی حدیث مبارکہ کتاب مائۃ منقبۃ صفحہ 133 اور حدیث نمبر 40 پر درج فرمائی ہے۔

هذا الاسناد عن الامام محمدبن احمد بن شاذان هذا، حدثنا ابو محمد عبدالله بن الحسين الصاحل عن محمد بن علی الاعرج عن محمد بن الحسين ابن عبدالوهاب عن علی ابن الحسين عبن لربيع بن يزيد الرقاشي عن انس قا ل .. قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم اذان كان يوم القيامة ينادون علی ( عبن ابی طالب لبعة اسماء ) ياصديق يادال ، ياعابد، ياهادی، يامهدی ،ياغنی ياعلی مروانت وشيعتک الی الجنة بغير حساب

سند معتبر کے ساتھ راویان حدیث صحابہ رسول اللہ جناب انس سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا علی علیہ السلام کو سات ناموں کیساتھ پکارا جائے گا۔
یاصدیقؑ یادال، یاعابد، یاحادی یامہدی، یافتیٰ یاعلی
آپؑ اور آپؑ کے شیعہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

دریائے کرم آپ کا ہر سمت رواں ہے
سیراب وہیں ہوتا ہے جو شخص جہاں ہے

یہ میرا عقیدہ ہے میرے رہبر اعظم
ہر نقش قدم آپکا منزل کا نشان ہے

## مقصد خلقت حضرت آدم وعظمت رسولؐ اعظم وعلی امیرالمومنینؑ

صحابی رسولؐ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جب خلق فرمایا اور پھر ان میں روح پھونکا تو حضرت آدمؑ کو چھینک آئی اور فرمایا الحمدللہ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وحی فرمائی اے میرے بعد میری حمد کرو۔ اور مجھے اپنی عزت وجلالت کی

قسم اگر مجھے دو بندے اس دنیا میں مقصود نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا (تو حضرت آدمؑ) نے عرض کی اے پروردگار کیا وہ دو بندے مجھ سے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمؑ سر کو اٹھاؤ اور دیکھو۔ پس جب حضرت آدمؑ نے سر اٹھایا تو عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نبی الرحمۃ علی مقیم الحجۃ یعنی حجت کو قائم کرنے والا اور جس نے علیؑ کے حق کو پہچانا وہ پاکیزہ اور طیب ہوا اور جس نے علیؑ کے حق کا انکار کیا وہ ملعون اور خسارے والا ہوا مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس کو جنت میں داخل کروں گا اگرچہ میری نافرمانی کی ہوگی اور مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم اس کو جہنم میں داخل کروں گا جس نے علیؑ کی نافرمانی اگرچہ میری اطاعت کی ہوگی۔

(مناقب خوارزمی وفات 568 ہجری ص 318 حدیث نمبر 320)

فکر بشر کو جس سے نئی روشنی ملے
نوک قلم سے آج وہ تحریر چاہیے

سند معتبر کے ساتھ سلسلہ روایت کو جاری رکھتے ہوئے امام علی زین العابدینؑ نے اپنے بابا امام حسین علیہ السلام سے انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: یاعلی مثلک فی امی مذل المسیح عیسیٰ بن مریم ،افترق قومہ ثلاث فرق ،فرقۃ مومنون وھم الحواریون ،وفرقۃ عادوہ وھم الیھود،وفرقۃ غلوا منبہ فخرجوا عن الایمان وان امتی ستفترق فیک ثلاث فرقفرقۃ شیعتک وھم المومنون ،وفرقۃ اعداونک وھم الناکثون ،وفرقۃ غلوا فیک وھم الجاھدون السابقون ،فانت یاعلی وشیعتک فی الجنۃ ومحبوا شیعتک فی الجنۃ وعدوک والغالی فیک النار

اے علیؑ آپکی مثال میری امت میں عیسیٰ المسیح بن مریمؑ جیسی ہے انکی قوم تین فرقوں میں تقسیم ہوئی ایک فرقہ مومنین کا تھا اور وہ انکی حواری تھے اور ایک فرقہ ان کے دشمنوں کا تھا اور وہ یہود تھے اور ایک فرقہ

غالیوں کا تھا جو کہ ایمان سے خارج ہو گئے۔ اور عنقریب میری امت تین گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ان میں سے ایک گروہ آپ کے شیعہ کا ہے اور وہ مومنین کا ہے اور ایک فرقہ آپ کے دشمنوں کا ہے اور وہ ناکثین اور تیسرا فرقہ غالیوں کا ہے جو آپ کی (شان) کے منکر ہیں۔ پس اے علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ جنت میں ہیں اور آپ کے شیعہ کے محب بھی جنت میں ہیں اور آپ کے دشمن غالی جہنم میں ہیں۔ (مناقب خوارزمی صفحہ 317 حدیث نمبر 318

جو فرق نہیں کرتے کبھی خیر میں شر میں
دراصل وہی ہیں ننگ بشر شکل بشر میں
بازار ہوس میں کوئی صادق نہ ملے گا
سچے ہیں تو آجائے سچوں کے نگر میں

قارئین محترم ہمارا مقصد فقط متوجہ کرنا ہے کسی کو زیر وزبر کرنا نہیں میں نہایت ایمانداری اور انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ان حوالوں کو ضبط قرطاس وقلم کر رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ وہ افراد جن کے ذہنوں کو تعصب کے خلاف اتنا متنفر کیا گیا ہے کہ لفظ شیعہ سے سیخ پا ہو جاتے ہیں وہ حوصلہ ومنزل یقین کے ساتھ ان حوالوں کو پڑھیں اور خود کتب اہلسنت کا مطالعہ فرمائیں تاکہ حقیقی منزل اور دائمی قیام گاہ میں پروقار اور باعزت زندگی گزار سکیں۔

علیؑ کی ہمسری کا دعویٰ بے جا رے توبہ
زیادہ پاؤں پھیلاؤ نہ صاحب اپنی چادر سے

سلسلہ روایت سے عبدالملک الہمدانی نے جناب زاذان سے اور انہوں نے امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ امت 73 (تہتر فرقوں میں) تقسیم ہو جائیگی 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائیگا۔ اور جنتی فرقہ وہ ہے جس کیلئے اللہ نے قرآن میں فرمایا:

وممن خلقنا امة یھدون بالحق وبہ یعدلون (سورہ اعراف آیت 181)

اور وہ جنتی میں اور میرے شیعہ ہیں۔ حوالہ کتب مناقب خوارزمی ص 331 حدیث 351 اہلسنت کی معتبر کتاب شوہد التنزیل حاکم حکانی جلد 1 ص 204

## امیرالمومنین علی علیہ السلام سے
## محبت کرنیوالوں کو عطاء رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اس روایت کو جناب ابن حضرت عمر سے نقل کیا جارہا ہے تاکہ حق وحقیقت کی پہچان میں زیادہ تاخیر نہ ہو کیونکہ اس دور میں جتنی نفرت اور پروپیگنڈہ اہل حق کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ مگر ہم نے حقیقت حق کو تحریر کرنے کی جو ذمہ داری اٹھائی ہے انشاءاللہ اس کو پورا کرنے کی پوری کوشش ہوگی کیونکہ جس دور میں محبت علیؑ و آل علیؑ کے خلاف ایک منظم سازش کے تحت لوگوں کو دور کیا جارہا ہے اس زمانے پر اہل قلم اہل گفتار اہل کردار اہل رفتار اہل ایمان اہل قرآن، اہل دین، اہل یقین اہل منبر اہل ذکر، اہل صف نمبر ایک، صاحب غیرت اور ہر صاحب وفا پر لازم ہے کہ تذکرہ اہلبیتؑ کو زیادہ سے زیادہ احسن اور شریفانہ طریقے سے پوری دنیا میں پھیلایا جائے اور کسی ایسی مصلحت کا شکار نہ بنیں کہ جو ہمارے عقائد کے درمیان دیوار بن جائے کیونکہ دشمن پوری قوت وطاقت کیساتھ ہمارے درپے ہے اس کی گواہی تو ہر زمانے نے دی ہے

تفسیر کشاب زمخشری جلد 3 ص 86۔ مناقب خوارزمی 73 حدیث 52

صاف تاریخ کے اوراق سے ملتا ہے پتہ
کتنے ایمان بکے سکوں کی جھنکار کے ساتھ

زندہ لاشوں کی طرح لوگ جئے جاتے ہیں
عظمت رفتہ کے مٹتے ہوئے آثار کے ساتھ

کامیابی تو انہی کو ہوئی حاصل اے موسیٰ سوز
سدا رابطہ حق کا رہا منزل دشوار کے ساتھ

عن ابن عمر قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من احب علیاً قبل اللہ منہ صلاۃ وصیامہ وقیامہ واستجاب دعاہ ،الاومن احب علیاً اعطاہ اللہ بکل عرق فی بدنہ مدینہ فی لجنۃ ،ومن احب آل محمد امن من الحساب والمیزان و الصراط الاومن مات علی آل محمد فانا کفیلہ بالجنۃ مع الانبیاء الاومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوباًبین عینہ آیس من رحمۃ اللہ

حضور اکرمؐ نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کی نماز روزہ ،قیام اوراس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ آگاہ رہو کہ جس نے علیؑ سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کو اسکے عرق پسینہ کے اس قطرے کے عوض میں جنت میں ایک شہر عطا فرمائیگا۔اور جس نے علیؑ سے محبت کی وہ بوقت حساب اوروقت اعمال میزان اور بوقت پل صراط امن میں رہے گا۔ آگاہ رہو جوآل محمدؐ کے ساتھ بغض رکھ کر مرا تو وہ قیامت کے دن ایسے آئے گا کہ اسکی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

اب تو آنکھوں سے بھی پردہ ہٹ جائے
اے کاش تجھے دامن حیدرؑ مل جائے

ابن بریدہ نے اپنے باپ کو جو کہ صحابی رسول اللہؐ ہیں روایت نقل کی ہے کہ سرکاردوعالم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اصحاب سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔اوّل علی ابن ابیطالبؑ ،بوذر ،مقداد بن لاسود الکندی اور سلمان فارسی رضی اللہ عنھم۔

اہلسنت کی معتبر کتب ،مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 351 صحیح ترمذی جلد 5 ص 636 مستدرک صحیین جلد 3 ص 131 حلیۃ الاولیاء حافظ ابی نعیم جلد 1 ص 190 ' مناقب خوارزمی ص 85 حدیث 54 ،کنزل العمال علامہ متقی حندی جلد 11 ص 471 ' 11 6

---

صحابی رسول اللہ انس بن مالک نے کہا کہ سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حب علی ابن ابی طالبؑ حسنۃ لایضرمع شئۃ وبعضہ سیئۃ لاینفع معہ حسنۃ

محبت علیؑ ابن ابیطالب ایسی نیکی ہے کہ جسے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان نہیں دے سکتا۔ اور بغض علیؑ ابن ابیطالبؑ ایسا گناہ ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں دے سکتی۔

دیکھئے اہلسنت کی معتبر کتب: فردوس الاخبار جلد 2 ص 227، مناقب خوارزمی ص 76 حدیث نمبر 56

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں بارگاہ رسالتؐ میں تھی کہ علیؑ کا ذکر ہوا تو میں نے نہیں دیکھا کہ علیؑ سے بڑھکر کسی مرد سے اور فاطمۃ الزہراؑ سے بڑھ کر کسی عورت سے رسول اللہؐ نے محبت کی ہو۔

کتاب اہلسنت فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل جلد 2 ص 657 حدیث نمبر 1121 مناقب خوارزمی ص 79 حدیث نمبر 63۔

حدیث طولانی ہے مگر اس کے ایک آخری حصے کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ شیعیان علیؑ کی منزلت کا اندازہ ہو سکے۔ اور اس حدیث کو اہلسنت کے علماء و اعلام نے نقل کیا ہے۔

واما علی فھو الصدیق الاکبر لایخشی یوم القیامۃ من احبہ

اور کوئی نہیں صدیق اکبر مگر علیؑ ہیں جو علیؑ سے محبت کرتا ہے اسے روز قیامت کوئی خوف نہیں ہوگا۔

## سورج کا امیرالمومنین علیؑ کو سلام اور شیعیان علیؑ کیلئے خوشخبری جنت

طوبیٰ کی فضا جنت و کوثر کے نظارے
سب حیدر و صفدر کی محبت کے ثمر ہیں
ہونے دو ثنا خوانی میں خطرات اگر ہوں
مداحوں کے سینوں میں بھی شیروں کے جگر ہیں

حدیث کا ایک جز پیش کرتا ہوں کہ سرکار دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ سورج سے بات کرو کہ وہ آپ سے بات کریگا۔ تو امیرالمومنین علی علیہ السلام نے سورج سے فرمایا:

السلام علیک ایھاالعبدالمطیع لربہ فقالت الشمس علیک السلام یا امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین یاعلی انت و شیعتک فی الجنۃ

مولا علیؑ نے سورج کو اسطرح سلام کیا اے اپنے رب کا عبد مطیع علیؑ کا تجھے سلام ہو۔ پس سورج نے سلام علیؑ کا یوں جواب دیا۔ میرا بھی سلام ہو اے مومنوں کے امیر' متقیوں کے امام' اے پیشانیوں پر عبادت کرنے کے نشان والوں کے سردار (یعنی سجدہ گزاروں) اے علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ جنت میں ہیں۔ اہلسنت کی معتبر کتب فرائد السمطین علامہ الجوینی جلد 1 ص 184 ،مناقب خوارزمی ص ۱۱۴.

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ منکرین نے پوری طاقت پوری دولت' درہم و دینار کی بارشیں' جعل سازوں پر نوازشیں' بنوامیہ و عباس کی سازشیں اور ہر دور میں یزید پالیسیوں نے ناکام کوششیں کیں کہ کہیں نام علیؑ مٹ جائے ،ذکر علیؑ مٹ جائے افکار علیؑ مٹ جائیں ۔ در و دیوار، منبر اغیار، خطبا مکار، پروپیگنڈہ کی یلغار نے بہت کچھ دشمنی علیؑ و آل علیؑ میں کیا بھی لکھا بھی پڑھا بھی مگر۔۔۔۔

ہم نے پوری دیانتداری ،پوری جرأت اور پوری ذمہ داری کے ساتھ قلم و قرطاس کے انمول الفاظ کو ولاء علیؑ میں لکھنا اپنا مقصد حیات اور مقدر شب و روز بنایا ہے اور اپنے مولا سے فقط یہی درخواست ہے کہ

چاہنے والے تیرے جو میں ثنا ایسی ہو
حُسن الفاظ کے طرز ادا ایسی ہو
مدح عترت تنویر ولاء ایسی ہو
بولیں جبرائیل کہ مدحت باخدا ایسی ہو
خلد والے بھی کہیں انداز نگارش دیکھو
نور میں ڈوبے ہوئے لفظوں کی بارش دیکھو۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

میرے انداز بیاں سے نہ پریشاں ہوتا

عن النبی ؐ قال: یدخل من امتی الجنۃ سبعون الفاً بغیر حساب

فقال علی علیہ السلام : من ھم یارسول اللہ ؐ :قال ھم شیعتک یاعلی و انت امامھم

رسول اللہؐ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے تو حضرت علیؑ نے عرض کی یارسول اللہؐ وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ آپ کے شیعہ ہیں اور آپ ان کے امام ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتب، مناقب ابن معازلی ۱۰۴، مناقب خوارزمی ۳۲۸۔

شیعہ کی فضیلت میں سرکار ختمی مرتبت کی ایک اور عظیم الشان حدیث

کتب اہلسنت فرائد السمطین علامہ جوینی ص ۹۵ جلد ا اور مناقب خوارزمی ص ۳۲۸ حدیث نمبر ۳۴۲

راوی جعفر بن محمد عن آباۂ عن علی علیہ السلام:

ان النبی ؐ قال لہ ان فی السماء حرساً وھم الملائکۃ وفی الارض حرساً وھم شیعتک یاعلیؑ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبا کرام سے اور انہوں نے امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا اے علیؑ آسمانوں پر ملائکہ نگہبان ہیں اور زمین پر بھی کچھ نگہبان ہیں اور وہ آپ کے شیعہ ہیں۔

علیؑ کے ذکر سے بیزار تم ہوئے تو ہمیں

سمجھ میں آگیا فوراً کہ معاملہ کیا ہے

عن علی علیہ السلام قال اذا کان یوم القیامۃ یدعی الناس باسماء امھاتھم الاشیعتی ومحبی فانھم یدعون باسماء ھم لطیب موالیدھم.

امیر المومنین علیؑ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام لوگوں کو انکی ماؤں کے نام سے پکارا جائیگا سوائے میرے شیعہ کے اور محبوں کے کہ ان کو (اپنے امامؑ) یعنی اپنے اسما کے نام

سے پکارا جائے گا۔ کتاب الفصول المہمہ ص ۱۴۵۔

**قال رسول اللہؐ شیعة علی ھم الفائزون یوم القیامة**

رسول اللہؐ نے فرمایا علی کے شیعہ بروز قیامت کامیاب ہونگے۔ ینابیع المودۃ ص ۲۳۷۔

## قارئین محترم.....

دراصل بات یہ ہے کہ عقائد ونظریات شیعہ سے بے خبری، بے توجہی اور تعصب کی باتوں نے ہمیشہ عامۃ الناس کو دور رکھا اور اس عیب کی بڑی وجہ اموی وعباسی حکمرانوں کی دشمنی اہلبیتؑ رہی جو اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ شیعہ حضرات اہل تسنن کی علمی محفلوں میں اپنے عقائد کو پیش کریں تاکہ دوسرے مکاتب فکر کی طرح لوگ مذہب شیعہ سے بھی واقف ہوسکیں کیونکہ تمام علمی وعبادی مراکز میں شیعوں کے علاوہ ہر فرقہ کو اپنے نظریات وعقائد بیان کرنے کی اجازت تھی مگر شیعہ کو بطور مجبوری بھی چند خاص موقعوں پر اپنے عقائد بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ جو کسی بھی مذہب کے تعارف کیلئے ناکافی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

**العالم بزمانہ لاتھجم علیه اللوابس.**

جو شخص اپنے زمانے سے آشنا ہو وہ زمانے کے ناگوار حادثات کی لپیٹ میں نہیں آتا۔

پس اے لوگو۔ اس زریں اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام واہل اسلام کو درپیش آنے والے تلخ اور افسوسناک حوادث کے بارے میں غور کریں اور اسلام کے اصلی وازلی دشمنوں کو پہچانیں سالہا سال گزر گئے کہ اسلام کے خلاف فکری وعقیدتی محاذ آرائی جاری ہے شرق وغرب کے ایجنٹ اسلام کے مقابلے میں برسر پیکار ہیں۔

افسوس اس بات کا ہے کہ شیعہ کی ممتاز شخصیتوں نے جن شیعہ عقائد ونظریات کو اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے یہ لوگ اسے ماننے کو تیار نہیں۔ مثلاً علامہ شیخ صدوقؒ متوفی ۳۸۱ ہجری، علامہ شیخ مفید متوفی ۴۱۳ ہجری، جیسی مرکزی شخصیتوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ کسی بھی مذہب یا دین کو سمجھنے کیلئے ان کے اکابرین کے عقائد کو پڑھنا ضروری ہوتا ہے نہ کہ بغیر پڑھے کسی دوسرے مذہب کے خلاف اپنی آراء کو قائم کرنا یہ انتہائی خیانت اور بدنیتی ہے اسکے سوا کچھ اور نہیں۔

اگر ہمارے مذہبی مخالف اپنی ہی کتابوں کا نقطہ انصاف سے مطالعہ کریں تو بات بالکل واضح ہو جائیگی کہ کونسا مذہب صحیح ہے اور کونسا مذہب غیر صحیح ہے اپنے علامہ حافظ بن حجر مکی جو انتہائی مخالف مذہب شیعہ تھے اپنی کتاب صواعق محرقہ ترجمہ ۲۹۵ پر لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے شیعہ اہل سنت والجماعت ہیں کیونکہ وہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد سے دوستی رکھتے ہیں۔

## امام شافعی کا محبت اھل بیتؑ پر فخر کرنا

ایثار کا پیوند لگا کر تو ذرا دیکھ
الفت کا ثمر ہوگا عداوت کے شجر میں

ان کان رفضاً حب آل محمد فلیشھد الثقلان انی رافضی
اگر محبت آل محمدؐ رفض ہے تو دونوں عالم گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

امام اہلسنت علامہ وحید الزمان حیدر آبادی محدث ہند مترجم صحاح ستہ یوں دعا مانگتے ہیں۔
یا اللہ قیامت کے دن ہمارا حشر شیعیان علیؑ میں قرار فرما اور زندگی بھر ہم کو حضرت علیؑ اور سب اہل بیتؑ کی محبت پر قائم رکھ (حاشیہ مترجم بخاری ص ۳۵ مطبوعہ احمدی لاہور)

مجھ سا ہی ہو مجنوں بھی یہ کب مانے ہے عاقل
ہر سر نہیں اے میر سزاوار محبت

میر جی راز عشق ہوگا فاش
چشم ہر لحظہ مت پر آب کرو

## تحفہ اثناء عشریہ فارسی اور حضرت محدث دھلوی کا فخریہ اقرار

تمام مسلمانوں کیلئے یہ روایت ایک لمحہ فکریہ ہے اور سامان عبرت بھی۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جو کہ معتبر صحابی رسول اللہؐ ہیں ان کے متعلق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عباس بالاجماع شیعہ اول تھے۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت عباس و فرزندان حضرت عباس، حضرت عروہؓ حضرت ام المومنین خدیجۃؑ الکبریٰ، حضرت ام سلمیؑ حضرت سعد ابن عبادہ حضرت سلمان فارسیؓ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت مقدادؓ حضرت ابوذر غفاری، حضرت خزیمہ بن ثابت حضرت جابر انصاری حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابی بن کعب، حضرت خالد بن سعید، حضرت براء بن عاذب، حضرت عدی بن ثابت، حضرت زین بن ارقم، حضرت خواجہ اویس قرنی، حضرت عدی بن حاتم الطائیؓ حضرت مالک اشتر وغیرہم اصحاب النبیؐ شیعیان حیدر کرار و محبان آل اطہارؑ اور عترتؑ طاہرہ کے حبدار و تابعدار تھے۔

## عظمت شیعہ پر سرکارِ دوعالم کا فیصلہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح الباری مصنف نواب صدیق حسن خان ص ۳۳۳ جلد ۱۰ طبع مصر، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علیؑ تشریف لائے حضور اکرمؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تحقیق یہ علیؑ اور ان کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

**ان الذین امنو او اعملو الصالحات اولئک ھم خیر البریہ**

اس دن سے جب حضرت علیؑ آتے تو صحابہ کرام ان کو خیر البریہ کے لقب سے یاد فرماتے تھے کہ خیر البریہ آیا یعنی تمام مخلوق سے بہتر و افضل۔

## اوصاف الشیعہ

قارئین محترم اب تک انتہائی اختصار کے ساتھ ہم نے فضائل الشیعہ کا تذکرہ کیا اب بالکل مختصر اوصاف شیعہ کا تذکرہ بھی ہو جائے کہ شیعہ کو کیسے ہونا چاہیے آیا فقط نام کا یا اعمال سے ثابت ہوگا۔

آیئے کچھ شیعہ کے متعلق لکھیں کہ اس کو کیسے ہونا چاہیے، کن صفات سے متصف ہونا چاہیے۔

## صفات الشیعہ

قارئین محترم: ہم آپ کی خدمت میں اس بہترین نصیحت کو ہدیۃ الشیعہ آیۃ اللہ مشکینی کی کتاب سے نقل کر رہے ہیں کہ اس امید کے ساتھ کہ ہم نصیحت حاصل کریں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں ہے جو موت کے آنے سے پہلے خواب غفلت سے بیدار ہو کیا کوئی اپنی مدت عمر کے خاتمے سے پہلے ہوشیار ہونے والا نہیں ہے۔ کیا پریشان کن دن کی آمد سے پہلے اپنے لیے نیک عمل کرنے والا کوئی نہیں۔ کیا روح نکلنے سے پہلے کوئی اپنے رب سے ملنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ کیا آخرت کے سفر سے پہلے کوئی اپنے لیے زاد راہ جمع کرنے والا نہیں ہے کیا موت آنے سے پہلے کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنیوالا نہیں ہے۔

یاد رکھو چشم بینا وہ ہے جو ہر وقت اپنے سامنے اچھائی کو مد نظر رکھے۔ یاد رکھو گوش شنوا وہ ہے جو اپنے قلب کو نصیحت کی باتیں سنائے۔ یاد رکھو مال کو بلا استحقاق خرچ کرنا اسراف وتبذیر ہے۔ یاد رکھو قناعت اور اپنی خواہشات کو مغلوب کرنا سب سے بڑی پاکدامنی ہے۔ یاد رکھو دنیا ایک ایسا گھر ہے جہاں زہد اختیار کیے بغیر کوئی سالم نہیں رہ سکتا۔ یاد رکھو تمہاری جان کی قیمت جنت ہے اس سے کم پر اپنی جان کا کبھی بھی سودا نہ کرنا۔ یاد رکھو دنیا اپنے آخر کو پہنچ چکی ہے اور اپنے ختم ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔ اس کی خوبی خرابی میں بدل چکی ہے۔ دنیا کی جدید اور قیمتی اشیاء کف آب بن چکی ہیں۔ یاد رکھو تقویٰ کی سواریاں نرم خو سواریاں ہیں جن کی باگیں اس کے سواروں کے ہاتھوں میں ہیں اور وہ اپنے سواروں کو جنت میں لے جائیں گی۔ اور گناہ کی سواریاں سرکش سواریاں ہیں جن پر گناہگار سوار ہیں ان کے ہاتھوں سے لگامیں چھوٹ چکی ہیں اور ان کے پاؤں رکاب سے نکل چکے ہیں اور یہ سواریاں انہیں جہنم میں گرا دیں گی۔

خبردار: آج تیاری کا دن ہے، کل مقابلے کا دن ہے جیتنے والے کو جنت کا انعام اور ہارنے والے

کو دوزخ کی سزا ملے گی۔

یادرکھو آج تم آرزو کا دن بسر کر رہے ہو لیکن کل تمہاری روانگی کا دن ہے جو شخص اپنے کوچ سے پہلے اچھے اعمال کرے گا اسے اسکا کوچ نقصان نہیں دے گا۔ یادرکھو زبان انسان کا ایک عضو ہے جب سینے میں کچھ نہ ہو تو زبان میں قوت گویائی پیدا نہیں ہوتی۔ جب سینے میں معلومات ہوں تو زبان خود بخود بولتی ہے۔ یادرکھو فاقہ بدترین مصیبت اور جسمانی بیماری ہے اس سے بڑی مصیبت دل کی کجی کی بیماری ہے۔ رزق کی فراوانی بڑی نعمت ہے اور تندرستی اس سے بڑی نعمت ہے اور دل کا تقویٰ اس سے بھی بڑی نعمت ہے۔ یادرکھو جو انسان انجام پر نظر رکھے بغیر معاملات میں گھسے گا وہ اپنے آپکو مصائب کا نشانہ بنائیگا عقل مند وہ ہے جو کسی معاملہ کی ابتداء سے پہلے فکر مصائب اور دوراندیشی سے کام لے۔ لوگو تمہیں کوچ کا حکم مل چکا ہے اور تمہیں زادراہ کے متعلق بتایا گیا ہے اس دنیا میں رہتے ہوئے اس زادراہ کو اکٹھا کرلو جس نے کل تمہارے کام آنا ہے۔ جنت کی قیمت جہاد ہے جس نے اپنے نفس سے جہاد کیا وہ اپنے نفس کا صحیح طور پر مالک بنا اور جس نے اپنے نفس کی معرفت کی خدا کے ثواب کا مستحق ٹھہرا۔ یادرکھو شریعت دین ایک ہے اور اس کی راہ واضح ہے جو ان راہوں کا راہی بنا نجات پا گیا اور جو اس راستے سے بھٹکا گمراہ ہوا اور پشیمانی اٹھائی۔ جس چیز کا علم نہیں اسے سیکھنے سے عار محسوس نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ہر شخص کی قدر و قیمت اس کا علم ہے۔ جبکہ زبانیں آزاد، جسم توانا اور اعضا نرم ہیں، فضا کشادہ اور میدان وسیع ہے عمل کرو اس سے پہلے کہ جان نکل جائے اور موت واقع ہو جائے۔

## علامات شیعہ

گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں۔

(1) اکیاون رکعت نماز ادا کرنا یہ روزانہ کی واجب نمازیں، روزانہ کے نوافل اور نماز شب کو ملا کر بنتی ہیں۔ (2) امام حسین علیہ السلام کے چہلم کی زیارت یعنی زیارت اربعین (3) دائیں ہاتھ انگوٹھی

پہننا (4) خاک پر سجدہ (5) بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

**مومنین کیلئے لمحہ فکریہ**

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب تک بندہ ان چار سوالات کے جوابات نہ دے گا اس وقت تک وہ اپنے قدم نہیں اٹھائیگا۔

1۔ عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اسے کہاں فنا کیا۔ 2۔ جوانی کے متعلق کہ کیسے گزاری۔ 3۔ مال کے متعلق سوال ہوگا کہ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔ 4۔ محبت اہلبیتؑ کے متعلق سوال ہوگا۔

## باقر العلوم امام محمد باقرؑ نے فرمایا

امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ کے شیعوں کی دس علامات ہیں۔

(۱) روزوں کی کثرت کیوجہ سے ان کے جسم دُبلے پتلے اور انکے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔

(۲) ان کے شکم بھوکے ہوتے ہیں۔

(۳) انکی رنگت متغیر ہوتی ہے۔

(۴) کثرت خوف کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔

(۵) رات کے وقت زمین کو اپنا بستر قرار دیتے ہیں۔

(۶) ان کی راتیں مسجدوں میں گزرتی ہیں۔

(۷) طویل سجدے دیتے ہیں۔

(۸) زیادہ رونے والے ہوتے ہیں۔

(۹) زیادہ دعا مانگنے والے ہوتے ہیں۔

(۱۰) جب لوگ خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں تو وہ فکر آخرت کیوجہ سے مغموم ہوتے ہیں۔

## شیعہ کون ہیں؟

﴿اصول کافی، باب علامات مومن﴾

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ جس میں بیس علامتیں نہ ہوں وہ مومن کامل نہیں بن سکتا۔

(۱) نماز میں حاضر ہونا (۲) زکوٰۃ ادا کرنا (۳) مسکین کو کھانا کھلانا (۴) یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرنا (۵) لباس پاک رکھنا (۶) دامن کو اونچا رکھنا (۷) جھوٹ نہ بولنا (۸) عہد شکنی نہ کرنا (۹) امانت میں خیانت نہ کرنا (۱۰) سچ بولنا (۱۱) ڈاکو بن کر راہزنی نہ کرنا (۱۲) دن کو شیروں کی طرح نکلنا یعنی کام کاج کر کے حلال روزی کمانا (۱۳) دن کو روزہ رکھنا (۱۴) رات عبادت میں گزارنا (۱۵) ہمسایہ کا خیال رکھنا کہ اس کی وجہ سے ہمسایہ کو تکلیف نہ ہو (۱۶) نہ خود اسکو اذیت دینا (۱۷) زمین پر تواضع سے چلنا (۱۸) بیواؤں کی خبر گیری کرنا (۱۹) تشیع جنازہ کرنا (۲۰) تقویٰ اختیار کرنا۔

(۱)، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نیکی سے خوشی آئے اور برائی سے نفرت آئے تو مومن ہے۔

(۲) آپ نے فرمایا: ہمارے شیعہ اہل صدق ہیں، اہل تقویٰ ہیں، اہل خیر ہیں، اہل ایمان اور اہل فتح وظفر ہیں۔

(۳) آپ نے فرمایا: کمینہ پن سے بچو، سوائے اس کے نہیں علیؑ کے شیعہ تو وہ ہیں جنکا پیٹ اور شرم گاہ عفیف پاکیزہ ہو، جہاد میں مضبوط ہو، خالق کیلئے عمل کرے، اس سے ثواب کی امید اور اسکی گرفت سے خوفزدہ ہو۔ اگر ایسی صفت والے نظر آئیں تو سمجھ لینا کہ یہی علی علیہ السلام کے شیعہ ہیں۔

(۴) امام محمد باقر علیہ السلام نے سلیمان نامی ایک شخص کو خطاب کر کے فرمایا، تجھے معلوم ہے کہ مومن کسے کہتے ہیں عرض کی میں فدا ہو جاؤں آپؑ ہی فرمائیں تو جناب امام علیہ السلام نے فرمایا:

**المسلم من سلم المسلمون من لسان ویدہ**

مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان بچے رہیں۔
پھر فرمایا، تجھے پتا ہے مومن کسے کہتے ہیں تو میں نے حسب سابق جواب دیا تو آپؑ نے پھر فرمایا:
**المومن من ائمتنه المسلمون علی اموالهم وانفسهم**
مومن وہ ہے کہ مسلمان اسکو اپنی جان و مال کا امین سمجھیں۔ ایک روایت میں رسالتمآبؐ سے آپؑ نے نقل کرتے ہوئے اسی قسم کی حدیث فرمائی اور آخر میں فرمایا: مومن پر حرام ہے کہ دوسرے مومن پر ظلم کرے یا اس کو ذلیل کرے یا اس کی غیبت کرے یا اس کو کہیں دھکا دے دے۔

(۵) باب الطاف مومن میں آپؑ نے فرمایا: مومن پر واجب ہے کہ مومن بھائی کے 70 گناہوں پر پردہ ڈالے۔

(۶) باب النصیحہ میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن پر واجب ہے کہ مومن کی خیر خواہی کرے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب۔

(۷) علامات مومن میں فرمایا: جس کی پرہیزگاری زیادہ ہو، خالق کا ڈر ہو، اسکے ثواب کی امید اس کے دل میں ہو تو سمجھ لو میرے ہیں

(۸) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کی بدولت ایک دوسرے سے مل جل کر رہیں۔ ہماری مودت سے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کریں اور ہمارے دین کی زندگی کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کریں اگر ان کو ناراض کیا جائے تو ظالم نہ بن جائیں اور اگر راضی کیا جائے تو حدود سے نہ بڑھیں، اپنے ہمسایہ کیلئے باعث برکت ہوں اور اپنے دوست کیلئے باعث سلامتی ہوں۔

(۹) حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا شیعہ وہ ہے جسکی آواز اپنے کان سے نہ بڑھے اور اس کا غصہ اس کے ہاتھ سے تجاوز نہ کرے، یہاں تک کہ فرمایا ہمارے شیعہ وہ ہیں کو کتوں کی طرح بھونکیں نہیں، کوے کی طرح لالچی نہ ہوں اور ہمارے دشمن سے سوال نہ کریں خواہ بھوک سے مر ہی جائیں۔

(۱۰) حضرت رسالتمآب نے فرمایا جسمیں تین خصلتیں ہوں وہ کامل الایمان ہے۔(i) رضامندی اس کو باطل میں داخل نہ کرے (ii) غصہ اسکو حق سے نکال نہ دے۔(iii) طاقت وقدرت اس کو ایسے کاموں کی طرف نہ لے جائے جو اس کے شایاں شان نہ ہوں۔

(۱۱) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دین داروں کیلئے کچھ علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔(۱) سچ بولنا (۲) امانت ادا کرنا (۳) عہدوفا کرنا (۴) صلہ رحمی کرنا (۵) کمزوروں پر رحم کرنا (۶) عورتوں سے کم میل جول کرنا (۷) احسان عام کرنا (۸) حسن خلق رکھنا (۹) عام خلق ہونا (۱۰) علم کی اتباع (۱۱) ہر وہ کام سرانجام دینا جو قرب الٰہی کا موجب ہو "طوبیٰ لھم وحسن مآب" ایسے لوگوں کیلئے طوبیٰ اور اچھی بازگشت ہے، فرمایا طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جسکی اصل حضرت رسالتمآب کے گھر میں ہوگی اور اسکی شاخ ہر مومن کے گھر میں پہنچے گی اور مومن کے دل میں جو بھی خواہش پیدا ہوگی اس شاخ سے وہی شے پیدا ہوکر اس کے پیش ہوگی۔ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں ایک سو برس تیزی سے چلتا رہے تو اس کے سایہ کو عبور نہ کر سکے گا اور اگر کوئی پرندہ نیچے سے اوپر کیطرف اسکی بلندی کے احاطہ کے لیے پرواز کرے تو وہ تھک کر گر جائے گا۔ آگاہ ہوا ایسے ہی انعام کی طرف رجوع کرو۔

(۱۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن وہ ہے جو دوسرے مومن کی اعانت کرے، دوسرے پر کم بوجھ ڈالے، اپنے معاش کی خود اچھی تدبیر کرے، ایک سوراخ سے دوبارہ نہ ڈسا جائے (یعنی جس کام میں نقصان ہوا سے بار بار نہ آزمائے)

(۱۳) امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کے کامل دین ہونے کی علامتیں یہ ہیں۔
(ا) بے ہودہ گوئی سے بچنا (ب) جھگڑا نہ کرنا (ج) حلیم وصابر وخلیق ہونا۔

(۱۴) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ہماری ولایت کا ہر دعویدار مومن نہیں ہوا کرتا بلکہ ایسے لوگ حقیقی مومنوں کیلئے باعث انس بنائے گئے ہیں۔

(۱۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دین کی مقدار کے مطابق مومن دنیا میں مبتلائے مصیبت ہوتا ہے۔

(۱۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن مثل ترازو ہے جس قدر اس کے ایمان کے پلڑے میں اضافہ ہوگا اسی قدر دوسری طرف اسکی آزمائش میں زیادتی ہوتی چلی جائے گی۔

(۱۷) آپؑ نے فرمایا: جس نے زنا کیا ایمان سے خارج ہوا، جس نے شراب پی ایمان سے خارج، رمضان کا ایک روزہ چھوڑا ایمان سے خارج ہوا۔

(۱۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جسمیں حیا نہیں، اسمیں ایمان نہیں۔

(۱۹) حضور اکرمؐ نے فرمایا: حیا دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک دانائی کا دوسرا بیوقوفی کا، پس پہلا حیا علم ہے اور دوسرا جہالت ہے۔

(۲۰) جناب رسالت مآب نے یہ بھی فرمایا کہ اہل عقل کی چند نشانیاں ہوتی ہیں۔

(۱) اخلاق حسنہ (۲) دانشمندی (۳) صلہ رحمی (۴) والدین کیساتھ نیکی (۵) ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہنا (۶) فقراء ہمسایہ اور یتیم کی خبر گیری (۷) روٹی کھلانا یعنی مہمان نوازی (۸) لوگوں کی غفلت کے وقت نماز پڑھنا۔

(۲۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے والد بزرگوار سے بسا اوقات سنتا تھا کہ آپؑ فرماتے تھے وہ ہمارا شیعہ نہیں جسکے اعمال کی وجہ سے پردہ دار عورتیں گھروں میں بیٹھ کر اسکی پاکدامنی کی گواہی نہ دیں۔ اور ہمارے موالیوں میں سے وہ نہیں کہ جس بستی میں رہتا ہو اسکی آبادی دس ہزار ہو اور ان میں کوئی آدمی اس سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

(۲۲) آپؑ نے فرمایا: لوگوں کو زبانی اپنی طرف دعوت نہ دو بلکہ پرہیز گاری کی کوشش، نماز اور نیکی کر کے انکو اپنی طرف مائل و جذب کرو۔

(۲۳) آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اسکو مومن و اپنا مرید نہیں سمجھتے جو تمام امور میں ہماری اتباع نہ

کرے۔

(۴۴) آپ علیہ السلام نے فرمایا: کونوا زینا و لا تکونوا شینا ہماری زینت بنو اور ہمارے لیے داغ نہ بنو۔

(۴۵) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے شیعیان آل محمدؑ تم ایسی درمیانی جماعت بنو کہ غالی تمہاری طرف پلٹ آئے اور کوتاہی کرنیوالا اور پیچھے رہ جانیوالا تیز ہو کر مل جائے۔ ابو سعید انصاری نے پوچھا، حضور غالی کون ہیں؟ فرمایا:

قوم لیقولون فیننا الانقوله فی انفسنا فلیس اولئك منا ولسنامنهم.

وہ لوگ جو ہمارے متعلق ایسے عقائد رکھتے ہیں جو ہم اپنے متعلق نہیں کہتے بس ایسے لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان سے ہیں.

پھر اس نے پوچھا کہ پیچھے رہنے والے کون ہیں تو فرمایا: وہ ہیں جو اچھے کے امیدوار ہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے، خدا کی قسم ہمارے پاس اللہ کی جانب سے کوئی برات نامہ نہیں اور نہ ہماری اللہ سے کوئی رشتہ داری ہے اور نہ ہماری اللہ پر کوئی حجت ہے اور ہم نہیں قرب چاہتے اللہ سے مگر اطاعت کے ساتھ، پس تم میں سے جو اللہ کا اطاعت گزار ہوگا اسکو ہماری ولایت نفع دے گی اور تم میں سے جو اللہ کا نافرمان ہوگا اسکو ہماری ولایت نفع نہ دے گی۔ تم پروائے ہو دھوکہ نہ کھاؤ تم پروائے ہو دھوکا نہ کھاؤ۔

(۴۶) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر کیا یہ کافی ہے کہ کوئی شخص تشیع کی طرف منسوب ہو کر ہم اہلبیتؑ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے، خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں جو اللہ سے نہ ڈرتا ہو اور اس کی اطاعت نہ کرتا ہو۔ اور اے جابر شیعہ نہیں پہچانے جاتے مگر ان باتوں سے، تواضع فروتنی، امانت، ذکر خدا، روزہ، نماز، والدین کیساتھ نیکی، فقیر مسکین مقروض اور یتیم ہمسایوں کی خبر گیری، سچائی، تلاوت قرآن، زبان پر قابو، پس جو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہوگا تو وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ

کا نافرمان ہوگا وہ ہمارا دشمن ہے اور ہماری ولایت حاصل نہیں ہوسکتی مگر نیک اعمال کیساتھ۔

(۲۷) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ گونگے ہوا کرتے ہیں (بدزبان نہیں ہوتے)

(۲۸) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: کسی کے پاس مومن کوئی حاجت لیکر آئے تو وہ سمجھے خدا کی رحمت آئی ہے جو خدا نے بھیجی ہے اگر وہ اس کو قبول کرلے تو ہماری ولایت سے وہ مل گیا اور ہماری ولایت اللہ کی ولایت سے ملی ہوئی ہے اور اگر اس کو اپنی حاجت سے محروم کرلے حالانکہ پوری کرسکتا ہو خدا اس پر اسکی قبر میں ایک اژدہا مسلط کرے گا جو تا روز قیامت اسکو نوچتا رہے گا خواہ آئندہ کیلئے وہ شخص مغفور ہو یا معذب ہو۔

## قابل توجہ

## مولا علیؑ کے غلام جناب قنبرؓ کی روایت اور علامات شیعیان علی علیہ السلام

مراۃ العقول، باب علامات مومن، جلد نمبر ۳ ص ۲۰۹ میں مصنف نہج البلاغہ جناب حضرت علامہ سید رضی (رضی اللہ عنہ) نے اس روایت کو جناب حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے دروازہ پر کچھ لوگ دیکھے، قنبرؓ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا مولاؑ آپؑ کے شیعہ ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ ان میں شیعہ کی کوئی علامت نظر نہیں آتی قنبرؓ نے پوچھا کہ حضور شیعہ کی نشانیاں کیا ہیں۔ تو آپ نے فرمایا:

(۱) بھوک سے پیٹ کا پشت سے ملا ہوا ہونا، یعنی پیٹ بھرنے سے انسان کی طبیعت ست اور بوجھل ہوجاتی ہے پس وہ عبادت سے جی چرانے لگتا ہے بس اتنا کھالے جو تدبیر بدن کیلئے کافی ہو اور خدا کا شکر ادا کرلے اور یہ بھی مقصد ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ رزق حلال پر اکتفا کرتے ہیں اور حرام کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے۔ (۲) پیاس سے ہونٹ خشک ہونا یعنی وہ روزہ دار ہوتے ہیں۔

(۳) خوف خدا میں رورو کر بینائی کمزور ہو جاتا۔

**پس اے موالیان اہلبیتؑ اے شیعیان علیؑ و آل علیؑ**

آگاہ رہو کہ مومن بننا آسان نہیں مگر اعمال صالح کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں تا کہ آخرت میں آل محمدؐ کے ہمسائیگی میں ہم کو جگہ نصیب ہو سکے ﴿انشاء اللہ تعالیٰ﴾۔

# باب نمبر 8

جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے

## مصائب الشیعہ، یعنی باب الفتح

قدم قدم جو سہارا تیرے کرم کا ملا
گزر گیا میں ہر اک دور امتحانی سے

قارئین اس مختصر سے باب میں چند صفحات کو قرطاس وقلم کر کے دوار شیعہ کا تذکرہ کرتا ہوں کہ یہ مذہب کتنے دشوار مراحل سے گزر کر ہم تک پہنچا ہے نہ جانے کتنے زندان، قتل گاہیں کتنے جور و جفا اس مذہب کی مظلومیت پر گواہ ہیں محبت علیؑ میں سر تو کٹ گئے مگر جھکے نہیں زندان تو بھر گئے مگر ڈرے نہیں ہماری تاریخ دار و رسن سے وابستہ ہے ہمارے بچوں، عورتوں، جوانوں، بوڑھوں کی ہمت و استقلال نے ظالم و جفاکاروں کو بے نقاب کر کے ہمیشہ کیلئے راندہ درگاہ الٰہی بنا دیا۔

مگر۔۔۔۔۔۔۔۔الحمدللہ ہم زندہ تھے زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔

مگر۔۔۔۔۔۔بڑے بڑے تخت و تاج والے بے نام و نشان رہ گئے بلکہ ان کا مکروہ نام ہمیشہ کیلئے

دشنام عام بن گیا اور آج بھی علیؑ و اولادِ علیؑ پر لاکھوں سلام اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ

انہی کو تو کعبہ سلام کرتا ہے۔

ان سے خالق کلام کرتا ہے

۶۵ ہجری میں مروان کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا عبدالملک مصر و شام کا بادشاہ تسلیم کیا گیا اور یہ بنی امیہ کا اصل نمونہ تھا یہ ایمان سے خالی اور فریب کاری میں بے مثل تھا۔ عجیب چالاکی کے ساتھ اپنی حکومت کو مستحکم کرنے میں مصروف ہوا۔ اس کی راہ میں فقط حضرت امیر مختار ثقفی اور عبداللہ ابن زبیر آئے۔ اور ان کے بعد جمادی الثانی ۷۳ ہجری میں عبدالملک بن مروان تمام ممالک اسلامیہ کا اکیلا بادشاہ بن گیا۔ ابن زبیر سے لڑنے میں چونکہ حجاج بن یوسف اموی جرنیل نے نمایاں کردار ادا کیا تھا اس لیے عبدالملک بن مروان نے اسے حجاز کا گورنر بنا دیا تھا 75 ہجری میں عبدالملک نے اسکو اپنی مشرقی سلطنت، عراق، فارس اور سیستان کرمان اور خراسان کا جس میں کابل اور کچھ حصہ ماوراء النہر کا بھی شامل تھا۔ حجاج نے اپنی حجاز کی گورنری کے زمانہ میں مدینہ کے لوگوں پر جن میں اصحاب رسول بھی تھے بڑے بڑے ظلم کیے، عراق میں اپنی بیس (۲۰) سال کی گورنری کے دوران میں اس نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ یا بروایت اہلسنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف پانچ لاکھ بندگان خدا کا قتل عام کیا۔ حجاج کی موت کے وقت پچاس ہزار عورت و مرد زندان میں پڑے ہوئے نوحہ کناں تھے۔

ابن خلکان لکھتا ہے کہ عبدالملک بن مروان اور اس کے تمام گورنر، مہلب ہشام ابن اسماعیل اس کا بیٹا عبداللہ، حسان بن نعمان، حجاج کا بھائی محمد بن یوسف محمد بن مروان تمام کے تمام ظالم سفاک جھوٹے تھے۔

مگر۔۔۔۔ ان قاتلوں کی قتل و غارت گری ظاہراً تو مظلوموں کی موت کا سبب بنی مگر دراصل یہ موت علامہ اقبال صاحب یوں سمجھے کہ۔ موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی

ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

## محبان وموالیان علیؑ حیدر کرار اور دشمن کا قتل عام

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسولؐ ہاشمی

## مظلوم سادات اور چنگیزی کا قتل عام

اہلسنت کی کتاب روضۃ الصفا جلد ۵ ص ۲۵ طبع لکھنو میں ہے کہ چنگیز خان کا لشکر ۶۱۰ ہجری میں ایران کو فتح کرنے کیلئے نکلا۔ اسکی حالت یہ تھی کہ سیل حوادث کی طرح جس طرف گزرتا تھا تباہ و برباد کر کے چھوڑتا تھا۔ چنگیز خان کے دست بد سے ایران کا کوئی شہر اور نمایاں قریہ نہیں بچا۔ اس نے قتل و غارت کا سلسلہ ۶۲۱ ہجری تک جاری رکھا۔ یوں تو ہر جگہ تباہی ہوئی مگر چند ایک مقامات ایسے تھے کہ جس نے تمام ریکارڈ توڑ دیئے اور چنگیز کی بربریت اور دشمنی سادات و مومنین کو ہلا کر رکھ دیا

مگر۔۔۔۔۔۔یاد رہے کہ الحمدللہ: قوم آج تک زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔

درد کا چاند بجھ گیا ہجر کی رات ڈھل گئی

وہ مقامات جن کی تباہی پر تاریخ بھی شرمندہ ہے ان میں بلخ، خراسان، سبزوار، نیشاپور، اور قم جیسے شہر ہیں۔

## ذرا تفصیل کے ساتھ

بلخ میں پچاس ہزار سادات موجود تھے جو کہ سب قتل کر دیئے گئے خراسان میں ایک لاکھ مومنین بے دردی سے قتل کر دیئے گے۔

سبزوار میں ستر ہزار شیعہ قتل کئے گئے۔ نیشاپور میں تو مقتولین کی اتنی تعداد تھی کہ بارہ دن تک لاشوں کا شمار ہوتا رہا۔ ہرات میں بھی قتل و غارت کا بازار گرم رہا اور بہت زیادہ سادات کو قتل کیا گیا۔ یہاں تک کہ خدا اور رسولؐ کے ان دشمنوں نے پانی تک بند رکھا عصمت دری کی گئی۔ گھروں کو آگ تک لگا دی گئی اور ہر ظالم کہتا تھا کہ ان کا قتل اور لوٹنا ثواب ہے۔ یہ رافضی لوگ ہیں۔

# شیعہ رسولؐ و خبدارعلیؑ شہید لاجواب
# حضرت میثم تمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یزید بن معاویہ کی سہ سالہ حکومت بمعہ خاندان بنوامیہ کی کل ہزار ماہ کی حکومت میں جو ظلم وستم قتل وغارت شیعیان علیؑ پر روا رکھے گئے ان کی مثال کم از کم اس دنیا میں دینا تو محال ہے۔ معاویہ بن ابی سفیان کے جرائم تو اپنی جگہ یزید بن معاویہ کے ظلم وکرتوت اپنی جگہ، مروان، عبدالملک اور ولید جیسے فاسق وفاجران کی سازشیں اپنی جگہ۔ لیکن اگر چند حبداران علیؑ کی شہادت کو تحریر کیا جائے تو ان کے ظلم وستم کا اندازہ لگانا بہت آسان ہو جائے گا۔

ہم یہاں پر حضرت میثم تمارؓ کی شہادت کو مختصر لکھتے ہیں۔

یزید کی تین سالہ حکومت میں جو سب سے بڑے جرائم کا ارتکاب کیا ان میں سب سے اوّل فرزند رسولؐ امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت اور خاندان پیغمبر اکرم کی مستورات کی قید وبے حرمتی ہے۔ دوسرا بڑا جرم واقعہ کربلا کے بعد مدینہ میں قتل عام اور خواتین کی عصمت دری، دس ہزار افراد جن میں اصحاب رسولؐ وحافظان قرآن کریم بھی تھے کا قتل کرنا۔ تیسرا بڑا جرم خانہ کعبہ پر حملہ، انہیں جرائم پر اکتفا نہیں بلکہ ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر اس لیے بنایا کہ شیعوں کا قتل عام کیا جائے۔ اس سے پہلے معاویہ نے خود زیاد کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا جس نے بہت سارے شیعہ کا قتل عام کیا اور در بدر کیا۔ مگر ابن زیاد نے تو اپنے باپ کو بھی ان جرائم میں مات دیدی۔ ابن زیاد نے لوگوں کو قید کیا جلاوطن کیا، قتل کیا، پھانسی دی اور ان کے اعضاء کاٹے، لاشوں کو پامال کیا اور امیر المومنین علیؑ کے شاگرد خاص جناب میثم تمار سے کہا کہ علیؑ سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کرو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے اور تمہیں سولی پر لٹکا دیا جائیگا مگر کیا کہنا جناب مجاہد عظیم میثم تمار کا کہ انہوں نے اس دھمکی کے جواب میں امیر المومنین علیؑ کی تعریف کی اور ابن زیاد اور بنوامیہ پر لعنت بھیجی ابن زیاد نے پہلے ان کی زبان پھر ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا اور وہ اپنے امام برحق سے جا کر ملحق ہوئے۔

ہر اک یزید کی گردن میں ڈالنے کیلئے.....ابھی بچے ہوئے لعنت کے ہار باقی ہیں

ہمارا ان سے کبھی فیصلہ نہیں ہوگا ....... یزید مر گیا مگر اسکے کچھ رشتہ دار باقی ہیں

## ظالموں کا سرغنہ حجاج بن یوسف

ایک لاکھ بیس ہزار شیعہ جن میں خاص محبان علیؑ، غلام امیر المومنین جناب حضرت قنبرؓ شاگرد عزیز جناب حضرت کمیل مفسر قرآن حضرت سعید بن جبیرؒ اور کئی موالیان علی کا قاتل۔

حجاج فطرتاً خون آشام تھا وہ اپنے خون کی پیاس بجھانے کیلئے ہر پیر و جوان سب کو قتل کرتا تھا لوگوں کو قتل کرنے کیلئے صرف شیعہ ہونے کی تہمت کافی تھی۔ مشہور مورخ مسعودی اپنی کتاب مروج الذہب میں لکھتا ہے کہ ان مقتولین کو چھوڑ کر جو جنگوں میں قتل ہوئے حجاج کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی جب یہ ۹۵ ہجری میں مرا تو اس کے قید خانے میں پچاس ہزار مرد اور انتیس ہزار خواتین بے قصور بغیر کسی مقدمے کے پابند سلاسل تھے ان میں سولہ ہزار برہنہ تھے حجاج کے قید خانوں کی چھت نہیں ہوتی تھی سردی میں سخت سردی اور گرمی میں سخت گرمی سے لوگ اپنا بچاؤ نہیں کر سکتے تھے اور عقوبت خانے اس کے علاوہ تھے۔

عمر ابن عبدالعزیز نے کہا تھا کہ اگر دنیا کی تمام قومیں خباثت کا مقابلہ کریں اور اپنے اپنے سارے خبیث لے آئیں تو ہم تنہا حجاج کو پیش کریں تو ان پر بازی لے جا سکتے ہیں۔

بحوالہ خلافت و ملوکیت مولانا مودودی ص ۱۷۶

## ارباب انصاف

کشتی کی جستجو میں اب خود بڑھے گا ساحل
طوفان سے کوئی کہہ دے ہم خود ہی ناخدا ہیں

## قارئین محترم...

اب ہم اپنی منزل تحریر کو سمیٹنا چاہتے ہیں مگر یہ بات تمام مخالفین سن لیں اور اچھی طرح سن لیں کہ

بڑھ کر حیات تو نے میرے لبوں کو چوما

ترتیب دی ہے میں نے تاریخ کربلا

جتنا مشکل وقت ہر زمانے میں محبان اہلبیتؑ نے دیکھا ہے غیر تو اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے اسلیے کہ غیروں کے پاس نہ تو سیرت علیؑ ہے نہ صبر امام حسنؑ نہ شجاعت امام حسینؑ ہے نہ نجف ہے نہ کربلا۔ نہ غیر کے پاس معیار آزمائش ہے نہ امتحان صبر۔ پس نہ تو زندان کی سلاخیں نہ تختہ دار پر مدح علیؑ کا جذبہ نہ سن رسیدہ و شجاع ضعیفوں کا بلند حوصلہ نہ دار و رسن کی مشکلات کا سامنا۔ نہ ولایت علیؑ کے جام کا شوق نہ تین دن کی بھوک و پیاس کا کٹھن وقت۔ نہ شش ماہ کے مجاہد کی ہنسی، نہ شوق ملاقات و دیدار کا جذبہ نہ حبیب اسدی کی ضعیف جوانی کا پرتو، نہ جام ولاء آل علیؑ کی قیمت، نہ دربار قاتل میں جرات کی بات، زندان میں زندہ رہنے کا حوصلہ گر ہے تو خدا کی قسم ہمارے پاس ہے کیونکہ ہم نے یزیدیت کی بیخ کنی کی ہے ہم نے پسر ہند کے نجس ذہن کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رسوا کر دیا ہے ہم نے سقیفہ سے کربلا تک منافقت کو وہ سزا دی ہے کہ سزا خود محو حیرت ہے کہ یہ کاروان حق و حقیقت کتنا مضبوط ہے کتنا حسین ہے کتنا پر اعتماد ہے کتنا راست گو ہے کہ جس کے پاء میں و لغزش نہ جنبش نہ خوف ہے نہ خطر گران سیاہ اور ہوش ربا ہواؤں میں ہم چلے تو یوں چلے کہ

بھری بہار میں دامن بچا کے کانٹوں سے

ہم ایک بار نہیں بار بار گزرے ہیں

بنو امیہ کی کھوکھلی بنیادوں سے تیار شدہ غاصب حکومتیں اور بنی عباس کی منافقت سے بھرپور ملعون حکومتیں آج لعنت اور رسوائی سے پناہ مانگتی پھرتی ہیں۔ شیعیان علیؑ کی زندہ در گور لاشیں، در و دیوار میں سادات مظلوم کا ناحق خون، بغداد و شام کے قید خانے، راستوں کے کٹھن سفر مگر ہم آج بھی فخریہ انداز میں کہتے ہیں

ہم اس جہان میں اچھی طرح سے جانتے ہیں..... علیؑ و فاطمہؑ کے ورثہ دار گزرے ہیں

الحمدللہ کتاب فضائل الشیعہ کا اضافہ آج شب۲شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ بمطابق 14 جولائی 2010 بروز بدھ بوقت رات 2 بجکر 12 منٹ پر مکمل ہوا۔

سنائیں کیف کے عالم میں ایک مطلع تو

اسی خیال میں لیل ونہار گزرے ہیں